عنوان	ابتدائے عشق
لکھاری	لاریب آرزو
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ابتدائے عشق

لاریب آرزو کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

ذھے نصیب۔۔۔آج تو آپ کوٹھے پر تشریف لائے ھیں میں صدقے جاوں

۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی نے پیشہ ورانہ مسکراھٹ کے ساتھ کھا تھا۔

مجھے رقص دیکھنا ھے کسی اچھی سی رقاصہ کو بلائیں۔۔۔۔۔۔۔"

عامل نے اسے ایک نظر دیکھ کر کھا تھا۔

کیوں نہیں سرکار آپ آیئے تشریف رکھیئے میں ابھی رقاصہ کو بلاتی ھوں۔۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی اسے اپنے خاص کمرے میں لے آئی تھی۔

آپ بیٹھئے میں ابھی آئی۔۔۔۔۔۔"

وہ عامل کو بٹھا کر باھر نکل گئی تھی۔

ستارہ۔۔۔۔"ستارہ کہاں مر گئی ھو۔۔۔۔۔۔۔اوستارہ۔۔۔۔"

جی بڑی سرکار کوئی کام تھا۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی کی آواز پر ستارہ بھاگ کے آئی تھی۔

عامل ریحان آیا ھے رقص دیکھنے۔۔۔ جلدی سے اچھا سا تیار ھو کر آو۔۔۔۔اور ایک بات آج تمھیں خاص رقص پیش کرنا ھے سمجھی۔۔۔۔۔"

اگر خاص رقص پیش کرنا ھے تو آپ حسن جہاں سے بولیں نہ۔۔۔آپ کو تو پتہ ھے وہ کمال کا ناچتی ھے اس جیسی کوئی رقاصہ نہیں ھے ھمارے کوٹھے پر۔۔۔۔۔"

ستارہ کے سامنے حسن جہاں کا چہرہ لہرایا تھا۔

واہ ستارہ بائی کیا مشورہ دیا ھے۔۔۔ جیسے کہ تم نہیں جانتی کہ وہ کسی کے سامنے نہیں آتی رقص کرنا تو دور کی بات ھے۔۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی نے جل کر کہا تھا۔

اچھا میں تیار ہوتی ہوں عامل ریحان کو انتظار نہیں کروانا چاہیئے بہت بڑے آدمی ہیں وہ۔۔۔۔۔"

ستارہ بائی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

وہاں سے گزرتی حسن جہاں عامل ریحان کے نام پر رکی تھی۔

ہو سکتا ہے کوئی اور ہو۔

لیکن کیا پتہ وہی ہو۔

جا کر دیکھتی ہوں۔

وہ اپنی سوچوں میں الجھتی خاص کمرے کی طرف آئی تھی۔

اور کھڑکی سے ذرا سا اندر دیکھا تھا۔

اور سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی تھی۔

سالوں بعد اس دشمن جاں کا دیدار ہوا تھا۔

اسے اپنے سینے میں درد اٹھتا محسوس ہوا تھا۔

اس ھرجائی کے دیئے زخم یاد آئے تھے۔

تم یہاں کیا کر رھی ھو۔۔۔۔"

حسنہ بائی کی آواز پر وہ پلٹی تھی۔

میں۔۔۔۔میں یہ۔۔۔کک کہنے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے کہنا تھا کہ آج میں رقص پیش کروں گی عامل ریحان کے سامنے۔۔۔۔۔میں ابھی تیار ھو کر آئی۔۔۔۔۔اور میں اسکے سامنے اکیلے رقص کروں گی آپ موجود نہیں ھوں گی۔۔۔۔۔"

وہ اپنی بات کہ کر چلی گئی تھی۔

اور حسنہ بائی شدید صدمے کی کیفیت میں اسکی پشت دیکھتی رہ گئی تھی۔

اور پھر خود کو سمبھالتے ھوئے کمرے میں آئی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد حسن جہاں لمبا سا گھونگھٹ ڈالے کمرے میں آئی تھی۔

حسنہ بائی باھر چلی گئی تھی۔

عامل نے نظر اٹھا کر اسے سر سے پاوں تک دیکھا تھا۔

وہ گہرے گلے والی سلیو لیس چست سی کامدار شرٹ کے ساتھ تنگ سا پاجامہ اور گھنگروں پہنے کھڑی تھی۔

عامل نے اسے رقص کرنے کا کہا تھا۔

اور جب اس نے رقص کرنا شروع کیا تب عامل جیسے مدھوش ھو گیا تھا۔

وہ بھت اچھا رقص کرتی تھی۔

وہ رقص کرتے ھوئے عامل کو بھی دیکھ رھی تھی۔

جو پوری طرح سے رقص میں کھویا ھوا تھا۔

حسن جہاں کے چھرے پر طنزیا مسکراھٹ آئی تھی۔

Now.....its time to wake up mister aamil.....one....two.....three....

ناچتے ھوئے اس نے ادا سے اپنا گھونگھٹ پلٹا تھا۔

اسکا دوپٹہ نیچے گرا تھا۔

اور عامل اسکا چھرہ دیکھ کر ھوش میں آیا تھا۔

یا پھر یہ کہ اسکے ھوش حقیقی معنی میں اب اڑے تھے۔

عامل کو لگا جیسے پوری کی پوری چھت اس پر آ گری ھو۔

وہ بمشکل اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

اور حسن جہاں کی طرف آیا تھا۔

حسن جہاں بھی رقص ختم کر کے دھیمی مسکراھٹ کے ساتھ اسکا اڑا ھوا رنگ دیکھ رھی تھی۔

تت۔۔۔تم۔۔۔تم یہاں۔۔۔"

عامل کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

اتنے عرصے بعد وہ ملی بھی تو کس حال میں۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔"

اگلے ہی پل وہ اسکا بازو دبوچ کے چیخا تھا۔

مجھے جہاں ہونا چاہیئے میں وہیں ہوں صاحب۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے اسے دیکھ کر نارمل لہجے میں کہا تھا۔

بکواس بند کرو اپنی اور یہ۔۔۔۔یہ کس طرح کے کپڑے پہن رکھے ہیں تم

نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

عامل نے اپنا کوٹ اتار کر اسے پہنانے کی کوشش کی تھی۔

مگر حسن جہاں نے اسکا کوٹ دور اچھال دیا تھا۔

طوائفوں کا جسم نظر نہ آئے تو انکی اچھی قیمت نہیں لگتی صاحب۔۔۔۔۔"

چٹاخ۔۔۔"

عامل کے تھپڑ پر وہ لڑکھڑا گئی تھی۔

تم طوائف نہیں ہو سمجھی۔۔۔اپنے لئے یہ گھٹیا لفظ استعمال کرنا بند کرو۔۔۔۔۔"

کوٹھے پر آئے ہیں آپ۔۔۔۔اور کوٹھے پر طوائفیں ہی رہتی ہیں۔۔۔۔"

میں تمھاری جان لے لوں گا اگر تم نے پھر سے خود کو طوائف کہا تو۔۔۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔ تم یہاں ایک اور لمحہ نہیں رکو گی۔۔۔۔۔۔"

عامل اسکا بازو پکڑ کر دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

حسن جہاں نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا تھا۔

قیمت رقص دیکھنے کی چکائی ھے ھاتھ لگانے کی نہیں اس لئے دور رہ کر بات کریں صاحب۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے دو قدم پیچھے ھو کر تیز آواز میں کہا تھا۔

تمھیں کیا ھو گیا ھے یار۔۔۔ کیوں کر رھی ھو ایسے۔۔۔ مجھے تنگ کر کے مزہ آ رھا ھے تمھیں۔۔۔ یہ جگہ اچھی نہیں ھے تمھارے لئے۔۔۔۔۔"

وہ بے بس ھوا تھا۔

اپنے اچھے برے کی سمجھ ھے مجھے صاحب۔۔۔۔آپ رقص دیکھ چکے ھیں اس لئے آپ جا سکتے ھیں۔۔۔۔مجھے اور جگہ بھی رقص پیش کرنے جانا ھے میرے کسٹمر ویٹ کر رھے ھونگے۔۔۔۔"

آخری بات حسن جہاں نے جان بوجھ کر اسے جلانے کیلئے کہی تھی۔

عامل کا میٹر پھر سے گھوما تھا۔

چٹاخ۔۔۔۔"

اس بار کا تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ وہ نیچے جا گری تھی۔

تمھیں میری بات سمجھ نہیں آ رھی کیوں میرا دماغ خراب کر رھی ھو۔۔۔تم کہیں نہیں جاوں گی سمجھی کسی کے سامنے رقص نہیں کرو گی تم۔۔۔۔۔"

وہ دھاڑا تھا۔

اوراس کے پیروں میں بندھے گھنگروں اتار کر دور پھینکے تھے۔

حسن جہاں اسکے سامنے آ کھڑی ھوئی تھی۔

صرف ٹریلر دیکھ کر تڑپ گئے مسٹر عامل۔۔۔ تمھیں تو میں پوری پکچر دیکھاوں گی۔۔۔۔۔"

Just wait.....and watch...."

حسن جہاں نے اسکی آنکھوں میں دیکھ سرد لہجے میں کہا تھا۔

اسکی آنکھوں میں شدید نفرت تھی۔

عامل اسے دیکھ کر جیسے اندر تک کانپ گیا تھا۔

حسن جہاں باھر نکل گئی تھی۔

عامل خود چاھے اسکے ساتھ جو بھی کرتا مگر اسکی آنکھوں میں اپنے لئے نفرت نہیں سہ پایا تھا۔

حسن جہاں کی نگاھوں کی تپش اسے جیسے اندر تک راکھ کر گئی تھی۔

عامل گرنے کے انداز میں نیچے بیٹھا تھا۔

میں اس سے نفرت کرتا ھوں۔۔۔۔ھاں نفرت کرتا ھوں۔۔۔مجھے فرق نہیں پڑنا چاھیئے۔۔۔۔مجھے نفرت ھے اس سے۔۔۔۔۔۔"

عامل نے خود خود کو یقین دلانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

مگر پھر بھی پلکیں بھیگ گئی تھیں۔

شاہ میری بات تو سنو۔۔۔۔کیا ھو گیا ھے کس بات پر غصہ ھو بتاو تو سہی۔۔۔۔۔۔"

حورین اسکے پیچھے بھاگی تھی۔

مگر وہ اسے اگنور کئے تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔

شاہ اگر تم نہیں رکے تو میں رو دوں گی۔۔۔۔۔"

حورین نے اپنا سب سے کامیاب حربہ استعمال کیا تھا۔

شاہ رک گیا تھا۔

اب بولو کیا بات ھے۔۔۔۔۔"

وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

تم فواد کے ساتھ اسائنمنٹ کیوں بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔"

شاہ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

تو تم اس بات پر خفا ہو۔۔۔۔۔ تم تھے نہیں اور مجھے لیٹ ہو رہا تھا اس لئے میں نے فواد کی مدد لے لی اتنی سی بات پر کیوں خفا ہو رہے ہو۔۔۔۔۔"

یہ تمہارے لئے اتنی سی بات ہو گی حور۔۔۔۔۔۔ میرے لئے بہت بڑی بات ہے۔۔۔۔۔ مجھے تمہارا کسی اور سے بات کرنا اس کے ساتھ بیٹھنا بلکل نہیں پسند ۔۔۔۔۔ آج کے بعد مجھے تمہارے آس پاس اگر کوئی لڑکا نظر آیا تو میں اس کی جان لے لوں گا یاد رکھنا یہ بات۔۔۔۔۔۔"

شاہ نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

"اوکے اوکے۔۔۔ریلیکس میرے ھیرو۔۔۔اب سے ایسا نہیں ھوگا آئی پرامس۔۔۔۔۔"

حورین نے مسکرا کر کہا تھا۔

شاہ بھی مسکرا دیا تھا۔

"یہ ھوئی نہ بات تم مسکراتے ھوئے ھی اچھے لگتے ھو اینگری برڈ نہ بنا کرو۔۔۔۔۔۔"

حورین نے اسکا گال کھینچ کر کہا تھا۔

"ائی ایم سوری حور۔۔۔۔۔تم سے روڈلی بات کی۔۔۔تم جانتی ھو میں ایسا ھی ھوں ۔۔۔۔۔میں بھت پیار کرتا ھوں تم سے یار۔۔۔۔۔۔۔۔"

حورین اپنے شاہ سے کبھی ناراض نہیں ھو سکتی۔۔۔۔اب چلو سر ھاشمی کے لیکچر کا ٹائم ھو گیا ھے اگر لیٹ پہنچے تو سر کچا چبا جائیں گے۔۔۔۔۔"

حورین نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

اور شاہ اسکے چھرے سے نظریں نہیں ھٹا پایا تھا۔

وہ کپڑے چینج کرنے کے بعد ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کھڑی ھوئی تھی۔

اسکے بائیں گال پر عامل کی انگلیوں کے نشان واضع تھے۔

دوسرا تھپڑ دوسرے گال پر مار دیتا تو اسکے باپ کا کیا جاتا۔۔۔ایک ھی گال پر دو ٹکا دیئے۔۔۔درد ھو رھا ھے۔۔۔۔"

اسنے اپنے جلتے گال پر ھاتھ رکھا تھا۔

تبھی اس کے کمرے کا دروازہ دھڑام سے کھلا تھا۔
اندر آتی اپنی ماں کو دیکھ کر وہ خود کو تیسرے تھپڑ کیلیئے تیار کرنے لگی تھی۔

فضہ بیگم نے اسکے قریب آکر اسکے دائیں گال پر زوردار تھپڑ جڑا تھا۔

اور حسن جہاں اس بات پر مطمئن ھوئی تھی کہ تیسرا تھپڑ بھی اسی گال پر نہیں پڑا تھا۔

تم پاگل ھو گئی تھی اپنا ھوش کھو بیٹھی تھی۔۔۔کیوں کیا رقص تم نے بولو۔۔۔۔"
فضہ بیگم کا بس نہیں چل رھا تھا کہ وہ حسن جہاں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔

عامل آیا تھا آج۔۔۔اس کے سامنے رقص کیا ھے۔۔۔ورنہ آپ جانتی ھیں اس کوٹھے پر کسی کی نظروں کو میں خود تک آنے نہیں دیتی۔۔۔"

حسن جہاں نے اپنا جبڑا دباتے ھوئے کہا تھا۔

جو بری طرح دکھ رھا تھا۔

عامل۔۔۔عامل ریحان۔۔۔وہ کیسے آیا یہاں۔۔۔"

فضہ بیگم حیران ھوئی تھیں۔

رقص دیکھنے آیا تھا۔۔۔امیر باپ کی بگڑی ھوئی اولاد۔۔۔سالا کمینا۔۔۔۔۔دل تو میرا کیا کہ ایک لگاوں اس شریف زادے کو۔۔۔۔۔جو دن کے اجالے میں شرافت کا چولا پہنتے ھیں اور رات کے اندھیرے میں اپنی ساری شرافت بالائے طاق رکھ کر طوائفوں کے کوٹھے پر ان کے پہلو میں ملتے ھیں۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے نفرت سے کہا تھا۔

تم۔۔۔تم ٹھیک ھو نہ۔۔۔۔"

فضہ بیگم کو اسکی فکر ھوئی تھی۔

مجھے کیا ھونا ھے امی۔۔اور سچ پوچھیں تو آج میں بھت خوش ھوں۔۔۔۔عامل کے چھرے پر جو تکلیف تھی نہ امی۔۔۔وہ میرے جلتے دل کو سکون دے گئی۔۔۔۔۔آج وہ نہیں سوئے گا۔۔۔اور میں سکون کی نیند کروں گی اتنے عرصے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

تمھیں اتنا یقین کیوں ھے کہ وہ بے چین ھو گا وہ نہیں سوئے گا۔۔۔بلکہ وہ تو خوش ھو گا تمھاری بربادی پر۔۔۔۔۔"

محبت کی تھی تو بھی اندھا یقین کیا تھا اس کمینے پر۔۔۔اب نفرت کی ھے تو بھی خود سے زیادہ یقین ھے اس پر۔۔۔وہ روئے گا۔۔۔اب اس بار اس کی باری ھے امی تڑپنے کی۔۔۔۔۔۔۔"

اور وہ کھتے ھیں نہ۔۔۔۔"

اسے ناز ھے وہ حسین ھے۔۔۔۔"

اس کے گلستاں کی مثال کیا۔۔۔۔۔"

تو مجھے بھی فخر ھے کہ میں عشق ھوں۔۔۔"

جو جلا نہ دوں تو کمال کیا۔۔۔۔"

حسن جہاں نے چبا چبا کر شعر کہا تھا۔

اسے جلانے کے چکر میں اپنے کردار پر دھبہ لگا گئی ھو پاگل۔۔۔اب کون دے گا تمھیں اپنا نام۔۔۔۔۔۔"

فضہ بیگم کی آواز بھر آئی تھی۔

پہلے بھی کوئی نام نہیں دینے والا تھا امی۔۔۔۔طوائف کی بیٹی طوائف ھی ھوتی ھے اس شریف زادے نے آپ کے سامنے تو کھا تھا بھول گئی آپ۔۔۔۔۔"

حسن جہاں کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔

فضہ بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

بھت ضبط کے باوجود بھی حسن جہاں خود کو رونے سے نہیں روک پائی تھی۔

وہ براھے امی وہ بھت براھے۔۔۔ محبت بری ھے۔۔۔عامل سے محبت نہیں کرنی چاھیئے تھی مجھے۔۔۔۔"

محبت بری نہیں ھوتی بیٹا۔۔انسان برے ھوتے ھیں۔۔"

فضہ بیگم نے اس کے سر پر بوسا دے کر کہا تھا۔
حسن جہاں کے رونے میں تیزی آ گئ تھی۔

عامی بھائی تم آ گئے ھم دونوں کب سے تمھارا ویٹ کر رھے ھیں۔۔۔۔۔۔"

اریب نے اسے اندر آتا دیکھ کر کہا تھا۔
عامل بنا جواب دیئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

بھائی کیا ھوا تم ٹھیک ھو ناں۔۔۔۔۔"

اسد کو اسکی حالت دیکھ کر تشویش ھوئی تھی۔

دوسری طرف ھنوز خاموشی تھی۔

اسد اور اریب اقراء بیگم کے کمرے کی طرف گئے تھے۔

امی۔۔۔امی وہ بھائی۔۔۔بھائی کی حالت ٹھیک نہیں ھے آپ دیکھیں ناں جا کر ھمیں تو جواب نہیں دے رھا۔۔"

اسد نے پریشانی سے کہا تھا۔

اچھا ٹھیک ھے میں دیکھتی ھوں تم دونوں تو اپنا حال درست کرو۔۔۔۔"

اقراء بیگم نے ان دونوں کا اڑا رنگ دیکھ کر کہا تھا۔

وہ دونوں جڑواتھے اور عامل سے دو سال چھوٹے تھے ایک دوسرے کیلئے تو پوزیسو تھے ھی ساتھ میں عامل کے لئے بھی جنون کی حد تک پوزیسو تھے۔

اقراء بیگم عامل کے کمرے کی طرف گئی تھیں۔

عامل۔۔۔۔عامی جان۔۔۔۔دروازہ کھولو میری جان۔۔۔۔۔۔"

اقراء بیگم نے دروازہ بجایا تھا۔

تبھی اندر سے توڑ پھوڑ کی آواز آئی تھی۔

عامی کیا ھوا ھے۔۔۔۔عامل تم ٹھیک ھو ناں۔۔۔۔عامل۔۔۔۔دروازہ کھولو عامل

۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اقراء بیگم خاصی پریشان ھو گئی تھیں۔

کیا ھوا امی بھائی دروازہ نہیں کھول رھا۔۔۔۔"

اسد اور اریب بھی وھیں آ گئے تھے۔

پتہ نہیں کیا کر رھا ھے یہ لڑکا۔۔۔ توڑ پھوڑ کی آواز آ رھی ھے۔۔۔۔ اللہ کرے ٹھیک ھو میرا بچہ۔۔۔۔"

وہ رونے لگی تھیں۔

اریب اور اسد نے مل کر دروازہ توڑا تھا۔

عامل بیڈ پر اوندھے منہ پڑا تھا۔

بھائی۔۔ عامی بھائی تم ٹھیک ھو نہ۔۔۔۔۔۔۔"

اریب اسکی حالت پر تڑپ اٹھا تھا۔

مگر وہ خاموش اور ساکت تھا۔

بھائی مجھے گھبراھٹ ھو رھی ھے پلیز کچھ تو بولو۔۔۔۔۔"

اسد نے اسکا ھاتھ پکڑا تھا۔

تم دونوں باھر جاو میں اسے دیکھتی ھوں۔۔۔۔"

اقراء بیگم کے کہنے پر وہ دونوں باھر گئے تھے۔

عامی۔۔۔ کیا ھوا ھے میرے بیٹے کو۔۔۔۔ کیوں پریشان ھو۔۔۔ دیکھو اریب اور اسد کتنے پریشان ھو گئے ھیں تمھاری حالت دیکھ کر۔۔۔۔ بولو میری جان کیا ھوا ھے۔۔۔۔"

اقراء بیگم اسکے پاس آ بیٹھیں تھیں۔

امی۔۔۔۔"

کافی دیر بعد اسکے منہ سے نکلا تھا۔

اور ساتھ میں آنسو بھی ٹوٹ کے گرا تھا۔

اقراء بیگم اس کے آنسو پر تڑپ گئی تھیں۔

کیا بات تنگ کر رھی ھے میرے بیٹے کو بتاو مجھے۔۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔

میں۔۔۔میں اس سے۔۔۔۔میں اس سے نفرت کرتا ھوں امی۔۔۔۔انتہائی شدید نفرت۔۔۔۔۔میں اس کے بارے میں سوچنا تک نہیں چاھتا۔۔۔۔اسے کھیں کہ چلی جائے آزاد کر دے مجھے۔۔۔۔۔۔۔"

عامل نے اپنی آنکھوں پر ھاتھ رکھ کر کہا تھا۔

آخر کون ھے وہ لڑکی۔۔۔دو سال ھو گئے عامل تمھاری ایسی حالت کو۔۔۔بتاو مجھے کون ھے وہ۔۔۔کیوں گئی تمھیں چھوڑ کر۔۔۔وہ جہاں بھی ھے میں اسے ھر حال میں ھر قیمت پر تمھارا نصیب بنا دوں گی۔۔۔بس تم ایک دفعہ اسکا نام تو بتاو۔۔۔۔۔۔"

اقراء بیگم بے بس ھوئی تھیں۔

مجھے اس سے اسکے نام سے انتہائی نفرت ھے۔۔۔۔۔"

عامل نے تیز آواز میں کہا تھا۔

اگر نفرت ھے تو تکلیف میں کیوں ھو۔۔۔۔آنسو کیوں ھیں تمھاری آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔"

اقراء بیگم کی بات پر اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

یہی تو نہیں پتہ امی۔۔۔میں اس سے نفرت کرتا ھوں تو آج اسے غلط جگہ دیکھ کر اس کے ساتھ غلط ھوتے دیکھ کر مجھے تکلیف کیوں ھوئی۔۔۔۔۔اس نے اپنا حوالہ غلط الفاظوں میں دیا تو مجھے لگا کہ جیسے۔۔۔جیسے کوئی دل چیر رھا ھو میرا۔۔۔۔ایسا کیوں ھوا امی یہ نفرت کا کونسا مقام ھے۔۔۔۔۔۔۔"

یہ مقام نفرت کا بلکل بھی نہیں ھے عامل۔۔۔۔۔یہ محبت سے بھی آگے کا مقام ھے۔۔۔۔۔۔تم نے اسکے ساتھ غلط ھوتے دیکھا اور تمھیں تکلیف ھوئی۔۔۔۔یہ انتہائے نفرت نہیں ابتدائے عشق تھا میری جان۔۔۔۔جو تمھیں تڑپنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔۔"

عشق۔۔۔۔آپ کہنا چاھتی ھیں کہ مجھے۔۔۔۔مجھے اس سے۔۔۔۔مجھے اس سے عشق ھے۔۔۔۔۔۔"

عامل نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔

ھاں۔۔۔ عشق ھے۔۔۔اس لئے بے چین ھو تڑپ رھے ھو۔۔۔۔بتاو کون ھے وہ لڑکی ۔۔۔اس کی مرضی ھو یا نہ ھو میں اسے تمھارے لئے لے کر آوں گی۔۔۔۔بولو میری جان۔۔۔۔"

اب وہ میری نہیں ھو گی امی۔۔۔۔آپ کا عامل اسے خود اپنے ھاتھوں سے توڑ چکا ھے۔۔۔۔۔۔۔۔پر میری غلطی نہیں تھی امی مجھے غصہ آگیا تھا۔۔۔اور آپ جانتی ھیں مجھے غصے میں کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔اور اب تک میں خود کو اس بات کا یقین دلاتا رھا کہ میں اس سے نفرت کرتا ھوں۔۔۔۔پر آج۔۔۔آج اس کے سامنے آتے ھی میں سب کچھ بھول گیا امی۔۔۔۔مجھے وہ ھر حال میں چاھیئے امی ورنہ میں مر جاوں گا۔۔۔۔آپ کے عامل کی سانسیں رک جائیں گی امی۔۔۔۔۔"

وہ روتے ھوئے انکی گود میں اپنا چھرہ چھپا گیا تھا۔

اقراء بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

عامل انہیں سب سے زیادہ پیارہ تھا۔

عامل کی ذراسی تکلیف انہیں تڑپا جاتی تھی۔

حور۔۔کل لاسٹ ایگزام ھے اس کے بعد میں تمھیں اپنی امی سے ملواوں گا۔۔۔۔۔۔ "

شاہ نے اسکا ھاتھ پکڑ کر کہا تھا۔

میں نے بھی اپنی امی کو ھمارے بارے میں بتا دیا ھے وہ بھی تم سے ملنا چاھتی ھیں۔۔۔۔۔۔"

حورین نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

شادی کے بعد میں تمھیں پیرس لے کر جاوں گا مجھے پیرس بھت پسند ھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مجھے چھوڑ تو نہیں دو گے نہ شاہ۔۔۔۔۔"

پاگل ھو گیا۔۔۔میں تمھیں کیوں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔میں تم سے بھت پیار کرتا ھوں۔۔۔اپنی جان سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔اور شاہ اپنی جان اپنے ھی ھاتھوں سے کبھی نہیں لے گا۔۔۔۔۔"

You are my everything hoor.

You are my heart.

You are my heart beat.

i am yours.

i am madly love you hoor.

شاہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر محبت سے کہا تھا۔

حورین بھی اپنے شاہ کے بغیر ادھوری ھے۔۔۔۔بس کبھی کبھی خوف آتا ھے کہ کہیں یہ سب ایک خواب کی طرح ٹوٹ نہ جائے۔۔۔۔۔۔"

حورین نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

تمھارا کوئی خواب میں کبھی نہیں ٹوٹنے دوں گا۔۔۔آئی پرامس۔۔۔۔۔اب چلو۔۔ مسکرا کر دکھاو قسم سے ڈریگن لگ رھی ھو۔۔۔۔۔"

شاہ نے شرارت سے کہا تھا۔

حورین نے اپنی آنکھیں صاف کرتے ھوئے اسے گھورا تھا۔

کہیں باھر چلتے ھیں کافی پینے۔۔۔موسم دیکھو۔۔۔عاشقانہ ھو رھا ھے چلو انجوئے کرتے ھیں۔۔۔۔۔"

شاہ نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

نہیں امی نے منع کیا ھے کہ یونی سے گھر اور گھر سے سیدھا یونی جانا ھے۔۔۔ یہاں وھاں کی پرمیشن نہیں ھے۔۔۔۔ سو۔۔۔ شادی کے بعد چلیں گے۔۔۔۔۔"

حورین نے اپنا ھاتھ اسکے ھاتھ سے نکالتے ھوئے کھا تھا۔

یار یہ کیا بات ھوئی۔۔۔ تمھیں مجھ پر بھروسہ نہیں ھے کیا۔۔۔۔۔۔۔"

شاہ نے منہ بنایا تھا۔

ایسی بات نہیں ھے شاہ۔۔۔ لیکن۔۔۔ لیکن میں امی کی بات رد نہیں کر سکتی انکا بھروسہ نہیں توڑ سکتی۔۔۔ تمھیں اچھا لگے گا کہ میں امی کی نظروں میں گر جاوں۔۔۔"

حورین کی بات پر شاہ نے مسکراتے ھوئے نفی میں سر ھلایا تھا۔

تو پھر چلو یونی کی کینٹین سے کافی پیتے ھیں۔۔۔"

حورین نے کھڑے ھو کر کہا تھا۔

شاہ بھی اٹھ کر اسکے قریب آیا تھا۔

ویسے ایک بات ھے مس حورین فاطمہ۔۔۔ تم نے مجھے شادی سے پہلے ھی جوروں کا غلام بنا دیا ھے۔۔۔۔۔"

شاہ نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

حورین اپنا بیگ اسکے کندھے پر مار کر آگے بڑھ گئی تھی۔

شاہ بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

اگلے دن اس نے خود کو بمشکل 12 بجے تک روکا تھا۔

اور پھر وہ حسنہ بائی کے کوٹھے پر موجود تھا۔

حسنہ بائی سو رھی تھی تبھی اسے ریشم بائی نے آکر جگایا تھا۔

کیا مصیبت ھے کون مر گیا ھے۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی جھنجھلا گئی تھی۔

بڑی سرکار وہ عامل ریحان آیا ھے آپ سے ملنا چاھتا ھے۔۔۔۔۔"

ریشم بائی نے مدعا بتایا تھا۔

یہ کونسا ٹائم ھے آنے کا۔۔۔ان امیر زادوں نے بھی دماغ خراب کر کے رکھا ھے۔۔۔۔جاو تم میں آتی ھوں۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی کے کہنے پر ریشم بائی باھر چلی گئی تھی۔

حسنہ بائی بھی اٹھ کر واش روم گئی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ نک سک سے تیار عامل کے سامنے موجود تھی۔

جی حضور بتایئے اس وقت کیسے آنا ھوا۔۔۔۔۔"

اس نے مسکراتے ھوئے پوچھا تھا۔

مجھے۔۔۔مجھے اس لڑکی سے ملنا ھے جو۔۔۔جو کل میرے سامنے رقص کر رھی تھی۔۔۔۔۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھے بغیر کہا تھا۔

اوہ۔۔۔ حسن جہاں۔۔۔ آپ حسن جہاں سے ملنے آئے ھیں۔۔۔۔۔ لیکن حضور شائد اس وقت وہ نہ ملے۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی نے معزرت کرنے کی کوشش کی تھی۔

عامل نے نوٹوں کی گڈی جیب سے نکال کر ٹیبل پر رکھی تھی۔

میں اسے بلاتی ھوں حضور۔۔۔۔۔"

حسنی بائی نے پیسے دیکھ کر کہا اور باھر نکل گئی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اکیلی لوٹ آئی تھی۔

عامل نے متلاشی نظروں سے اس کے پیچھے دیکھا تھا۔

معاف کر دیں حضور۔۔۔وہ حسن جہاں ذرا موڈی قسم کی ھے دروازہ نہیں کھول رھی۔۔۔اور اسکی ماں بھی موجود ھے اس لئے میں زبردستی نہیں کر سکتی۔۔۔۔آپ ایسا کریں کہ رات میں تشریف لائیں اسکی ماں کو ایک محفل میں جانا ھے پھر آپ کی ملاقات ھو جائیں گی حسن جہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی کے کہنے پر عامل نے گہرا سانس لیا تھا۔

ٹھیک ھے میں رات میں آوں گا۔۔۔اور یاد رھے میں پھر کوئی بہانہ نہیں سنوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔"

عامل نے اس پر ایک تیکھی نظر ڈال کر کہا اور باھر نکل گیا تھا۔

حسنہ بائی کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ آئی تھی۔

رات کو آٹھ بجے عامل پھر سے وھاں موجود تھا۔

اور اس بار بھی حسن جہاں نے دروازہ نہیں کھولا تھا۔

اسکا کمرہ کس طرف ھے۔۔۔۔۔"

عامل کے کہنے پر حسنہ بائی اسے حسن جہاں کے کمرے کی طرف لائی تھی۔

عامل نے زور سے دروازہ بجایا تھا مگر بے سود۔

کمرے کے لاک کی ڈپلیکیٹ چابی ھے یا میں توڑ دوں دروازہ۔۔۔۔۔"

عامل نے غصے میں پوچھا تھا۔

حسنہ بائی فورا" چابی لے آئی تھی۔

آپ جایئے۔۔۔میں دیکھ لوں گا اسے۔۔۔۔۔"

حسنہ بائی وھاں سے چلی گئی تھی۔

عامل دروازہ کھول کے اندر آیا تھا۔

اور دروازہ بند کیا تھا۔

وہ دشمن جاں سامنے بیڈ پر کرتی اور کھلی سی ٹراوزر پہنے دوپٹے سے بے نیاز اوندھے منہ لیٹی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔

اور کانوں میں ھیڈ فون بھی لگے تھے۔

یہ اسکی پرانی عادت تھی وہ جب بھی پریشان ھوتی تو کتاب پڑھنا اور گانا سننا یہ دونوں کام ایک ساتھ کرتی تھی۔

عامل دھیرے سے چلتا ھوا اس کے پاس بیڈ پر آ بیٹھا تھا۔

حسن جہاں نے چونک کر پیچھے دیکھا تھا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔

تم یہاں کیسے آئے۔۔۔ تمھاری ھمت کیسے ھوئی میرے کمرے میں آنے کی۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کتاب اور ھیڈ فون سائیڈ میں رکھ کر بیڈ سے اتری تھی۔

مجھے بات کرنی ھے تم سے۔۔۔۔۔"

عامل نے نرم لہجے میں کھا تھا۔

لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی نکلو یہاں سے۔۔۔۔اور اس حسنہ بائی سے تو ابھی پوچھتی ھوں میں ایسے کیسے تمھیں میرے کمرے میں بھیج دیا۔۔۔۔۔۔"

حسن جہاں کا پارہ چڑھا تھا۔

بعد میں پوچھتی رھنا فلحال میرے ساتھ چلو۔۔۔۔"

عامل نے اسکی طرف آکر اسکا ھاتھ پکڑ کر کہا تھا۔

یہ کیا بد تمیزی ھے عامل ھاتھ چھوڑو میرا مجھے نہیں جانا تمھارے ساتھ۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے اپنا ھاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

چپ چاپ میرے ساتھ چلو ورنہ مجھے دوسرے طریقے بھی آتے ھیں۔۔۔۔۔۔"

عامل نے اسکے قریب ھو کر کہا تھا۔

کیا کرو گے ہاں۔۔مارو گے۔۔مارو جان لے لو میری لیکن میں تمھارے ساتھ نہیں جاوں گی سمجھے تم۔۔۔۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔

عامل نے کچھ لمحے اسے دیکھنے کے بعد اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔

وہ جو اسکے ھاتھ پکڑنے پر غصہ کر رھی تھی عامل کی اس حرکت نے اسکے تن بدن میں آگ لگادی تھی۔

عامل اسکے لڑنے چیخنے کی پرواکئے بنا اسے لے کر باھر آیا تھا۔

کوئی اسے روکنے کیلئے آگے نہیں آیا کیونکہ وہ حسنہ بائی کو بھاری رقم دے چکا تھا اور ویسے بھی کوٹھے پر تو یہ آئے روز ھوتا رھتا تھا۔

عامل نے اسے اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھایا تھا اور خود بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

میری قیمت دے کر آئے ھو ناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

بھت دیر بعد حسن جہاں نے کہا تھا۔

عامل خاموشی سے گاڑی چلاتا رھا تھا۔

کچھ دیر بعد عامل نے گاڑی ایک جگہ روکی اور گاڑی لاک کر کے چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے حسن جہاں کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا اور نیچے بیٹھا تھا۔

شوپنگ بیگ میں سے جوتا نکال کر اسنے حسن جہاں کا پاوں اپنی طرف کر کے اسے جوتا پہنایا تھا۔

حسن جہاں نے اپنے قدموں میں بیٹھے اس مرد کو دیکھا تھا جس سے کبھی اس نے ٹوٹ کر محبت کی تھی۔

عامل نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اپنی نظریں پھیر گئی تھی۔

دیکھ لو۔۔۔ تمھارا ھی ھوں۔۔۔ نظریں کیوں ھٹالیں۔۔۔۔۔"

عامل نے اسکے سر پر دوپٹہ اوڑھاتے ھوئے کہا تھا۔

ہاں۔۔۔ میرے ھو۔۔تب تک۔۔۔جب تک تمھاری دی قیمت وصول نہیں ھو جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے تلخی سے کہا تھا۔

عامل کا موڈ پل میں بدلا تھا۔
اس نے بمشکل اپنے غصے کو قابو کیا تھا اور آ کر گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے فارم ہاوس پہنچ گیا تھا۔

حسن جہاں کا ھاتھ پکڑ کر اس نے اسے گاڑی سے باھر نکالا تھا حسن جہاں نے احتجاج نہیں کیا تھا۔

اندر آ کر اس نے حسن جہاں کو صوفے پر بٹھایا تھا اور خود اس کے پاس بیٹھا تھا۔

تم میں ایسا کیا ھے جو میں تمھارے سحر سے آزاد نہیں ھو پاتا۔۔۔۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

یہ ڈائیلاگ اور کتنی لڑکیوں کو چپکایا ھے صاحب۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے اسے بنا دیکھے کہا تھا۔

پہلے بھی تم سے کہا تھا اور آج بھی تم سے کہا ھے اور کوئی میری زندگی میں آئی ھی نہیں۔۔۔۔۔"

مجھے بہلانے کو صاحب خیال اچھا ھے۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے طنز کیا تھا۔

پتہ ھے رات امی نے کیا کہا مجھ سے۔۔۔۔انہوں نے کہا کہ میں تم سے عشق کرتا ھوں۔۔۔بے انتہا۔۔۔۔اور مجھے بھی یہی لگتا ھے۔۔۔۔۔۔۔۔"

عامل نے اسکا چھرہ اپنی طرف موڑ کر کہا تھا۔

مجھے پتہ ھے یہ عشق ھے۔۔۔اور وعدہ ھے میرا۔۔۔۔اس عشق میں آپ کو جلا کے راکھ کردوں گی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔ "

حسن جہاں نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔

جب تم اس طرح دیکھتی ھو ناں۔۔۔تو قسم سے میں ویسے ھی راکھ ھو جاتا ھوں۔۔۔۔۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

کتنے گھنٹوں کیلئے میری قیمت چکائی ھے۔۔۔کب چھوڑیں گے مجھے واپس۔۔۔۔۔"

اس طرح کی باتیں کر کے میرا دماغ خراب کیوں کرتی ھو تم۔۔۔۔۔۔۔"

عامل کا پارہ چڑھا تھا۔

میں نے حقیقت بیان کی ھے صاحب۔۔۔کچھ گھنٹوں کیلئے خرید کر لائے ھیں آپ مجھے اپنا دل بہلانے کیلئے۔۔۔۔۔۔"

میں تم سے محبت کرتا ھوں تمھیں محسوس نہیں ھو رھا۔۔۔دل نہیں بہلا رھا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

محبت۔۔۔۔محبت شریف زادیوں سے کی جاتی ھے طوائفوں سے نہیں۔۔۔۔طوائف صرف دل بہلانے کا سامان ھوتی ھے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔"

تم طوائف نہیں ھو نہیں ھو نہیں ھو تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتی میری بات۔۔۔۔۔۔"

وہ اسکا گلہ دبا کر چیخا تھا۔

حسن جہاں نے خود کو چھڑوانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

عامل نے اسے پیچھے دھکیل دیا تھا۔

میں نے کہاناں کہ۔۔۔اس عشق میں۔۔۔آپکو جلا کر راکھ کر دوں گی صاحب۔۔۔۔۔ابھی تو میں نے شروع کیا ھے۔۔۔۔۔آپ ابھی سے گھبرا گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے لمبے لمبے سانس لیتے ھوئے کہا تھا۔

میرا ضبط مت آزماو۔۔۔یہ نہ ھو کہ پھر سے میرا ھاتھ اٹھ جائے۔۔۔۔۔۔"

عامل نے خود کو قابو میں رکھتے ھوئے کہا تھا۔

طوائفیں ادائیں دکھانے کی قیمت لیتی ھیں مار کھانے کی نہیں۔۔۔اس لئے اپنے ھاتھ کو کسی شریف زادی کیلئے سمبھال کر رکھیں صاحب۔۔۔ورنہ ھاتھ توڑ کر دوسرے ھاتھ میں دینا حسن جہاں کو اچھی طرح آتا ھے۔۔۔۔"

حسن جہاں نے اونچی آواز میں کھا تھا۔

تم ھاتھ کیا۔۔۔چاھے تو گردن اڑا دو۔۔۔۔ مگر اس طرح اپنی بے رخی کی مار مت مارو مجھے۔۔۔۔۔اتنی ظالم نہ بنو۔۔۔۔۔۔ "

عامل نے گویا منت کی تھی۔

میں نے بنا قصور سزا بھگتی تھی۔۔۔آپکا تو پھر بھی قصور ھے صاحب۔۔۔۔۔۔۔میری نفرت برداشت کرنا آپ پر لازم ھے۔۔واجب ھے۔۔۔فرض ھے۔۔۔۔ابھی آگے آگے دیکھیئے یہ عشق آپکو کتنا رولاتا ھے۔۔۔۔۔۔"

کل اگر وہ بے حس تھا تو آج حسن جہاں بے حس بن گئی تھی۔

وقت پلٹ گیا تھا۔

کل وہ ظلم کی تفسیر بنی کھڑی تھی۔

اور آج اسی کو ظالم کا خطاب مل رہا تھا۔

میں نے بنا قصور سزا بھگتی تھی۔۔۔۔۔۔آپ کا تو پھر بھی قصور ھے

صاحب۔۔۔۔۔۔میری نفرت برداشت کرنا آپ پر لازم ھے۔۔۔۔واجب ھے

۔۔۔۔فرض ھے۔۔۔۔۔ابھی آگے آگے دیکھئیے یہ عشق آپکو اور کتنا رولاتا

ھے۔۔۔۔۔۔"

کل اگر وہ بے حس تھا تو آج حسن جہاں بے حس بن گئی تھی۔

وقت پلٹ گیا تھا۔

کل وہ ظلم کی تفسیر بنی کھڑی تھی۔

تو آج اسی کو ظالم کا خطاب مل رہا تھا۔

تم ایسی تو نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"

عامل نے شکوہ کیا تھا۔

وقت بدلتا ھے تو انسان بھی بدل جاتے ھیں صاحب۔۔۔۔اور مجھے تو بدلا بھی آپ نے ھے تو پھر شکایت کیسی۔۔۔۔۔"

اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

ایم سوری۔۔۔۔۔"

عامل نے اس کے پاس آ کر کہا تھا۔

معافی کا دروازہ بند ھو گیا صاحب۔۔۔اب آپ کے لفظوں کا کوئی مول نہیں۔۔۔۔۔۔اور میری زندگی کا تو حاصل ھی نفرت ھے اب محبت نہ ھو گی مجھ سے۔۔۔۔۔۔"

میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا یار۔۔۔۔۔۔۔"

عامل نے تھکے ھوئے لہجے میں کہا تھا۔

اب تک آپ یقینا" کوما میں نہیں ھونگے۔۔۔اب تک بھی تو جی رھے تھے نہ۔۔۔۔اب آپ کی یہ فلمی باتیں مجھ پر اثر نہیں کریں گی۔۔۔۔ھو گئی پتھر حسن جہاں۔۔۔پھوڑتے رھیں سر۔۔۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے دو قدم پیچھے ہو کر کہا تھا۔

عامل نے اس پتھر دل کو دیکھا تھا اور پھر اپنا ماتھا مسلتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھا تھا۔

اگر دل بہل گیا ہو تو مجھے واپس چھوڑ دیں۔۔۔۔۔"

حسن جہاں کی بات پر عامل نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

تم وھاں نہیں جاو گی۔۔۔۔۔"

ٹھیک ھے میں خود چلی جاوں گی آپ تکلیف نہ کریں مجھے چھوڑ کر آنے کی۔۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے اسے دیکھ کر کہا اور دروازے کی طرف مڑی تھی۔

تم وھاں نہیں جاو گی تمھیں سمجھ نہیں آرھی میری بات۔۔۔۔"

عامل نے اس کے سامنے آکر تیز آواز میں کہا تھا۔

آپ نے کچھ گھنٹوں کے لئے میری قیمت چکائی ھے ساری زندگی کے لئے نہیں ۔۔۔۔۔واپس مجھے وھیں جانا ھے جہاں سے آپ مجھے لائے ھیں۔۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔

سزا مجھے دو ناں یار۔۔۔خود کو کیوں دے رھی ھو۔۔۔۔پلیز سٹاپ اٹ۔۔۔۔۔۔"

اسکا لہجہ اس بار دھیما تھا۔

مجھے واپس جانا ھے۔۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے رخ موڑ کر کہا تھا۔

کچھ دیر رکو پھر چلتے ھیں۔۔۔۔۔"

عامل نے ضبط کرتے ھوئے کہا تھا۔

حسن جہاں خاموشی سے صوفے پر جا بیٹھی تھی۔

عامل بھی اسکے پاس آ بیٹھا تھا۔

اور اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھا تھا۔

اسے اپنے لفظوں کی گہرائی کا آج شدت سے احساس ھو رھا تھا۔

مگر اب پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

جلدی جلدی ھاتھ چلاو وہ لوگ آنے والے ھونگے۔۔۔۔"

اقراء بیگم نے کچن میں آتے ھوئے کہا تھا۔

سب کچھ تیار ھے میڈم آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔۔۔"

ملازمہ کے کہنے پر انکی تسلی ھوئی تھی۔

تبریز شاہ گاوں کے جانے مانے جاگیر دار تھے ان کے دو بیٹے تھے۔

بڑا بیٹا ریحان تبریز شاہ۔۔۔۔"

اور چھوٹا بیٹا افنان تبریز شاہ۔۔۔۔۔"

ریحان شاہ اور اقراء بیگم کی ارینج میرج ہوئی تھی شادی کے فورا" بعد وہ شہر میں سیٹل ہو گئے تھے اور اپنا بزنس سٹارٹ کیا تھا اور آج وہ ایک کامیاب بزنس مین تھے ان کے تین بیٹے تھے عامل ریحان شاہ، اریب ریحان شاہ اور اسد ریحان شاہ۔۔۔۔"

جبکہ افنان شاہ کی شادی ان کی کزن فریحہ سے ہوئی تھی وہ گاوں میں ہی رہتے تھے اور اپنی جاگیر سمبھالتے تھے ان کی دو بیٹیاں تھیں بڑی بیٹی رمشا افنان شاہ اور اس سے ایک سال چھوٹی انشاء افنان شاہ۔۔۔۔انشاہ کی پیدائش کے وقت فریحہ بیگم کی وفات ہو گئی تھی اس کے بعد افنان تبریز شاہ نے شادی نہیں کی تھی۔۔۔۔۔ "

آج افنان رمشاہ اور انشاء کو لے کر ریحان کے گھر آ رہے تھے ملنے کے لئے۔۔۔اس لئے اقراء بیگم نے ملازمین کی ناک میں دم کر رکھا تھا انہیں اپنے دیور اور ان کی بیٹیوں سے بہت محبت تھی انکی اپنی بیٹیاں نہ ہونے کے باعث وہ اپنی ساری محبت رمشا اور انشاء پر لٹاتی تھیں۔

مما جانی۔۔۔۔"

انشاہ نے گھر میں قدم رکھتے ھی حسب عادت نعرہ مارا تھا۔

اقراء بیگم فورا" کچن سے نکلی تھیں۔

انشاہ بھاگتے ھوئے آکر ان کے سینے سے لگی تھی اور اس کے پیچھے رمشا بھی۔

اقراء بیگم نے مسکراتے ھوئے ان دونوں کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔

اوہ۔۔۔اب ھماری امی ھماری نہ رھیں جب تک یہ دونوں چڑیلیں یہاں ھیں۔۔۔"

اسد نے عادت سے مجبور ھو کر کہا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ رمشا کچھ نہیں کہے گی لیکن انشاء کمر کس کر مرنے مارنے پر اتر آئے گی اور ھوا بھی وھی تھا۔

انشاء نے کڑے تیوروں کے ساتھ اسے گھورا تھا جو کہ چنگاری لگا کر اب افنان سے مل رھا تھا۔

مما جانی۔۔اسے کہیں کہ میرا دماغ خراب نہ کرے ورنہ پچھلی بار تو اسکے بال کاٹے تھے اس بار جو ھاتھ لگا سب کاٹ کر برابر کر دوں گی۔۔۔۔"

انشاء نے اقراء بیگم کے گلے میں بانہیں ڈال کر معصومیت سے کہا تھا۔
جبکہ پچھلی بار کا واقع یاد آنے پر اسد کے تلووں لگی سر پر جا بجھی تھی۔

پچھلی بار جب وہ لوگ ریحان مینشن آئے تھے تب اسد نے انشاہ کو خوب تنگ کیا تھا۔

جسکا بدلہ لینے کے لئے انشاء نے اس کے بال بھیڑ بکریوں کے بالوں سے بھی بدتر کاٹ دیئے تھے اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اسد کو گنجا ھونا پڑا تھا اور وہ اس کی زندگی کا سب سے بھیانک تجربہ تھا۔

اسد اور انشاء کتے بلیوں کی طرح لڑتے تھے جبکہ اریب اور رمشا کی اچھی انڈر سٹینڈ نگ تھی۔

دیکھو انشاء۔۔۔وہ بات مجھے یاد نہ دلاو ورنہ میں تمھارا حال بے حال کرنے میں وقت نہیں لگاوں گا۔۔۔"

اسد نے وارننگ دی تھی۔

انشاء افنان شاہ ڈرتی نہیں ھے تم سے۔۔۔تم مجھے ھاتھ تو لگا کر دکھاو تمھارے ھاتھ نہ توڑ دوں میں۔۔۔۔"

انشاء نے اپنی آستین فولڈ کرتے ھوئے کہا تھا۔

وہ بھی انشاء تھی اپنے نام کی ایک مجال ھے جو کسی سے دب جائے۔

ان دونوں کی نہ ختم ھونے والی لڑائی شروع ھو چکی تھی۔

باقی سب کو عادت تھی اس لئے انجوائے کر رھے تھے۔

اریب رمشا کو کھینچ کر سائڈ میں لے آیا تھا۔

تم میری کالز کیوں ریسیو نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔"

اریب نے آئبرو اچکا کر پوچھا تھا۔

ایگزام ہو رہے تھے میرے۔۔۔ بزی تھی میں۔۔۔۔"

رمشا نے فورا" صفائی دی تھی۔

ایگزام مجھ سے زیادہ امپورٹنٹ تھے۔۔۔ پتہ ہے میں کتنا مس کر رہا تھا تمھیں۔۔۔۔"

اریب نے منہ بنایا تھا۔

اچھا اب تو آ گئی ھوں میں۔۔۔ کچھ دن رکوں گی۔۔۔"

رمشا نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

پھر واپس تو جاو گی نہ۔۔۔ تم ھمیشہ کے لئے یہیں رہ جاو تمھارے چاچو کا گھر ھے۔۔۔۔۔۔"

اب یہ کیا نئی بات تمھارے دماغ میں آ گئی ھے ایسے کیسے ھمیشہ کے لئے یہاں رہ جاوں میں۔۔۔۔ مجھے اپنے گھر تو جانا ھی ھے۔۔۔۔۔۔"

آئی مس یو یار۔۔۔۔ تم سمجھو نہ میری بات۔۔۔۔۔۔"

اریب کو اس بے وقوف لڑکی پر غصہ آ رھا تھا جو اس کے اشاروں میں کہی بات نہیں سمجھ رھی تھی۔

اچھا اب ناٹک بند کرو اور چلو مجھے مما جانی سے بھت باتیں کرنی ھیں۔۔۔۔"

رمشا نے اسکا گال کھینچ کر کہا اور لاونج کی طرف چلی گئی تھی۔

مما جانی سے باتیں کرنی ھیں۔۔۔اور مما جانی کا بیٹا۔۔۔اس کے لئے وقت نہیں ھے ۔۔۔پتہ نہیں کب یہ لڑکی میری فیلنگز کو سمجھے گی۔۔۔۔۔"

اریب اسے جاتے دیکھ کر بڑبڑایا تھا۔

حسن جہاں کو واپس چھوڑ کر عامل گھر آیا تھا۔

لاونج سے آتی آوازوں پر اسے یاد آیا تھا کہ آج افنان رمشا اور انشاء نے آنا تھا۔

وہ اپنا موڈ ٹھیک کرتے ہوئے اندر آیا تھا۔

اسلام و علیکم۔۔۔"

عامل کی آواز پر سب نے اسکی طرف دیکھا تھا۔

وعلیکم اسلام میرے شیر۔۔۔کیسے ہو۔۔۔۔"

افنان نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا تھا۔

میں ٹھیک ہوں چاچو آپ کیسے ہیں اور دادا جان کیسے ہیں۔۔۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

میں بلکل ٹھیک ھوں اور بابا بھی ٹھیک ھیں۔۔۔۔۔"

افنان نے آنکھوں ھی آنکھوں میں اسکی نظر اتارتے ھوئے کہا تھا۔

بلاشبہ وہ بھت حسین تھا۔

چھ فٹ سے نکلتا قد خوبصورت سے ھونٹ اسکے اوپر کھڑی مغرور سی اونچی ناک گہری کالی سنجیدہ آنکھیں براون کلر کے بال جو اس وقت خاصی اجڑی حالت میں تھے پر پھر بھی وہ مجسمہ حسن تھا۔

رمشا اور انشاء بھاگ کر اسکے گلے لگی تھیں عامل نے مسکراتے ھوئے دونوں کے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

آپ کہاں تھے عامی بھائی ھم دوپہر سے آپ کا ویٹ کر رھے ھیں۔۔۔۔۔۔۔"

اس سے الگ ھوتے ھی انشاء نے شکوہ کیا تھا۔

عامل کے سامنے ایکدم سے حسن جہاں کا سراپا لہرایا تھا کتنا مجبور ھو کر اس نے حسن جہاں کو کوٹھے پر واپس چھوڑا تھا یہ بس وھی جانتا تھا۔

کہاں کھو گئے بھائی۔۔۔۔۔"

رمشا نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی۔

یہیں ھوں۔۔۔میں بزی تھا اس لئے۔۔۔۔۔۔"

عامل نے ھوش میں آتے ھوئے کہا تھا۔

کہاں بزی تھے برخودار۔۔۔آفس تو تم آج آئے نہیں۔۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسے سر سے پاوں تک جانچتے ھوئے کہا تھا۔

سوری۔۔۔سوری بابا۔۔میں اپنے دوست کی طرف تھا کچھ مسئلہ ھو گیا تھا اس لئے۔۔۔۔۔میں چینج کر کے آتا ھوں۔۔۔۔۔۔"

مزید سوالوں سے بچنے کے لئے وہ اپنے روم کی طرف گیا تھا۔

عامی اتنا بدلا بدلا سا کیوں لگ رھا ھے ریحان بھائی۔۔۔۔سب ٹھیک ھے نہ۔۔۔۔۔"

افنان نے ریحان کے پاس بیٹھتے ھوئے پوچھا تھا۔

مجھے کچھ بتائے تو مجھے پتہ ھو نہ۔۔۔پتہ نہیں کیا کھچڑی پکتی رھتی ھے ماں بیٹے میں۔۔۔پہلے بھی پریشان لگتا تھا مجھے لیکن آج کل سے تو کچھ زیادہ ھی عجیب حالت میں ھے۔۔۔۔۔"

ریحان نے اقراء بیگم کو دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

اقراء بیگم خاموشی سے سر جھکا گئی تھیں۔

کیا ھوا ھے بچہ کیوں اتنے پریشان ھو۔۔۔۔"

افنان نے اسے دیکھ کر کہا تھا جو چینج کرنے کے بعد بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رھا تھا۔

کچھ نہیں ھوا ھے چاچو ایم فائن۔۔۔۔۔"

اس نے اٹھتے ھوئے کہا تھا۔

تم جب جھوٹ بولتے ھو نہ تو مجھ سے نظریں نہیں ملا پاتے۔۔۔اس لئے سچ بتاو کیا ھوا ھے۔۔۔۔۔"

افنان نے اس کے پاس بیٹھتے ھوئے کہا تھا۔

مسئلہ تو ھے چاچو۔۔۔پر میں خود ھینڈل کر لوں گا آپ ٹینشن ناں لیں۔۔۔۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

افنان نے خاموشی سے اس کے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

عامل جس دن پیدا ھوا تبریز شاہ اسی دن اسے اپنے ساتھ گاوں لے گئے تھے وہ ان کی جاگیر کا پہلا وارث تھا اور انہیں بھت عزیز تھا آٹھ سال تک عامل گاوں میں رھا تھا ریحان اور اقراء سے دور۔

اور ان آٹھ سالوں میں وہ افنان کے بھت قریب ھو گیا تھا ھر بار ریحان اور اقراء اسے واپس شہر چلنے کا کہتے مگر وہ منع کر دیتا پھر ایک دن اقراء روتی ھوئی واپس چلی گئی تھی۔

پھر افنان نے عامل کو سمجھایا اسے پیار سے منایا کہ اسے اپنے والدین کے ساتھ رھنا چاھیئے اس لئے عامل نے تبریز شاہ کے سامنے واپس جانے کی ضد کی تو مجبورا" تبریز شاہ کو اسے واپس بھیجنا پڑا تھا۔

میں جانتا ھوں میرا شیر اب بھت بڑا ھو گیا ھے۔۔۔اپنے مسئلے خود حل کر سکتا ھے اور مجھے پورا یقین ھے کہ تم سب کچھ سمبھال سکتے ھو۔۔۔۔یہ بتاو میرے شہزادے کو کوئی شہزادی ملی کہ نہیں۔۔۔۔۔"

افنان نے شرارتی انداز میں پوچھا تھا۔

ملی ھے شہزادی۔۔۔پر آپ کے مغرور شہزادے نے شہزادی کو تکلیف دی۔۔۔اور اب شہزادی آپکے شہزادے کو معاف نہیں کر رھی۔۔۔۔۔۔"

عامل نے نیچے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

میرا شہزادہ مغرور تو نہیں ھے۔۔۔۔۔۔"

افنان نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔

ھوں میں مغرور۔۔۔بلکہ بہت برا ھوں میں۔۔۔۔اسے بہت تکلیف دی میں نے۔۔۔۔میں غلط کر گیا چاچو۔۔۔۔۔۔"

میرا بیٹا کبھی غلط نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

افنان نے یقین سے کہا تھا۔

آپ مجھ سے محبت کرتے ھیں تو آپکو تو میں ٹھیک ھی لگوں گا۔۔۔۔۔"

عامل نے انہیں ایک نظر دیکھ کر کہا تھا۔

ھاں محبت کرتا ھوں۔۔۔۔ لیکن یقین بھی کرتا ھوں تم پر۔۔۔۔ مجھے پورا بھروسہ ھے کہ میرا شیر پیٹھ دکھا کر کے بھاگنے والوں میں سے نہیں ھے۔۔۔ بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کرنے والوں میں سے ھے۔۔۔۔ جو بھی غلطی ھوئی ھے تم سے مجھے پتہ ھے تم اسے سدھار لو گے۔۔۔۔۔۔۔"

افنان نے اسکے کندھے پر ھاتھ رکھ کر کہا تھا۔

یو آر دا بیسٹ چاچو۔۔۔آپ ھمیشہ مجھے ھمت دیتے ھیں جب تک آپ میرے ساتھ ھیں آپکا شیر کبھی نہیں ھار سکتا۔۔آئی لو یو چاچو۔۔۔۔ "

عامل مسکراتے ھوئے انکے گلے لگا تھا۔

اب چلو کھانا کھالو۔۔۔پھر بچے سب آئس کریم کھانے جا رھے ھیں ان کے ساتھ جانا تمھارا ھی ویٹ کر رھے ھیں۔۔۔۔۔"

افنان نے اس کے بال بگاڑتے ھوئے کہا تھا۔

عامل بھی ھلکا پھلکا ھو کر ان کے ساتھ باھر نکل گیا تھا۔

سوئی کیوں نہیں اب تک۔۔۔تم نے تو کہا تھا کہ اب تمھیں سکون کی نیند آئے گی۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھ کر کہا تھا۔

سکون۔۔۔سکون نہیں ھے میرے نصیب میں۔۔۔۔بس ایسے ھی بہلایا تھا میں نے اپنے دل کو کہ مجھے سکون آجائے گا۔۔۔۔مرتے دم تک بے سکون رھوں گی میں۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے ان کی گود میں سر رکھ کر کہا تھا۔

شائد سکون عامل کے ساتھ میں ھے۔۔۔اور یہ بات تم مان نہیں رھی۔۔۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے اس کے بالوں میں کنگھی کرتے ھوئے کہا تھا۔

عامل۔۔۔اس کمینے کے ساتھ میں سکون نہیں موت نظر آتی ھے مجھے۔۔۔۔اب تو اسے دیکھنے کا بھی دل نہیں کرتا امی۔۔۔وحشت ھوتی ھے مجھے اس سے۔۔۔۔"

تمھیں وحشت نہیں ھوتی۔۔بلکہ ڈر لگتا ھے کہ تم اس کے سامنے کمزور نہ پڑ جاو۔۔۔کہ اسکی ثابت قدمی تمھاری نفرت کو ھرا نہ دے۔۔۔۔"

میں تو محبت کر کے ھاری تھی۔۔۔اسے اپنا سب کچھ مان کر ھاری تھی۔۔۔اب نفرت میں نہیں ھاروں گی امی۔۔۔بھت سن لی دنیا کی بھت مان لی اب میرا وقت ھے۔۔۔اور حسن جہاں نہیں ٹوٹے گی اس بار عامل کی باری ھے۔۔۔اس نفرت اور انا کی جنگ میں عامل کو ریزہ ریزہ نہ کر دیا تو میرا نام بھی حسن جہاں نہیں۔۔۔۔"

حسن جہاں نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کر کے کہا تھا۔

کیااس نے تم سے معافی مانگی۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکے چہرے کو دیکھتے ھوئے پوچھا تھا۔

کوئی مطلب نہیں ھے اسکی معافی کاامی۔۔۔میں تو بک گئی نہ۔۔۔میری قیمت لگا کرا گروہ مجھ سے معافی مانگ رھاھے تو میں کیا کروں اس معافی کا۔۔۔۔"

تم پریشان مت ھو۔۔۔اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔"

اللہ بہتر صرف جائز اور شریف زادیوں کے ساتھ کرتا ھے۔۔۔ناجائزاور طوائفیں بہتر کی گنتی میں نہیں آتے امی۔۔۔اس لئے مجھے جھوٹی امید نہ دلائیں۔۔۔۔"

حسن جہاں نے تلخی سے کہا تھا۔

اپنے رب سے بد گمان نہیں ھوتے میری جان۔۔۔۔۔"

تو کیا کروں امی بتائیں ناں۔۔۔ بچپن سے لے کر آج تک کیا بہتر کیا ھے اللہ نے میرے ساتھ جو میں بد گمان نہ ھوں۔۔۔ کیا میں انسان نہیں۔۔۔ مجھے تکلیف نہیں ھوتی۔۔۔ آج تک کچھ بھی اچھا نہیں ھوا میرے ساتھ کیونکہ میں طوائف ھوں اور طوائفیں شائد اپنی مرضی سے پیدا ھوتی ھیں اس لئے وہ اس معاشرے میں سر اٹھا کر نہیں چل سکتی۔۔۔۔"

حسن جہاں کی بات پر فضہ بیگم خاموش رہ گئی تھیں۔
کیونکہ حسن جہاں سچ کہہ رھی تھی ایک بھیانک سچ جس سے وہ منہ نہیں موڑ سکتی تھیں۔

اس سے پہلے کہ عامل اس کے کمرے کا دروازہ کھولتا
فضہ بیگم اس کے سامنے آئی تھیں۔

میری بیٹی بکاو نہیں ھے جس کی قیمت دینے آجاتے ھو تم۔۔۔"

انہوں نے تیز آواز میں کہا تھا۔

قیمت دیئے بنا حسنہ بائی مجھے اس سے ملنے نہیں دے گی۔۔۔"

عامل نے سر جھکا کر کہا تھا۔

تو تم اس سے ملنا کیوں چاھتے ھو۔۔ کیا کچھ باقی رہ گیا ھے اس کے ساتھ کرنے کو۔۔ یا اسکا جسم حاصل کرنے کی خواھش ھے۔۔۔۔"

انکی بات پر عامل نے تڑپ کر سر اٹھایا تھا۔

وہ میرے نکاح میں ھوتی تب بھی میں اسکی اجازت کے بنا اسکے قریب نہ آتا۔۔اتنا گرا ھوا نہیں ھوں میں۔۔ھاں بس وہ ایک غلطی ھوئی تھی مجھ سے اور آپکی ناراضگی بھی سہی ھے ۔۔۔۔"

نکاح۔۔۔ بھت خوب کہی عامل صاحب۔۔۔ لیکن شائد آپ بھول گئے اپنے کہے الفاظ۔۔۔غلط۔۔۔الفاظ نہیں تیر۔۔۔زھر میں ڈوبے وہ تیر جو میری بیٹی کی روح تک کو چھلنی کر گئے تھے۔۔۔جائیں۔۔اور نکاح کے لئے کسی شریف زادی کو ڈھونڈیں میری بیٹی کی جان چھوڑ دیں۔۔۔"

فضہ بیگم نے گویا اسے آئینہ دکھایا تھا۔

میں آپکو کیسے یقین دلاوں میں اس سے بھت محبت کرتا ھوں۔۔۔۔"

وہ مجبور ھوا تھا۔

فضہ بیگم اسے اپنے کمرے میں لے آئی تھیں۔
کیونکہ وہ دوسروں کے سامنے تماشا نہیں چاہتی تھیں۔

جن سے محبت کی جاتی ھے انہیں تحفظ دیا جاتا ھے۔۔ان کے سر سے چادر نہیں کھینچی جاتی انہیں رسوا نہیں کیا جاتا۔۔۔"

انکی آواز بھر آئی تھی۔
وہ بیڈ پر جا بیٹھی تھیں۔

غلطی ھو گئی مجھ سے پلیز معاف کر دیں۔۔۔اسے میرے حوالے کر دیں میں اپنی جان سے زیادہ خیال رکھوں گا اس کا۔۔پلیز اپنی بیٹی مجھے سونپ دیں میں اسکے بغیر مر جاوں گا۔۔۔"

عامل ھاتھ جوڑ کر انکے قدموں میں بیٹھا تھا۔

اسے روتا دیکھ کر نجانے کیوں فضہ بیگم کو تکلیف ھوئی تھی۔

انہوں نے بے ساختہ اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

اور عامل کو لگا وہ تپتی دھوپ سے ٹھنڈی چھاوں میں آگیا ھے۔

اس نے بے یقینی سے ان کے چہرے کو دیکھا تھا۔

آپ میرا ساتھ دیں گی ناں آنٹی۔۔۔"

اس نے بے چینی سے پوچھا تھا۔

وہ نہیں مانے گی بھت ضدی ھے۔۔۔۔میں اسے اچھے سے جانتی ھوں۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے مایوسی سے کہا تھا۔

میں اسے منالوں گا۔۔۔آپ مان گئی ھیں تو وہ بھی مان جائے گی۔۔۔میں سچ میں اس سے بھت پیار کرتا ھوں۔۔میں نے جو بھی کیا مجھے اس کے لئے معاف کر دیں۔۔۔ایم سوری۔۔۔۔"

وہ پھر سے سر جھکا گیا تھا۔

اور فضہ بیگم کو یہ سمجھ نہیں آرھی تھی کہ اس نے عامل کو اتنی آسانی سے معاف کیوں کر دیا۔

اس کے آنسو بہانے پر انہیں اتنی تکلیف کیوں ھوئی۔

کیوں وہ دل کے اتنے قریب محسوس ھورھا تھا۔

عامل وھاں سے سیدھا حسن جہاں کے کمرے میں آیا تھا۔

رات کو نہ سونے کے باعث وہ اس وقت سو رھی تھی۔

وہ اسکے پاس آ بیٹھا تھا۔

ایم سوری یار پلیز واپس آجاو۔۔۔ تمھارے بنا عامل ادھورا ھے۔۔۔۔آئی رئیلی مس یو مائی لو آئی رئیلی مس یو۔۔۔۔"

عامل نے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

آنسو ٹوٹ کر حسن جہاں کے چہرے پر گرا تھا۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رھا پھر باھر نکل گیا تھا۔

اسکے جانے کے بعد حسن جہاں نے آنکھیں کھولیں تھیں۔

کب سے رکے آنسو بہہ نکلے تھے۔

وہ عامل کے سامنے نہیں رونا چاھتی تھی۔

وہ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاھتی تھی۔

تمھیں اب اندازہ ھو گا میری تڑپ کا عامل۔۔۔اب حساب برابر ھو گا۔۔۔مجھے جیتے جی مار کر تمھیں لگتا ھے کہ میں اتنی آسانی سے تمھیں معاف کر دوں گی۔۔۔ نہیں عامل۔۔۔ حسن جہاں معاف نہیں کرے گی۔۔۔۔"

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ھوئے کہا تھا۔

اریب میں بور ھو رھی ھوں چلو ناں کہیں باھر چلتے ھیں۔۔۔۔۔"

انشاء نے بے زاری سے کہا تھا۔

پر میں نے تو سنا تھا کہ شیطان کبھی بور نہیں ھوتے ھمیشہ فساد پھیلاتے ھی رھتے ھیں۔۔۔۔"

اسد نے فورا" کہا تھا۔

اگر مجھ پر دس قتل جائز ھوتے تو میں بیس دفع تمھیں مارتی۔۔۔۔۔۔۔"

By ten get ten free....."

انشاء نے دانت پیستے ھوئے کہا تھا۔

اور اگر مجھ پر ایک قتل فرض ھوتا ناں تو میں سو دفع تمھیں مارتا۔۔۔۔۔۔"

By one get hundred free...."

اسد نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔

مجھے تم سے بات ھی نہیں کرنی اپنا گدھے جیسا منہ بند کرو۔۔۔۔۔"

انشاء نے اکتا کر کہا تھا۔

کیوں میرے منہ چلانے سے تمھارا بل آتا ھے کیا۔۔۔۔۔"

اسد میں تمھارا سر پھاڑ دوں گی دفع ھو جاو یہاں سے۔۔۔۔"

اوہ۔۔۔میں تو تھر تھر کانپنے لگا۔۔۔اب چل ھٹ۔۔۔ بڑی آئی سر پھاڑنے والی۔۔۔۔۔"

اسد نے اسے چڑاتے ھوئے کہا تھا۔

اریب اور رمشا انہیں لڑتے دیکھ کر باتوں میں مصروف ھو گئے تھے۔

جا کر اپنا کام کرو میرے منہ مت لگو۔۔۔۔"

انشاء کا پارہ چڑھا تھا۔

اسد اٹھ کر اسکے پاس آ بیٹھا تھا۔

اور اگر۔۔۔ابھی منہ لگ کر دکھا دوں تو۔۔۔۔۔"

اسد نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔

انشاء کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔

اسد نے پیچھے ھو کر دلچسپی سے اسکے بدلتے رنگ کو دیکھا تھا۔

بھاڑ میں جاو، لوفر، ڈھیٹ، غنڈے، موالی، گھٹیا شخص۔۔۔"

وہ اسے القابات سے نوازتی وھاں سے بھاگی تھی۔

اسد کی آنکھوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

تم آج امی سے ملنے چل رھے ھو ناں۔۔۔۔۔"

حورین نے کلاس سے باھر آتے ھی پوچھا تھا۔

ھاں چل رھا ھوں۔۔۔۔ تم سے زیادہ مجھے جلدی ھے تمھاری امی سے ملنے کی۔۔۔۔۔"

شاہ نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

میں شادی کے بعد امی کو اپنے ساتھ رکھنا چاھتی ھوں تمھیں یا تمھارے گھر والوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ھے ناں۔۔۔۔۔"

حورین نے اسے دیکھتے ھوئے پوچھا تھا۔

یہ کوئی اعتراض کرنے والی بات نہیں ھے۔۔۔بلکہ مجھے خوشی ھو گی کہ وہ ھمارے ساتھ رھیں گی۔۔۔۔۔"

شاہ کی بات پر حورین نے گہرا سانس لیا تھا۔

تھینک یو شاہ۔۔۔میں امی کی وجہ سے بھت پریشان تھی کہ وہ اکیلی کیسے رہیں گی تم نے میری مشکل حل کر دی۔۔۔۔۔"

حورین نے خوش ھو کر کہا تھا۔

تمھاری خوشی کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ھوں میری جان۔۔بس تم مسکراتی رھا کرو باقی سب میں سمبھال لوں گا۔۔۔۔"

شاہ نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

امی گھر پر ھمارا ویٹ کر رھی ھیں چلو چلتے ھیں۔۔۔"

حورین نے ٹائم دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

اوکے۔۔چلو۔۔۔۔۔"

شاہ نے اس کا ھاتھ تھام کر کہا تھا۔

اور اپنی گاڑی کی طرف آیا تھا۔

میں رکشہ میں آجاوں گی۔۔۔۔"

شاہ نے کار کا دروازہ کھولا تبھی حورین نے کہا تھا۔

کیا ھو گیا ھے یار ھم تمھارے گھر جا رھے ھیں تو کیا الگ الگ جائیں گے۔۔۔۔"

شاہ نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

پر۔۔امی کو اچھا نہیں لگے گا میرا تمھارے ساتھ آنا۔۔۔۔"

حورین نے ھچکچاتے ھوئے کہا تھا۔

میں تم سے محبت کرتا ھوں۔۔پر اس سے بھی پہلے تمھاری عزت کرتا ھوں۔۔۔ مجھ پر بھروسہ ھے ناں۔۔۔"

شاہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

حورین نے مسکراتے ھوئے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

اور گاڑی میں بیٹھی تھی۔

شاہ بھی گاڑی میں بیٹھا تھا۔

اور اسکی سیٹ بیلٹ باندھی تھی۔

حور۔۔۔میں تمھارا بھروسہ کبھی نہیں توڑوں گا۔۔بلیومی۔۔۔۔"

شاہ نے اسکا ھاتھ تھام کر کہا تھا۔

اس پوری دنیا میں امی کے بعد تم واحد رشتہ ھو میرا۔۔۔امی کے بعد میں صرف تم پر بھروسہ کرتی ھوں شاہ۔۔۔اور جس دن یہ بھروسہ ٹوٹا۔۔اس دن۔۔۔حورین فاطمہ کا نام ونشان مٹ جائے گا۔۔۔ تمھارے ساتھ کے بنا ادھوری ھوں میں۔۔۔۔"

حورین نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

تمھارا شاہ مرتے دم تک تمھارا بھروسہ نہیں توڑے گا حور۔۔۔۔اب چلو ساسوماں سے ملنے چلتے ھیں۔۔۔ان سے کہوں گا کہ دو چار دن کی کوئی ڈیٹ فکس کر دیں شادی کی۔۔۔کیونکہ دلہا سے اب اور صبر نہیں ھوتا۔۔۔"

شاہ نے شرارت سے کہا تھا۔

حورین اسکی جلد بازی پر ھنس دی تھی۔

شام کے چھ بج رہے تھے حسن جہاں نے آنکھیں کھول کر ٹائم دیکھا اور پھر بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے اٹھی تھی۔

بیڈ کے دوسرے کنارے پر بیٹھے عامل کو دیکھ کر اسکی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی۔

ڈر کے مارے اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔

تمھاری ڈرنے والی عادت نہیں گئی ناں۔۔۔۔"

عامل نے اسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر کہا تھا۔

تم۔۔تم سے کہا تھا ناں میں نے کہ میرے کمرے میں مت آنا۔۔۔ تمھیں میری بات سمجھ نہیں آتی۔۔"

حسن جہاں نے بوکھلا کر کہا تھا۔

تم پیار سے سمجھاو تو ھر بات سمجھ جاوں میں۔۔۔یہ غصے والی زبان ذرا کم سمجھ آتی ھے مجھے۔۔۔"

عامل نے معصوم بن کر کہا تھا۔

تمھارے پیار کی ایسی کی تیسی نکلو میرے کمرے سے

۔۔اور پھر سے مت آنا۔۔۔۔"

حسن جہاں نے بیڈ سے اتر کر کہا تھا۔

تمھیں چھوڑ کر میں کہیں جا سکتا ھوں کیا۔۔۔۔"

عامل نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا تھا

سالا کمینا۔۔ڈائیلاگ مارتا ھے میرے سامنے۔۔۔نکل یہاں سے ورنہ تیرا منہ توڑ دوں گی میں۔۔۔۔۔"

حسن جہاں نے اسے گھورتے ھوئے کہا تھا۔

یہ کس طرح کی لینگویج یوز کر رھی ھو تم۔۔۔خدا کو مانو لڑکیاں اس طرح کی باتیں نہیں کرتیں۔۔۔"

عامل نے اسکے الفاظ سن کر کانوں کو ھاتھ لگائے تھے۔

میں اس طرح ھی بات کرتی ھوں۔۔۔ تمھیں پسند نہیں تو وہ رھا دروازہ۔۔۔واپس مت آنا۔۔۔۔"

حسن جہاں نے چبا چبا کر کہا اور واش روم چلی گئی تھی۔

وہ جب واپس آئی تو وہ اسکا تکیہ سینے سے لگائے اسکے بیڈ پر لیٹا ھوا تھا۔

تم ابھی تک گئے نہیں مجھے لگا دفع ھو گئے ھو گے۔۔۔"

تمھیں لئے بنا کیسے چلا جاو۔۔ریڈی ھو جاو پھر ساتھ میں چلتے ھیں۔۔۔۔"

عامل نے اٹھتے ھوئے کہا تھا۔

میں تمھارے ساتھ نہیں جاوں گی عامل۔۔۔"

اس نے بکھرے بالوں کی چوٹی بناتے ھوئے کہا تھا۔

مجھے کھلے بال زیادہ پسند ھیں۔۔۔۔"

عامل نے اسکے بال پھر سے کھولتے ھوئے کہا تھا۔

تمھارا مسئلہ کیا ھے کیا چاھتے ھو تم۔۔۔۔"

وہ جھنجھلا گئی تھی۔

تمھیں۔۔۔"

ایک لفظی جواب آیا تھا۔

تمھیں چاھتا ھوں میں۔۔۔۔"

عامل نے اسکے قریب ہو کر کہا تھا۔

تو یہ تمھارا مسئلہ ہے میرا نہیں۔۔۔۔"

وہ رخ موڑ گئی تھی۔
عامل نے جا کر اسکی الماری کھولی تھی۔

یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔ مینرز ہیں یا نہیں۔۔۔۔ لڑکیوں کی الماری کو ہاتھ نہیں لگاتے پیچھے ہٹو۔۔۔۔"

حسن جہاں نے اسے پیچھے ہٹا کر الماری بند کی تھی۔

تمھارے لئے کپڑے نکال رہا ہوں ہمیں شوپنگ پر جانا ہے۔۔۔۔"

عامل نے گویا اطلاع دی تھی۔

کس خوشی میں۔۔۔"

اس نے کمر پر ھاتھ رکھ کر پوچھا تھا۔

نکاح کی خوشی میں۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

نکاح۔۔۔ کس کا نکاح۔۔۔۔"

وہ حیران ھوئی تھی۔

کوٹھے پر کسی کا نکاح یہ بات مذاق ھی ھو سکتی تھی۔

ھمارا نکاح۔۔۔"

عامل نے مطمئن انداز میں اسکے سر پر بم پھوڑا تھا۔

کیا بکواس کر رھے ھو تم۔۔۔"

وہ ابھی تک شاکڈ تھی۔

بکواس نہیں سچ ھے یہ۔۔۔چاھے تو فضہ آنٹی سے پوچھ لینا انہوں نے ھی ڈیٹ فائنل کی ھے ایک ھفتے بعد کی۔۔۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

کوٹھے پر جسم بکتے ھیں نکاح نہیں ھوتے مسٹر عامل۔۔۔"

وہ چلائی تھی۔

پر میں نکاح کروں گا تم سے۔۔۔۔"

عامل نے سکون سے کہا تھا۔

اور پھر سے اسکی الماری کی طرف بڑھا تھا۔

حسن جہاں نے اسکے بازو سے پکڑ کر اسے روکا تھا۔

اور اسکے قریب ھوئی تھی۔

جس دن میری قیمت دے کر میرا جسم حاصل کرو گے ناں تم۔۔۔اس دن نہیں روکوں گی۔۔۔۔پر جس دن بات نکاح کی آئی۔۔۔۔اس دن۔۔اس دن حسن جہاں اپنی ایک بوٹی بھی تمھارے حوالے نہ کرے۔۔۔یاد رکھنا یہ بات۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے حسن جہاں نے نفرت سے کہا تھا۔

عامل تو اسکی بے خوف آنکھوں کو دیکھ کر لرز گیا تھا۔

ان آنکھوں میں نہ لوگوں کی باتوں کا ڈر تھا۔

نہ اپنی عزت چلے جانے کا ڈر۔

اور نہ ھی اپنی جان جانے کی پروا۔

اسے آخر کوئی کس شرط پر قابو کر سکتا تھا۔

وہ تو اپنی ساری کشتیاں ھی جلا چکی تھی۔

عامل کا دل ڈوبنے لگا تھا۔

کیا کہہ رہا تھا وہ کمینا۔۔۔کس سے پوچھ کر آپ نے یہ فیصلہ لیا ھے۔۔۔۔آپ ایسا کیسے کر سکتی ھیں امی۔۔"

عامل کو دفع کرنے کے بعد وہ فضہ بیگم پر آ کر برسی تھی۔

اپنی بیٹی کی زندگی کا فیصلہ کرنے کے لئے مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ھے مجھے جو سہی لگا میں نے کیا۔۔۔"

فضہ بیگم نے دوٹوک انداز میں کہا تھا۔

اس نے جو کچھ میرے ساتھ کیا وہ بھول گئی ھیں آپ۔۔۔"

وہ حیرت سے مر جانے کو تھی۔

بری یادوں کو بھول کر آگے بڑھ جانا ھی سہی ھوتا ھے۔۔۔ ھم ایک جگہ رک نہیں سکتے۔۔۔ایک ھفتے بعد نکاح ھے تمھارا۔۔عامل کے ساتھ جا کر شوپنگ کر لینا۔۔۔"

انہوں نے نارملی کہا تھا۔

میں اس کمینے ذلیل شخص سے نکاح ھر گز بھی نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ چلائی تھی۔

فیصلہ ھو چکا ھے اور اس میں ردوبدل کی کوئی گنجائش نہیں ھے سمجھی تم۔۔۔۔"

انہیوں نے بھی تیز آواز میں کہا تھا۔

آپ جانتی ھیں کہ آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتیں۔۔۔۔"

میں تمھاری ماں ھوں اور میں یہ کر سکتی ھوں۔۔۔"

آپ اس وقت میری نہیں عامل کی ماں لگ رھی ھیں۔۔۔میری ماں اس کمینے کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کرتی۔۔۔۔"

اس کی آواز بھر آئی تھی۔

تم سمجھ کیوں نہیں رھی ھو میری بات۔۔۔میں تمھاری بھلائی چاھتی ھوں میری جان ۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھ کر وہ نرم ھوئی تھیں۔

طوائفیں نکاح نہیں کرتی امی۔۔۔"

وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

تم طوائف کی بیٹی ضرور ہو پر طوائف نہیں ہو مت دو خود کو سزا۔۔۔"

فضہ بیگم بے بس ہوئی تھیں۔

امی۔۔۔میں عامل سے نکاح نہیں کروں گی۔۔۔اور اگر آپ نے مجھے مجبور کیا تو میں اپنی جان دے دوں گی۔۔۔"

اس نے بنا ڈرے کہا تھا۔

میری غلطی کی سزا مت دو خود کو۔۔۔میں ھاتھ جوڑتی ھوں پلیز اپنی ماں کو معاف کر دو۔۔۔"

ان کے جڑے ھاتھ فورا" حسن جہاں نے تھامے تھے۔

غلطی آپ کی نہیں ھے امی۔۔۔ غلطی اس شخص کی ھے جو بد قسمتی سے میرا باپ تھا۔۔۔خود تو مر گیا۔۔ ھمیں جھنم میں جھونک گیا۔۔۔۔"

حسن جہاں نے تلخی سے کہا تھا۔

وہ اس دنیا میں نہیں ھے اسے کچھ مت کہو۔۔۔"

فضہ بیگم آج بھی اس شخص کے بارے میں کچھ نہیں سن سکتی تھیں۔

اگر آپ چاھتی ھیں کہ میں اس دنیا میں رھوں۔۔۔تو آپ عامل کو منع کر دیں گی۔۔ورنہ آپ جانتی ھیں حسن جہاں خالی دھمکی نہیں دیتی عمل بھی کرتی ھے۔۔۔۔اور اس کمینے سے کھئیے گا کہ اب میرے سامنے نہ آئے میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ھے۔۔۔۔"

اس کے دھمکی دینے پر فضہ بیگم کے چہرے پر ڈر واضع نظر آرھا تھا۔

وہ تیزی سے باھر نکل گئی تھی۔

شاہ نے اسکے گھر سے تھوڑے فاصلے پر گاڑی روکی تھی۔

کیونکہ آگے گلی تھوڑی تنگ تھی اس لئے گاڑی نہیں جاسکتی تھی۔

حورین کا گھر ایک چھوٹی مگر صاف ستھری کالونی میں تھا۔

شاہ گاڑی سے اتر کر حورین کے ساتھ اسکے گھر آیا تھا۔

دستک دینے کی ضرورت نہیں پڑی تھی دروازہ پہلے سے ھی کھلا تھا۔

عامل نے دروازے پر کھڑے ھو کر اس چار مرلے کے چھوٹے سے گھر کو دیکھا تھا۔

دو کمرے آگے برآمدہ اور ایک سائیڈ پر چھوٹا سا کچن تھا۔

آوناں رک کیوں گئے۔۔۔"

حورین نے اسے دروازے میں کھڑا دیکھ کر کہا تھا۔

ابھی وہ دو قدم ھی چلا تھا کہ حورین کی ماں کمرے سے باھر آئی تھی۔

سادہ سے کپڑوں میں وہ گھریلو خاتون لگ رھی تھیں۔

شاہ کو لگا کہ اس نے اس عورت کو کہیں دیکھا ھے۔

یہ میری امی ھیں۔۔۔اور امی یہ ھے شاہ۔۔۔"

حورین نے مسکراتے ھوئے تعارف کروایا تھا۔

آواندر چلوبیٹا۔۔۔بیٹھ کر بات کرتے ھیں۔۔۔"

انہوں نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

انکی مسکراھٹ انکی آواز انکی شکل شاہ کو کچھ عرصہ پیچھے لے گئی تھی۔
جب وہ اپنے دوست کے ساتھ اسکے فارم ھاوس پارٹی میں گیا تھا۔

وھی تو دیکھا تھا انہیں۔

یاد آنے پر شاہ کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔

دل کہ رھا تھا کہ یہ سب جھوٹ ھے۔

پر وہ آنکھوں دیکھی کو جھٹلا نہیں سکتا تھا۔

اس نے اپنے چکراتے سر کو تھاما تھا۔

کیا ھوا شاہ تم ٹھیک ھو ناں۔۔۔"

حورین کو پریشانی ھوئی تھی۔

وہ اسکے پاس آئی تھی۔

پر شاہ فورا" پیچھے ھٹا تھا۔

کیا ھوا شاہ۔۔سب ٹھیک ھے ناں۔۔۔"

حورین نے اسکا دور ھونا محسوس کیا تھا۔

یہ۔۔یہ عورت۔۔۔یہ تمھاری سگی ماں ھے۔۔۔"

شاہ نے اٹکتے ھوئے پوچھا تھا۔

ھاں یہ میری سگی ماں ھے۔۔کیوں کیا ھوا۔۔۔"

اسکی بات پر شاہ نے تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

ھوا کیا ھے بتاو تو سہی۔۔۔"

حورین نے اسکے بازو پر ھاتھ رکھ کر پوچھا تھا۔

شاہ نے فورا" اسکا ھاتھ جھٹک دیا تھا۔

حورین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

جواب زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا لمبے لمبے سانس لے رھا تھا۔

شاہ۔۔۔تم ٹھیک ھو ناں۔۔۔"

حورین نے اسکے رویے کو اگنور کر کے پوچھا تھا۔

یہ عورت۔۔یہ تمھاری ماں کیسے ھو سکتی ھے حور۔۔۔"

اسکی آواز صدمے سے چور تھی۔

یہ کیا کہہ رھے ھو تم۔۔مجھے سمجھ نہیں آرھا۔۔۔"

وہ کنفیوز ھوئی تھی۔

تم جھوٹ بول رھی ھو ناں یہ تمھاری ماں نہیں ھے ناں

مجھے تنگ کر رھی ھو ناں حور۔۔۔پلیز کہ دو یہ جھوٹ ھے۔۔۔۔"

شاہ نے نیچے سے اٹھ کر اسے گلے لگا کر کہا تھا۔

جبکہ حورین اسکی حرکت پر حیران رہ گئی تھی۔

شاہ نے کبھی اسکے اتنے پاس آنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

یہ کیا بد تمیزی ھے چھوڑو میری بیٹی کو دور ھٹو۔۔۔۔"

جسٹ شٹ اپ۔۔یہ میری حور ھے آپکی کچھ نہیں لگتی سو سٹے آوے۔۔۔۔"

وہ حورین کو اپنے پیچھے کرتے ھوئے چلایا تھا۔

شاہ۔۔کیوں کر رھے ھو ایسا۔۔۔"

حور نے اپنا ھاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔

تم چلو یہاں سے حور ھم یہاں ایک لمحہ نہیں رکیں گے۔۔۔یہ تمھاری امی نہیں ھیں ۔۔ھاں نہیں ھیں یہ۔۔۔ تمھارا اس عورت سے کوئی واسطہ نہیں ھے۔۔۔۔"

شاہ نے اسکے ھاتھ پر اپنی گرفت سخت کی تھی۔
اور کھینچتے ھوئے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

شاہ۔۔۔میری بات تو سنو۔۔۔شاہ۔۔۔۔عامل۔۔۔۔"

پہلی بار اسکے منہ سے اپنا نام سن کر عامل کے قدم رکے تھے۔

یہ میری سگی ماں ھے عامل میں اسکی ھی بیٹی ھوں۔۔۔"

حور نے بھیگی آواز میں کہا تھا۔
عامل کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کے گرا تھا۔

میں حور کو چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔۔"

دل نے دھائی دی تھی۔

پر میں اسے اپنا نہیں سکتا۔۔۔۔"

دماغ کی اپنی بات تھی۔

حور کے ھاتھ پر اسکی گرفت ڈھیلی ھوئی تھی۔

دل کے چیخنے چلانے کی پرواکئے بغیر وہ حورین کا ھاتھ چھوڑ چکا تھا۔

تو یہ طے ھو چکا تھا کہ ایک اور محبت عزت اور انا کے ھاتھوں دم توڑے گی۔

سسکتی ھوئی رہ جائے گی۔

مر جائے گی۔

حورین نے سکتے کی حالت میں اپنے ھاتھ کو دیکھا تھا۔

اور پھر عامل کو جو رخ موڑے کھڑا تھا۔

عامل نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کئے تھے۔

ھوا کیا ھے عامل بتاو تو سہی۔۔۔۔"

حورین کا دل کسی انہونی کے ڈر سے کانپ رھا تھا۔

عامل سپاٹ چہرے کے ساتھ اسکی طرف مڑا تھا۔

میں شمع بائی کی بیٹی کو۔۔۔ایک طوائف کی بیٹی کو جواب دہ نہیں ھوں۔۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

حورین نے بے یقینی سے اپنے منہ پر ھاتھ رکھا تھا۔

آنسو پلکوں کی باڑ پھلانگ کر گرے تھے۔

عامل۔۔۔میری بات سنو۔۔۔ایسا کچھ نہیں ھے۔۔۔"

حورین نے روتے ھوئے کہا تھا۔

کیا تم ایک طوائف کی بیٹی نہیں ھو کہو کہ یہ جھوٹ ھے۔۔۔۔"

وہ اسکا بازو دبوچ کر چیخا تھا۔

میں ھوں انکی بیٹی۔۔۔پر عامل میرا اس دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ھے۔۔پلیز بلیو

می۔۔۔۔"

واو۔۔ایک طوائف کی بیٹی کا کوٹھے سے واسطہ نہیں ھے۔۔۔بیوقوف سمجھ رکھا ھے مجھے۔۔۔۔"

عامل نے اسے پیچھے دھکیل کر کہا تھا۔

عامل میں سچ کہ رھی ھوں میرا کوئی واسطہ نہیں ھے اس سب سے۔۔میں تم سے پیار کرتی ھوں عامل۔۔۔۔"

وہ روتے ھوئے اسکے قریب آئی تھی۔

جسٹ شٹ اپ۔۔بند کرو اپنا یہ پیار کا ڈرامہ۔۔اچھے سے جانتا ھوں میں تم جیسی عورتوں کو تمھیں صرف پیسے سے مطلب ھوتا ھے۔۔۔۔"

ایسا نہیں ھے عامل مجھے کچھ نہیں چاھیئے۔۔۔مجھے بس تمھاری ضرورت ھے۔۔۔پلیز عامل ایسے نہ کرو میرے ساتھ۔۔۔۔"

حورین نے اسکا ھاتھ پکڑا تھا۔

ڈونٹ ٹچ می۔۔۔۔"

وہ اسکا ھاتھ جھٹک کے چیخا تھا۔

عامل ریحان شاہ اتنا گرا پڑا نہیں ھے کہ ایک طوائف زادی کو اپنی عزت بنا لے۔۔۔جس کے باپ تک کا نہیں پتہ۔۔۔۔اور یہ پیار پیار تو پتہ نہیں تم کتنوں کے ساتھ کرتی ھو گی۔۔۔مجھے تو خود سے نفرت ھو رھی ھے کہ میں تمھیں پہچان کیسے نہیں پایا۔۔۔۔"

میں نہیں ھوں طوائف میں حورین فاطمہ ھوں۔۔۔میں تمھاری حور ھوں عامل۔۔۔ھاں یہ سچ ھے کہ میری امی ایک۔۔ایک طوائف ھیں۔۔پر میں نہیں ھوں عامل۔۔۔۔"

وہ ٹوٹ کر روئی تھی۔

وہ جو اسکے ایک آنسو پر تڑپ جاتا تھا۔
آج جیسے پتھر کا ھو گیا تھا۔

طوائف کی بیٹی۔۔طوائف ھی ھوتی ھے۔۔اور طوائفوں سے دل بہلایا جاتا ھے گھر نہیں بسایا جاتا۔۔۔میں تمھاری شکل تک کبھی دیکھنا نہیں چاھتا۔۔۔۔"

عامل نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر نفرت سے کہا تھا۔

حورین کے قدم لڑکھڑائے تھے۔

فضہ بیگم نے اسے کندھوں سے تھاما تھا۔

حورین گرنے کے انداز میں نیچے بیٹھی تھی۔

خوبصورت خواب جب ٹوٹتے ھیں تو ان کی کرچیاں روح کو چھلنی کر جاتی ھیں۔

اور حورین کو تو یہ سزا ملنی ھی تھی۔

آخر اس نے چاھت ھی ایسی کی تھی۔

نادان چاند مانگ بیٹھی تھی۔

اپنی اوقات دیکھے بنا ھی۔

میں تمھارے بنا نہیں جی پاوں گی عامل۔۔۔پلیز مجھے مت توڑو۔۔میں بھت کمزور ھوں مر جاوں گی۔۔۔"

اس نے ایک آس سے اس ھرجائی کی طرف دیکھا تھا۔

تو مر جاو۔۔۔میرا کوئی تعلق نہیں ھے تمھارے جینے مرنے سے۔۔۔ایک منٹ۔۔تم کیوں مرنے لگی۔۔ایک اچھی "رنگین" زندگی ھے تمھاری۔۔وھیں جاو جہاں سے تم آئی ھو جو تمھاری اصل جگہ ھے۔۔۔میری زندگی میں واپس مت آنا۔۔۔بکوز آئی ھیٹ یو۔۔۔۔"

عامل نے اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر تیز آواز میں کہا تھا۔

حورین روتے ھوئے سر جھکا گئی تھی۔

عامل اٹھ کر باھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

حورین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

اور پھر دل کے ھاتھوں مجبور ھو کر اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگی تھی۔

مگر وہ تیزی سے باھر نکل گیا تھا۔

فضہ بیگم نے حورین کو پکڑا تھا۔

چھوڑیں امی وہ جا رہا ہے عامل مجھے چھوڑ کر جا رہا ہے مجھے جانے دیں امی میں اسکے بنا مر جاوں گی۔۔۔۔عامل۔۔میں نہیں ہوں ایسی۔۔میں تمھاری حور ہوں عامل پلیز مت جاو۔۔۔پلیز عامل۔۔۔"

وہ فضہ بیگم کی بازووں میں تڑپتی رہ گئی تھی۔

مگر وہ جا چکا تھا۔

اسکی چیخیں ان سنی کر کے۔

سارے وعدے ساری قسمیں بھلا کر اسے درد دے کر جا چکا تھا۔

امی۔۔اسے بلائیں نہ امی۔۔وہ مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے۔۔۔۔وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے امی۔۔۔عامل۔۔۔پلیز بلیو می عامل۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا عامل۔۔۔آئی لو

یو۔۔۔پلیز واپس آجاو پلیز ز ز۔۔۔میں کیسے یقین دلاوں میں نے کچھ نہیں کیا نہیں ھوں میں طوائف۔۔۔"

وہ اپنے بال نوچتے ھوئے چیخی تھی۔

فضہ بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

اور وہ روتی چلی گئی تھی۔

کیا قصور ھے میرا کیوں ھوتا ھے میرے ساتھ یہ سب کچھ۔۔امی۔۔کیا میں اپنی مرضی سے پیدا ھوئی تھی۔۔کیا میرا کوئی خدا نہیں ھے۔۔۔میں مر کیوں نہیں جاتی۔۔۔"

وہ بکھر گئی تھی۔

سمبھالنے کا وعدہ کرنے والا توڑ کر جا چکا تھا۔

فضہ بیگم بے بسی سے رو رھی تھیں۔

وہ اپنی بیٹی کے لئے کچھ نہیں کر سکتیں تھیں۔

عامل فل سپیڈ میں گاڑی چلائے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہا تھا۔

مگر پھر بھی سامنے کا منظر دھندلا ہوتا جا رہا تھا۔

تھک ہار کر عامل نے گاڑی روکی تھی۔

اور زور زور سے اسٹئیرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے چیخا تھا۔

کیوں کیا حور کیوں کیا ایسا۔۔کیوں۔۔۔ "

وہ اپنے ہاتھوں میں سر گرائے روتا چلا گیا تھا۔

میں کیسے رہوں گا تمھارے بنا۔۔۔کیوں دھوکہ دیا مجھے حور کیوں۔۔۔"

وہ ٹوٹ گیا تھا۔

ٹوٹ تو وہ بھی گئی تھی۔

مر گئی تھی۔

بہت دیر بعد حورین فضہ بیگم کے حصار سے نکل کر سائیڈ پر ہوئی تھی۔

فضہ بیگم اسکے لئے پانی لینے گئی تھیں۔

تبھی دروازے سے کچھ محلے کی خواتین اندر آئی تھیں۔

حورین نے گھٹنوں سے سر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

کہاں چھپی ھے تمھاری ماں باھر بلاو اسے۔۔۔"

پڑوس کی ایک ادھیڑ عمر عورت نے کہا تھا۔

کیا بات ھے باجی آپ سب یہاں۔۔۔"

فضہ بیگم نے باھر آتے ھوئے پوچھا تھا۔

اللہ ناں کرے جو میں تم جیسی بازارو عورت کی باجی کہلاوں۔۔۔ارے میں کہتی ھوں تمھیں شرم نہیں آتی ایک طوائف زادی ھو کر شریفوں کے محلے میں رھتے ھوئے۔۔۔وہ تو شکر ھے میں نے اس لڑکے کی باتیں سن لیں جو ابھی تمھارے گھر میں چیخ رھا تھا ورنہ تو ھمیں کبھی پتہ ناں چلتا کہ تمھاری اور تمھاری بیٹی کی اصلیت کیا ھے۔۔۔اگر اپنی خیریت چاھتی ھو تو ایک گھنٹے کے اندر اندر یہاں سے چلی جاو ورنہ دھکے دے کر اپنے محلے سے نکالیں گے سمجھی۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے سر جھکا کر انکی باتیں سنی تھیں۔

سب خواتین اپنی اپنی بھڑاس نکال کر واپس لوٹ گئی تھیں۔

حورین نے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا تھا۔

جو ابھی تک سر جھکائے روئے جا رھی تھیں۔

حورین نے اپنے آنسو صاف کئے تھے۔

اور اٹھی تھی۔

سامان پیک کریں امی۔۔۔ یہاں سے چلتے ھیں۔۔۔"

حورین نے انکے آنسو صاف کر کے کہا تھا۔

تم۔۔ تم فکر ناں کرو۔۔ ھم کسی ایسی جگہ چلیں گے جہاں ھمیں کوئی ناں جانتا ھو۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسے تسلی دی تھی۔

اب ھم وھاں جائیں گے جو ھماری جگہ ھے۔۔جہاں کوئی طعنے نہیں مارے گا اور نکالے گا بھی نہیں۔۔۔"

تم پاگل ھو گئی ھو۔۔میں ھر گز بھی تمھیں اس غلاظت میں لے کر نہیں جاوں گی یہ تم نے سوچا بھی کیسے۔۔۔"

فضہ بیگم اسکی باتوں کا مطلب سمجھ کر تڑپ اٹھیں تھیں۔

بھت بھاگی ھوں میں امی۔۔لیکن اب اور نہیں۔۔میری منزل کوٹھے سے شروع ھو کر کوٹھے پر ھی ختم ھوتی ھے۔۔۔آخر ناجائز جو ٹھہری۔۔۔"

تم ناجائز نہیں ھو حورین۔۔۔میں نے نکاح کیا تھا تمھارے باپ سے۔۔۔"

کیافائدہ ھوا آپکوان سے نکاح کرنے کا۔۔وہ شخص آپکو آپکا حق نہیں دلا سکا امی۔۔اسکے مرنے کے بعد اسکے باپ نے آپکو گھر سے نکال دیا جائز ھوتے ھوئے بھی میں نے ساری زندگی لوگوں کے طعنے سنتے گزاری ھے۔۔۔اس سے بھتر تھا کہ میں ناجائز ھی ھوتی وہ گھٹیا شخص آپکی زندگی میں ناں آیا ھوتا۔۔۔۔"

حورین نے چیخ کر کہا تھا۔
اور فضہ بیگم کا ھاتھ اٹھ گیا تھا۔

حورین نے اپنے گال پر ھاتھ رکھے سپاٹ چہرے کے ساتھ انہیں دیکھا تھا۔

اس شریف زادے کے خلاف آپ کچھ نہیں سن سکتیں ناں۔۔۔ٹھیک ھے۔۔تو چلیئے ۔۔۔شریفوں کے خون کو کوٹھے کی گلیوں میں رولتے ھیں۔۔۔میں بھی تو وہ گلیاں دیکھوں جن کی میں مکین ٹھہری۔۔۔جو میرے نام سے منسوب ھوئیں وھاں سے تو میں

کبھی گزری ھی نہیں۔۔۔اب اپنی اصلی دنیا میں چلتے ھیں۔۔۔یہ شریف زادوں کی دنیا ھے ھماری نہیں۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں کہتی اندر بڑھ گئی تھی۔

فضہ بیگم نے اسے جاتے ھوئے دیکھا تھا۔

رمشا۔۔جاواریب کو جگا کر آوا بھی تک سو رھا ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے ناشتہ لگواتے ھوئے کہا تھا۔

جی مما جانی۔۔۔"

رمشااریب کے کمرے کی طرف گئی تھی۔

اریب کشن سینے سے لگائے مزے سے سو رھا تھا۔

اریب۔۔اٹھ جاو۔۔۔اریب۔۔۔اریب اب اٹھ بھی جاو۔۔۔"

رمشانے اسے آوازیں لگائیں تھیں۔

مگر بے سود۔

وہ ٹس سے مس نہیں ھوا تھا۔

وہ تو مردوں سے شرط لگا کر سونے کا عادی تھا۔

اریب۔۔۔اریب اٹھو ناں۔۔۔"

رمشانے اسکا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا تھا۔

اریب نے ذرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔

اور مسکراتے ھوئے اٹھا تھا۔

صبح اٹھتے ھی محبوب کا دیدار ھوا تھا اس سے حسین صبح اس کے لئے ھو ھی نہیں سکتی تھی۔

کھڑی کیوں ھو۔۔ بیٹھو۔۔۔"

اریب نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

میں یہاں بیٹھتے نہیں آئی تمھیں جگانے آئی تھی۔۔۔ آجاو پھر ناشتہ کرتے ھیں ساتھ۔۔۔"

رمشا نے فورا" کہا تھا۔

ارے یار بیٹھو تو سہی میں تمھیں کھا تھوڑی جاوں گا۔۔۔"

اریب نے اسکا ھاتھ پکڑ کر اسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔

اریب کیا کر رھے ھو چھوڑو مجھے جانا ھے۔۔۔"

رمشا نے اپنا ھاتھ چھڑانے کی کوشش کی تھی۔

تم مجھ سے شرما رھی ھو۔۔۔ڈونٹ ٹیل می کہ ایسا ھی ھے۔۔۔۔"

اریب نے اسکے لال ھوتے گالوں کو دیکھ کر کہا تھا۔

نن۔۔ نہیں۔۔ایسا تو کچھ نہیں ھے۔۔۔۔"

رمشا نے نیچے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

تو پھر کیا خیال ھے۔۔ تمھیں ھمیشہ کیلئے چاچو سے مانگ لوں۔۔۔۔"

اریب نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔

رمشا نے فورا" پیچھے ھو کر حیرت سے اسے دیکھا تھا۔
جو مسکرا کر اسکے چہرے کا اڑا رنگ دیکھ رھا تھا۔

بولو ناں خاموش کیوں ھو گئی۔۔۔ مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا رمشا اپنا ھاتھ چھڑا کر باھر بھاگی تھی۔

جواب تو دیتی جاو۔۔۔۔"

اریب نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

رمشااس کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی اور سامنے سے آتی انشاء سے بری طرح ٹکرائی تھی۔

کیاھوا سونامی آگئی ھے کیا۔۔۔"

انشاء نے اپنا ناک دباتے ھوئے کہا تھا۔

ھاں۔۔ نہیں۔۔ کچھ نہیں سوری۔۔۔"

رمشا نے ھڑ بڑاتے ھوئے کہا تھا۔

اور اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی۔

اسد تو باھر گیا ھے پھر اس نے کونسا بھوت دیکھ لیا۔۔۔ناک توڑ دیا میرا۔۔۔"

انشاء نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

اور کچن کی طرف گئی تھی۔

آخر اسنے آج اسد کیلئے ایک سرپرائیز پلین کیا تھا۔
جس کے بعد زلزلہ آنے کے کافی امکان تھے۔

کہاں جا رھے ھو عامل۔۔۔"

میٹنگ ختم ھوتے ھی اسے افراتفری میں آفس سے باھر جاتا دیکھ کر ریحان شاہ نے پوچھا تھا۔

باباوہ۔۔بابامجھے دوست کے پاس جاناھے کچھ مسئلہ ھوگیاھے اسکے ساتھ۔۔۔"

عامل نے بہانہ گھڑا تھا۔

عامل۔۔تم ٹھیک ھوناں بیٹا۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسکے کندھے پر ھاتھ رکھ کر پوچھا تھا۔

عامل نے گہری سانس خارج کی تھی۔

ایم فائن بابا۔۔۔"

اس نے ھلکاسا مسکرا کر کہا تھا۔

اپنی پریشانی حل کر لو۔۔ تم مجھے پریشان اچھے نہیں لگتے۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسے گلے لگا کر کہا تھا۔

میں جو کر رہا ھوں وہ ٹھیک ھے پلیز مجھے کبھی غلط مت سمجھیئے گا بابا۔۔۔"

عامل نے ان سے الگ ھو کر کہا تھا۔

مجھے تم پر یقین ھے میری جان۔۔۔عامل ریحان شاہ ایک بہت اچھا بیٹا ھے۔۔۔"

ریحان شاہ نے مسکرا کر کہا تھا۔

عامل بھی مسکراتے ھوئے انہیں خدا حافظ کہہ کر باھر نکل گیا تھا۔

فضہ بیگم کی کال کی وجہ سے وہ بہت تیز ڈرائیو کر کے وہاں پہنچا تھا۔

کیا ھوا وہ ٹھیک تو ھے ناں۔۔۔"

عامل نے اسکے دروازے کے پاس کھڑی فضہ بیگم سے پوچھا تھا۔

پتہ نہیں بیٹا کل سے دروازہ ھی نہیں کھولا اس نے اور کچھ کھایا پیا بھی نہیں ھے۔۔۔میں نے بہت کوشش کی لیکن وہ میری بات نہیں سن رھی۔۔۔اپنی بات منوائے بنا وہ نہیں مانے گی۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے پریشانی سے کہا تھا۔

آپ فکر ناں کریں میں دیکھتا ھوں اسے۔۔۔"

عامل نے انہیں تسلی دیتے ھوئے دروازے پر دستک دی تھی۔

پھر اس نے اپنی جیب سے چابی نکال کر دروازہ کھولا تھا۔

حسن جہاں کے کمرے کی ڈپلیکیٹ چابی عامل کے پاس ھوتی تھی۔

عامل کے اندر جانے پر فضہ بیگم کو بھی کچھ تسلی ھوئی تھی۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑے ھو کر باھر دیکھ رھی تھی۔

عامل نے اسے اپنی طرف گھما کر گلے لگایا تھا۔

میری جان نکال دی تم نے یار۔۔کیوں کرتی ھو ایسا۔۔۔"

عامل کے لہجے کی بے چینی وہ اچھی طرح محسوس کر سکتی تھی۔

تم ٹھیک ھوناں۔۔۔"

عامل نے اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لے کر پوچھا تھا۔

حورین نے دھیرے سے اسکے ھاتھ اپنے چہرے سے ھٹائے تھے۔

اور رخ موڑ گئی تھی۔

بس کر دو یار پلیز۔۔۔ایک بار میرا ھاتھ تھام لو میں ساری بری یادیں مٹا دوں گا۔۔۔"

عامل نے اسکے سامنے آ کر کہا تھا۔

میرے ھاتھوں کی لکیروں میں تمھارا ھونا نہیں لکھا۔۔۔۔"

اس نے اپنا ھاتھ دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

میں نئی لکیریں کھینچ دوں گا۔۔۔"

عامل نے اسکا ھاتھ تھام کر کہا تھا۔

نئی لکیروں کی نہیں نئے ھاتھ کی ضرورت ھے تمھیں۔۔۔اپنے جیسی کوئی شریف جا کر ڈھونڈو۔۔۔"

حورین نے اپنا ھاتھ چھڑایا تھا۔

مجھے صرف تم چاھیئے ھو۔۔مجھے میری حور کی ضرورت ھے۔۔۔۔"

حور نہیں ھوں میں۔۔۔ حسن جہاں ھوں۔۔۔ایک طوائف۔۔"

حورین نے تلخی سے کہا تھا۔

حور پلیز اسٹاپ اٹ۔۔۔"

وہ بے بس ھوا تھا۔

میرے رونے پر چیخنے چلانے پر تم رکے تھے جو میں رک جاوں۔۔۔"

اس نے تیز آواز میں کہا تھا۔

ایم سوری یار ایم سوری۔۔ معافی مانگ تو رھا ھوں میں۔۔۔"

مت مانگو معافی۔۔۔ مجھے ضرورت نہیں ھے تمھاری معافی کی۔۔۔ بلکہ معافی میں مانگتی ھوں۔۔ ھاتھ جوڑتی ھوں میں پلیز یہاں مت آیا کرو عامل۔۔۔"

حورین نے ھاتھ جوڑ کر کہا تھا۔

نہیں آوں گا یہاں۔۔بس ایک بار ھمارا نکاح ھو جائے پھر ناں تم آو گی ناں میں۔۔۔"

عامل نے اسکے جڑے ھاتھ پکڑ کر کہا تھا۔

میں تم سے نکاح کبھی نہیں کروں گی۔۔ کبھی نہیں۔۔۔میری زندگی ھے میری مرضی جیسے چاھے گزاروں۔۔تم یہاں سے دفعہ ھو جاو اور واپس کبھی مت آنا۔۔۔جان چھوڑ دو میری۔۔۔"

وہ پھٹ پڑی تھی۔

نکاح تو میں تم سے کر کے رھوں گا چاھے کچھ بھی ھو جائے۔۔۔"

عامل نے اسکا بازو دبوچ کر کہا تھا۔

میں بھی دیکھتی ھوں کیسے کرتے ھو نکاح۔۔باپ کا مال سمجھ رکھا ھے کیا جو اپنی مرضی کروگے۔۔۔میں حورین نہیں ھو جو تمھاری بات مان لوں گی میں حسن جہاں ھو۔۔۔اگر تم نے زبردستی کی تو ایک لمحہ نہیں لگاوں گی اپنی جان لینے میں۔۔۔"

حورین نے اسے پیچھے دھکیل کر کہا تھا۔

تمھیں آنٹی کا بھی خیال نہیں ھے۔۔ان کے بارے میں تو سوچو کیا گزرتی ھو گی ان پر تمھاری یہ حرکتیں دیکھ کر۔۔۔"

عامل نے اسے بلیک میل کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

میں نے آج تک جو بھی سہا ھے ناں امی کی وجہ سے ھی سہا ھے۔۔۔جائز ھوتے ھوئے بھی ناجائزوں والی ذندگی گزاری ھے میں نے۔۔کیوں کروں میں انکا خیال۔۔بولو۔۔۔"

حورین نے اسکا گریبان پکڑ کے کہا تھا۔

حور میری جان پلیز سمجھنے کی کوشش کرو آنٹی تم سے بہت پیار کرتی ھیں۔۔میں تم سے بہت پیار کرتا ھوں۔۔ایک بار ھمارا نکاح ھو جائے پھر سب ٹھیک ھو جائے گا۔۔۔"

ٹکرے ٹکرے کر دو۔۔چاھے تو عزت کو تار تار کر دو۔۔مگر حسن جہاں نکاح نہیں کرے گی۔۔مرتے دم تک نہیں۔۔۔"

حورین نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ھوئے کہا اور رخ موڑ گئی تھی۔

عامل تھکے ھوئے انداز میں بیڈ پر بیٹھا تھا۔

پاس ھی بیڈ پر اسکا دوپٹہ پڑا تھا۔

عامل نے اسکا دوپٹہ اٹھا کر اسے پہنایا اور کھینچتے ھوئے باھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

وہ بھی بے جان گڑیا کی طرح کھنچتی چلی گئی تھی۔

اسد کتنی دیر کر دی تم نے۔۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے اندر آتا دیکھ کر کہا تھا۔

سوری امی۔۔ جاگنگ کرنے کے بعد ایسے ھی پارک میں بیٹھ گیا تھا میں ابھی فریش ھو کر آتا ھوں۔۔۔"

اسد نے مسکرا کر کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

انشاء کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ آئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ھی اسد نے زور زور سے آوازیں دیں تھیں۔

بڑا آیا تھا منہ لگنے والا اب پتہ چلے گا انشاء کیا چیز ھے۔۔۔"

اس نے مسکراتے ھوئے کہا تھا اور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

امی آپ رکیں میں دیکھتا ھوں۔۔۔"

اقراء بیگم کو منع کر کے اریب اسد کے کمرے میں گیا تھا۔

کیا ھوا بڈی سب ٹھیک ھے ناں۔۔۔"

اریب نے واش روم کا دروازہ بجایا تھا۔

یخ۔۔اتنی گندی بدبو۔۔یہ سمیل مجھے مار دے گی اریب پلیز ھیلپ می۔۔۔"

اسد چیخا تھا۔

کس چیز کی سمیل کیا ھے اندر۔۔۔"

اریب پریشان ھوا تھا۔

میرے واش روم میں پانی نہیں آرھا پلیز جا کر دیکھ کیا مسئلہ ھے۔۔۔"

اسد کے کہنے پر اریب فورا" باھر نکلا تھا۔

اور جا کے پانی کی فٹنگ چیک کی تھی۔

اسد کے واش روم کی طرف جانے والا پائپ بند کر دیا تھا کسی نے۔

اور اس کسی کو اریب اچھے سے جانتا تھا۔

اریب نے فورا" پانی کھولا تھا۔

اور اسد کے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔

اریب مجھے شیمپو لا کر دے۔۔۔"

اسد پھر سے چیخا تھا۔

کیا۔۔ تیرے واش روم میں شیمپو نہیں ھے۔۔۔"

اریب حیران ھوا تھا۔

اریب میں مر جاوں گا جلدی جا۔۔۔"

وہ بس رو دینے کو تھا۔

اریب نے اپنے واش روم سے شیمپو لا کر اسے دی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ باھر نکلا تھا۔

کیا ھوا تھا بڈی کس چیز کی سمیل تھی واش روم میں۔۔۔"

اریب نے اسے باھر نکلتے دیکھ پوچھا تھا۔

یہ انشاء نے ھی کیا ھے آج میں اسے چھوڑوں گا نہیں اس کے چوتھے کی بریانی کھانے کیلئے تیار ھو جا اریب۔۔۔"

اسد ٹاول بیڈ پر پھینکتا باھر نکلا تھا۔

بڑی ھوا کیا ھے اب کیا کر دیا اس نے۔۔"

اریب اس کے پیچھے آیا تھا۔

انشاء۔۔انشاء کہاں ھو۔۔آج تمھاری موت میرے ھی ھاتھوں ھو گی باھر نکلو۔۔۔"

وہ غصے میں اسے پکارتا ھوا نیچے آیا تھا۔

کیا ھوا اسد اب کیا کر دیا میری بچی نے۔۔۔"

اقراء بیگم اسکے غصے سے ھی سمجھ گئی تھیں کہ انشاء نے پھر سے کوئی شرارت کی ھے۔

اگر وہ بچی ھے تو پھر مجھے بیچ آئے آپ۔۔آپکی لاڈلی بچی نے میری شیمپو کی بوتل خالی کر کے اس میں انڈے ڈال دیئے اور میرے واش روم کا پانی بند کر دیا۔۔۔ابھی موت کے منہ سے واپس آیا ھوں میں۔۔یخ اتنی گندی سمیل تھی۔۔۔۔"

اسد نے جھرجھری لی تھی۔

اریب اور اقراء بیگم اپنے ھنسی چھپانے کیلئے رخ موڑ گئے تھے۔

ھنس لیں۔۔ھنس لیں آپ دونوں کیونکہ ابھی آپ اسکے مرنے پر رونے والے ھیں۔۔۔"

انہیں ھنستا دیکھ وہ مزید آگ بگولہ ھوا تھا۔

اور انشاء کے کمرے کی طرف گیا تھا۔

انشاء کانوں پر ھیڈ فون لگائے مزے سے اپنی فتح کا جشن منانے میں مصروف تھی۔

اسد اسکے کمرے کا دروازہ لاک کر کے اسکی طرف آیا تھا۔
اور اسکے ھیڈ فون اتار کر دور پھینکے تھے۔

یہ کیا بد تمیزی ھے۔۔۔"

وہ اسے دیکھ کر بھڑکی تھی۔

اچھاا۔۔بد تمیزی۔۔۔جو تم نے کیا وہ کونسی تمیز کے دائرے میں آتا ھے مس انشاء افنان شاہ۔۔۔"

اسد نے اسکا بازو دبوچے چبا چبا کر کہا تھا۔

مجھ سے دور رھو اسد ورنہ میں مما جانی کو آواز دے دوں گی۔۔۔"

انشاء نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی تھی۔

دورازہ لاک ھے کوئی اندر نہیں آسکتا۔۔۔"

اسد نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

اسکی لال انگارہ ھوتی آنکھوں سے انشاء کو خوف آیا تھا۔

مما۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اقراء بیگم کو آواز دیتی اسد نے اسکے منہ پر ھاتھ رکھ کر اسے دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔

کوئی نہیں آئے گا جب تک میں ناں چاہوں۔۔۔"

اسد اسکے بہت قریب کھڑا تھا۔

انشاء کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔

وہ اور اسد تو ہمیشہ ہی لڑتے رہتے تھے۔

مگر اسد نے اس طرح کبھی ری ایکٹ نہیں کیا تھا۔

سوری بولو۔۔"

اسد نے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹا کر کہا تھا۔

انشاء نے فورا" نفی میں سر ہلایا تھا۔

ٹھیک ھے مت بولو سوری۔۔وہ بدبو اپنے اندر اتارو جس سے تم نے مجھے اذیت دی ھے۔۔۔"

اسد نے غصے میں کہا اور اسے اپنے گلے لگایا تھا۔

انشاء کی سانسیں اٹک گئی تھیں۔

اس نے پیچھے ھٹنے کی کوشش کی پر اسد نے اپنی گرفت مظبوط کی تھی۔

اسد پلیز۔۔۔"

انشاء رونے لگی تھی۔

اسد تو اسکی قربت میں ھی کھو گیا تھا۔

وہ دشمن اول تھی۔

پر اب دشمن جاں لگ رھی تھی۔

اسکی گرفت خود بخود نرم ھوتی چلی گئی تھی۔

انشاء نے اسکی گرفت ڈھیلی ھونے پر اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔

دور رھو مجھ سے تم اتنی گھٹیا حرکت کر سکتے ھو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔"

انشاء کے چیخنے پر وہ ھوش میں آیا تھا۔

انشاء۔۔ایم۔۔ایم سوری۔۔۔"

جسٹ شٹ اپ اینڈ گیٹ آوٹ۔۔۔۔"

وہ پیچھے ھوتے چلائی تھی۔

انشاء میری بات تو سنو۔۔۔"

وہ پہلی بار اسکے سامنے بے بس ھوا تھا۔

اگر تم یہاں سے نہیں گئے تو میں مما جانی اور بڑے پاپا کو سب کچھ بتا دوں گی۔۔۔ نکلو یہاں سے۔۔۔"

اس نے دھمکی دی تھی۔

ایم سوری۔۔۔"

وہ اس پر ایک نظر ڈالتا دروازہ کھول کر باھر نکل گیا تھا۔

انشاء ھاتھوں میں چہرہ چھپائے رو دی تھی۔

عامل اسے اپنے فارم ھاوس لے آیا تھا۔

وہ کھانا کھا کر سو گئی تھی۔

شام ھو رھی تھی تبھی وہ اپنے بال سمیٹتی کمرے سے باھر آئی تھی۔
عامل لاونج میں بیٹھا تھا۔

تم نے مجھے نیند کی دوائی دی تھی۔۔۔"

وہ اسکے سامنے آ بیٹھی تھی۔

ھاں۔۔ تمھارا دماغ جگہ پر نہیں تھا اس لئے۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

تمھاری بات میں اب بھی نہیں ماننے والی۔۔۔"

حورین نے نارمل لہجے میں کہا تھا۔

حور ضد مت کرو۔۔۔"

عامل نے اسے پھر سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

میں اب بھی وھی ھوں جس کے باپ کا نہیں پتہ۔۔۔"

اس نے خود کا مذاق اڑاتے ھوئے کہا تھا۔

مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا حور۔۔ میرے لئے تم زیادہ ضروری ھو۔۔۔"

دو سال پہلے تو تمھیں فرق پڑتا تھا۔۔۔ تم اتنے گرے پڑے نہیں تھے کہ ایک طوائف زادی کو اپنی عزت بنالو۔۔ پھر آج کیا ھو گیا تمھیں۔۔۔"

حورین نے اس کے کہے الفاظ دھرائے تھے۔

ایم سوری۔۔ مجھے غصہ آگیا تھا اس دن۔۔۔"

تمھیں غصہ آگیا تھا عامل۔۔ لیکن تمھیں پتہ ھے مجھے تم پر غصہ بھی نہیں آیا۔۔۔ تم سے نفرت کے سوا کچھ محسوس ھی نہیں ھوتا مجھے۔۔۔۔"

تم مجھ سے نفرت نہیں کر سکتی کیونکہ تم مجھ سے پیار کرتی ھو۔۔۔ میں تمھارا شاہ ھوں۔۔۔ پلیز حور مجھے معاف کر دو۔۔۔"

وہ اسکے قدموں میں آ بیٹھا تھا۔

میں فضول باتوں پر غور نہیں کرتی۔۔کل میرے جزبات بے معنی تھی آج تمھارے لفظوں کا کوئی مول نہیں ھے۔۔اسے مکافات عمل کہتے ھیں مسٹر عامل ریحان شاہ۔۔۔"

یار تم میری بات کیوں نہیں سمجھ رھی میں نہیں دیکھ سکتا تمھیں اس جگہ تمھیں میرے ساتھ جو کرنا ھے کرو۔۔پر پلیز میری ھو جاو۔۔۔پلیز حور مجھ سے شادی کر لو۔۔۔"

عامل نے منت کی تھی۔

مجھے واپس جانا ھے۔۔۔"

حورین نے اسکے چہرے سے نظر ھٹا کر کہا تھا۔

میری بکواس تمھاری سمجھ میں کیوں نہیں آرھی۔۔۔"

وہ کھڑے ھو کر دھاڑا تھا۔

مجھے شریفوں کی زبان سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ میں ناجائز ھوں کسی کی عیاشیوں کا نتیجہ ھوں اس لئے۔۔۔"

عامل کے تھپڑ پڑنے پر اسکے باقی کے الفاظ منہ میں ھی رہ گئے تھے۔

وہ کرسی پر جا گری تھی۔

ھونٹ بھی سائیڈ سے پھٹ گیا تھا۔

اپنے ھاتھوں سے تمھاری جان لے لوں گا اگر اس طرح کی بکواس پھر سے کی تو۔۔۔"

عامل نے اسکا چہرہ دبوچ کے کہا تھا۔

یہ بکواس میری زندگی کا سچ ھے میری کوئی شناخت نہیں۔۔۔"

وہ اسے پیچھے دھکیل کر چیخی تھی۔

حورین عامل شاہ ھو تم۔۔یہ شناخت ھے تمھاری۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

میں اپنی قبر پر تمھارا سایہ بھی برداشت ناں کروں نام جوڑنا تو دور کی بات ھے۔۔۔"

اس نے نفرت سے کہا تھا۔

پرسوں نکاح ھے ھمارا تیار رھنا۔۔میں بھی دیکھتا ھوں تم نکاح کیسے نہیں کرتی بہت برداشت کرلی تمھاری من مانی۔۔۔"

عامل نے اسکے قریب ھو کر سرد لہجے میں کہا تھا۔

میں بھی دیکھتی ھوں کیا کرتے ھو تم۔۔۔تم جیسے کمینے سے نمٹنا مجھے اچھے سے آتا ھے۔۔۔"

حورین نے دو قدم پیچھے ھو کر کہا تھا۔

عامل کا غصہ فورا" ختم ھوا تھا۔

اور اسکے چہرے پر مسکراھٹ آئی تھی۔

یار تم بس خدا کیلئے اپنی لینگویج ٹھیک کرو باقی سب میں دیکھ لوں گا۔۔۔"

عامل نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

بھاڑ میں جاو ذلیل کمینے کہیں کے۔۔۔"

عامل کی مسکراھٹ اسے مزید تپا گئی تھی۔
عامل نے دلچسپی سے اسکے لال ھوتے چہرے کو دیکھا تھا۔

کیسا ھو گا وہ لمحہ جب تم میری ھو جاو گی۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے سوچا تھا۔
حورین پیر پٹختی کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

اچھا مجھے اپنا زخم تو دیکھنے دو۔۔ سوری پھر سے ھاتھ نہیں اٹھاوں گا۔۔۔ جانم سنو تو۔۔۔"

عامل اپنی مسکراھٹ دباتا اسکے پیچھے آیا تھا۔

مگر وہ کمرے کا دروازہ زور سے بند کر گئی تھی۔

بڑی بدزبان جانم سے دل لگا بیٹھے عامل ریحان شاہ۔۔ بھگتو اب۔۔۔"

اسنے بند دروازے کو دیکھتے سوچا تھا۔

"کمینا"

اس کا دیا لقب یاد کر کے وہ پھر سے مسکرایا تھا۔

انشاء پورا دن کمرے سے نہیں نکلی تھی۔

اقراء بیگم کے پوچھنے پر اس نے سر درد کا بہانہ بنایا تھا۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے۔

وہ پانی پینے کچن میں آئی تھی۔

فریج سے پانی کی بوتل نکال کر اس نے حسب معمول ھونٹوں سے لگائی تھی۔

دو مسکراتی آنکھوں نے دلچسپی سے وہ منظر دیکھا تھا۔

وہ بوتل رکھ کر جیسے ھی پلٹی وہ سینے پر بازو باندھے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

انشاء خاموشی سے اسکے سائیڈ سے گزری تھی۔

اسد نے فورا" اسکی کلائی تھامی تھی۔

ڈونٹ ٹچ می اسد۔۔۔"

انشاء نے جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑوائی تھی۔

انشاء یار بات تو سنو۔۔۔"

اسد نے اسکا راستہ روکا تھا۔

اسد مجھے جانے دو ورنہ۔۔ورنہ میں شور مچادوں گی۔۔"

اس نے دھمکی دی تھی۔

کیا میں اتنا بے اعتبار ھو گیا ھوں کہ تمھیں مجھ سے بچنے کیلئے دوسروں کی ضرورت ھے۔۔۔"

اسد نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

اپنی صبح کی حرکت کو سوچو پھر پتہ چلے گا تم کیا ھو۔۔۔"

انشاء نے غصے میں کہا تھا۔

ایم سوری۔۔ایم رئیلی سوری انشاء۔۔۔وہ سب۔۔پتہ نہیں کیسے ھو گیا ایم سوری۔۔۔"

وہ سچ میں شرمندہ تھا۔

انشاء نے حیرت سے اپنے سامنے سر جھکا کر کھڑے اسدریحان شاہ کو دیکھا تھا۔

جو کبھی معافی نہیں مانگتا تھا۔

پھر سے ایسا نہیں کرو گے۔۔۔"

وہ اسے معاف کرنے پر رضامند ھوئی تھی۔

تم۔۔تم نے سچ میں مجھے معاف کیا۔۔۔"

اسد نے اسکے قریب ہو کر پوچھا تھا۔

پہلے تو دور ہٹو۔۔۔اور پھر سے کبھی میرے پاس مت آنا۔۔۔"

انشاء کے کہنے پر وہ فورا" دو قدم پیچھے ہوا تھا۔

ایم سوری اگین۔۔۔"

اسد نے کان پکڑے تھے۔

ٹھیک ہے۔۔اب اتنا بھی شرمندہ مت ہو کہ اوور لگنے لگو۔۔۔اور میری نظر میں تم ہمیشہ غنڈے، موالی، ڈھیٹ ہی رہو گے سمجھے۔۔۔۔"

انشاء نے آئی بروا چکا کر کہا اور اس کے سائیڈ سے نکل گئی تھی۔

اسد نے ھنستے ھوئے اسے جاتے دیکھا تھا۔

تم مجھ سے چھپ کیوں رھی ھو۔۔"

اریب کی آواز پر وہ اچھل کر سائیڈ میں ھوئی تھی۔

نن نہیں۔۔ایسی۔۔ایسی تو کوئی بات نہیں ھے۔۔۔"

رمشا نے گھبراتے ھوئے کہا تھا۔

کم اون رمشا۔۔میں نے ایسا کیا کہ دیا کہ تمھارا شرمانا ھی ختم نہیں ھو رھا۔۔۔"

اسکے لال ھوتے گالوں کو دیکھ کر اریب نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا۔

میں۔۔شر۔۔شرما تو نہیں رھی۔۔۔"

رمشا نے فورا"اپنے گالوں پر ھاتھ رکھے تھے۔

اچھاا۔۔تو تمھارے چیکس (گال) اتنے ریڈ کیوں ھو رھے ھیں۔۔۔"

اریب نے اسکے ھاتھ ھٹا کر کہا تھا۔

رمشا پہلے ھی گھبرا رھی تھی۔
مگر اب تو اسکی جان ھوا ھونے لگی تھی۔

اریب اسکے ھاتھ اپنے ھاتھوں میں لے کر سکون سے کھڑا تھا۔

کک۔۔کوئی آجائے گا۔۔"

رمشا نے کچن کے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

اور اس پل کو کوسا تھا جب وہ چائے بنانے کچن میں آئی تھی۔

تم نے جواب نہیں دیا تھا میرے سوال کا۔۔پہلے جواب۔۔پھر رھائی۔۔۔"

اریب نے اسکی حالت سے لطف اندوز ھوتے ھوئے کہا تھا۔

مم۔۔مجھے کیا پتہ۔۔بابا سے پوچھو تم۔۔۔"

رمشا نے اسے دیکھے بغیر کہا تھا۔

"واٹ"۔۔۔میں چاچو سے یہ پوچھوں کہ کیا وہ مجھ سے شادی کریں گے۔۔۔ تمھیں نہیں لگتا یہ سوال کچھ مضحکہ خیز لگے گا۔۔۔"

اریب نے اپنی مسکراہٹ دباتے کہا تھا۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔"

رمشا نے فورا"اسکی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

تو اسکا مطلب تمھاری طرف سے ھاں ھے۔۔۔"

اریب نے اسکی بات کو الگ رنگ دیا تھا۔

میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔"

رمشا نے خفگی سے کہا تھا۔

اسے پتہ تھا اریب اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا ھے۔

تو کیا کہنا چاھتی ھو میری جان۔۔"

اریب نے ذرا سا اسکی طرف جھکتے ھوئے پوچھا تھا۔

اور وہ اسکی بے باکی پر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھے جا رھی تھی۔

تم بہت۔۔۔بے شرم ھو۔۔"

رمشا نے پیچھے کو کھسکتے کہا تھا۔

بلکل غلط ڈارلنگ۔۔۔بے شرمی تو میں شادی کے بعد دکھاوں گا۔۔ابھی تو میں بہت شریف اور معصوم ھوں۔۔۔"

اریب نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا تھا۔

اسکی شریف اور معصوم والی بات پر رمشا نے اپنے ھاتھوں کو دیکھا تھا۔

جو ابھی بھی اسکے ھاتھ میں تھے۔

اریب چھوڑو ناں۔۔۔"

رمشا نے اپنے ھاتھ کھینچے تھے۔

پر مقابل نے اپنی گرفت سخت کی تھی۔

پہلے جواب۔۔"

اریب سنجیدہ ھوا تھا۔

ٹھیک ھے تم بابا سے بات کر لو مجھے مسئلہ نہیں ھے۔۔۔"

رمشا نے جان چھڑانے کو کہا تھا۔

مطلب تم مجھ سے پیار کرتی ھو۔۔"

اریب نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

اب یہ کیا بات ھوئی۔۔"

وہ سچ میں تپ گئی تھی اسکی نرالی منطق پر۔

تو کیا نہیں کرتی۔۔۔"

اریب کے مسکاتے لب سکڑے تھے۔

اریب تم مجھے تنگ کر رہے ہو۔۔۔"

میں نہیں تم مجھے تنگ کر رہی ہو۔۔میں تم سے پیار کرتا ہوں۔۔سے دیٹ یو لو می۔۔۔"

میں ایسا کچھ محسوس نہیں کرتی اریب۔۔۔"

دل میں اٹھتے میٹھے جزبوں کو اس نے اریب کی من مانی دیکھنے کے بعد کہیں دبا دیا تھا۔

تو محسوس کرو رمشا افنان شاہ۔۔۔"

وہ اسکے قریب ہوا تھا۔

اریب تم زبردستی کر رہے ہو۔۔۔"

رمشا نے احتجاج کیا تھا۔

میں نے ابھی زبردستی کی ہی کہاں ہے رمشا۔۔۔ میں اپنی بیسٹ فرینڈ اور اپنی محبت کے ساتھ بلکل بھی زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے۔۔ تم سہہ نہیں پاو گی۔۔۔"

اریب۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔"

رمشا نے سخت آواز میں کہا تھا۔

پہلے جواب۔۔۔"

اریب ضد پر آ گیا تھا۔

تمھیں کیا لگتا ھے اس طرح کر کے تمھیں ہاں میں جواب مل جائے گا۔۔۔"

رمشا کو غصہ آیا تھا۔

مجھے جواب ہاں میں ھی چاھیئے۔۔۔"

اریب نے اسے باور کروایا تھا۔

اریب۔۔میرے ھاتھ چھوڑو۔۔۔"

وہ غصے میں چیخی تھی۔

اریب نے ایک پل اسے دیکھا اور پھر اسکے ھاتھ چھوڑے کچن سے نکلتا چلا گیا تھا۔

جبکہ رمشا اسکا یہ روپ دیکھ کر سہم گئی تھی۔

ابھی تک مجھ سے ناراض ھو۔۔۔"

فصہ بیگم نے اسکے پاس بیٹھتے ھوئے پوچھا تھا۔

جب تک آپ اس کمینے کو منع نہیں کرتیں میں آپ سے ناراض ھی رھوں گی۔۔۔"

حورین نے انہیں دیکھے بغیر کہا تھا۔

عامل تم سے بہت پیار کرتا ھے میری جان۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔

میں بھی کرتی تھی پیار۔۔یقین بھی کرتی تھی۔۔مگر وہ شخص میری ذات کو روند کر گیا تھا امی۔۔۔میرے شفاف کردار پر کیچڑ اچھال کر گیا تھا اور میرے لئے عزت محبت سے کہیں بڑھ کر ھے۔۔۔۔"

تو اب وہ تمھیں عزت دے تو رھا ھے تم ھی بے وجہ ضد کر رھی ھو۔۔۔"

واہ امی واہ۔۔۔یہ بھی خوب کہی آپ نے۔۔کل وہ شخص مجھے توڑ کے دو کوڑی کا کر کے چلا گیا اور آج پھر سے وہ مجھے جوڑنا چاہتا ہے اپنا دل بہلانے کیلئے اور آپ چاہتی ہیں میں اسکی ہر بات مان لوں۔۔۔اتنی گئی گزری تو خیر میں بھی نہیں ہوں امی۔۔۔۔"

اس نے تلخی سے کہا تھا۔

ٹھیک ہے مت مانو میری بات جو جی میں آئے کرو۔۔میں مر جاوں تب بھی میری کسی بات کا مان مت رکھنا۔۔۔"

انہوں نے غصے میں کہا تھا۔

یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں امی۔۔۔"

حورین انکی بات پر تڑپ اٹھی تھی۔

تواور کیسی باتیں کروں۔۔۔کوئی بھروسہ نہیں ھے زندگی کا۔۔کل اگر مجھے کچھ ھو جائے تو کم از کم مجھے اس بات کا سکون تو ھو کہ تم محفوظ ھاتھوں میں ھو۔۔۔"

فضہ بیگم کی آواز بھر آئی تھی۔

آپکو کچھ نہیں ھو گا امی پلیز ایسا مت کہیں۔۔۔آپکے سوا میرا ھے ھی کون میں مر جاوں گی امی۔۔۔۔"

حورین روتے ھوئے انکے گلے لگی تھی۔

تو میری بات مان لو ناں چندا۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکے بالوں میں ھاتھ پھیرتے کہا تھا۔

میں عامل سے شادی نہیں کروں گی امی مجھے مجبور ناں کریں۔۔۔"

وہ بے بس ہوئی تھی۔

فضہ بیگم نے اسے خود سے الگ کیا تھا۔
اور اسکے کمرے سے باھر چلی گئی تھیں۔

حورین کے پکارنے پر بھی انہوں نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔

حورین شدتوں سے رودی تھی۔

ستارا آپی۔۔امی کہاں ھیں۔۔۔"

فضہ بیگم کو اپنے کمرے میں ناں پا کر اس نے ستارا بائی سے پوچھا تھا۔

انکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی دوائی لینے گئی ھیں۔۔۔"

ستارا بائی نے اسکی طرف مڑتے ھوئے کہا تھا۔

مجھے بتایا بھی نہیں۔۔حد کرتی ھیں امی۔۔۔"

وہ بڑبڑاتے ھوئے اپنے کمرے کی طرف مڑی تھی۔

بات سنو چندا۔۔۔"

ستارا بائی کی آواز پر اسنے اسکی طرف دیکھا تھا۔

جی آپی۔۔۔"

شمع بائی تم سے ناراض ھے کیا۔۔۔مجھے وہ بہت پریشان لگ رھی تھیں۔۔۔"

جی آپی امی ناراض ھے مجھ سے۔۔۔"

حورین افسردہ ھوئی تھی۔

کیا پھر سے تم نے انکے ماضی کے حوالے سے ان سے بات کی تھی۔۔۔"

ستارا بائی نے اندازہ لگایا تھا۔

بس ایسا ھی سمجھ لیں۔۔آج کل امی کو بہانہ چاھیئے مجھ سے ناراض ھونے کا۔۔۔"

تو چندا تم انکا ماضی ناں چھیڑا کرو ناں۔۔۔انہیں تکلیف ھوتی ھے۔۔۔"

ستارا بائی نے اسکے کندھے پر ھاتھ رکھ کر کہا تھا۔

تکلیف مجھے بھی ھوتی ھے آپی۔۔۔پر وہ اس گھٹیا شخص کی ھی سائیڈ لیتی ھیں ھمیشہ۔۔۔"

حورین نے نفرت سے کہا تھا۔

وہ تمھارا باپ ھے چندا۔۔ایسے نہیں کہتے۔۔۔"

باپ۔۔۔ھونہہ۔۔۔اگر میرے بس میں ھوتا ناں تو میں اپنے جسم سے اس شخص کا خون بھی نکال دیتی۔۔۔"

دیکھو چندا۔۔عورت جس شخص سے محبت کرتی ھے ناں۔۔اس شخص کی اولاد اسے بہت محبوب ھوتی ھے۔۔ شمع بائی اپنی جان سے زیادہ تمھیں پیار کرتی ھے کیونکہ تم انکی محبت کی نشانی ھو۔۔۔اپنی ماں کا دل مت دکھایا کرو۔۔۔"

ستارا بائی نے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔

وہ خاموش رہ گئی تھی۔

ویسے عامل ریحان شاہ نہیں آیا آج۔۔۔ویسے تو اس وقت حاضر ھو جاتا ھے۔۔۔"

ستارا بائی نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا تھا۔

تاکہ اسکا موڈ تبدیل ھو۔

اس کمینے کی بات ناں کریں آپی۔۔۔زیادہ ترامی اسی کی وجہ سے ناراض ھوتیں ھیں۔۔۔"

حورین نے غصے میں کہا تھا۔

ویسے وہ کمینا تمھیں ھینڈل اچھے سے کرلیتا ھے۔۔۔دھیان سے رھنا کہیں اس سے دل ناں لگالینا۔۔۔"

ستارا بائی کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔

طوائفیں دل نہیں لگاتی آپی۔۔صرف دوسروں کا دل بہلاتی ھیں۔۔۔"

اس نے تلخی سے کہا تھا۔

حورین فاطمہ طوائف نہیں ھے۔۔۔"

ستارا بائی نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

میری قیمت دے کر کئی بار وہ کمینا مجھے اپنے ساتھ لے جا چکا ھے۔۔۔پھر بھی آپ کہ رھی ھیں کہ میں طوائف نہیں ھوں۔۔۔"

حورین حیران ھوئی تھی۔

ہاں۔۔کیونکہ تمھارے چہرے کی معصومیت گواھی دیتی ھے کہ عامل نے تمھارے ساتھ کچھ نہیں کیا۔۔۔اور اس شریف زادے کی آنکھیں بتاتی ھیں کہ ان میں حوس نہیں ھے کہ وہ حورین فاطمہ کا استعمال کبھی نہیں کرے گا۔۔۔"

ستارا بائی نے یقین سے کہا تھا۔

حورین اسکے اس قدر صحیح اندازے پر حیران رہ گئی تھی۔

اور پھر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

کیا بچوں میں لڑائی ہوئی ہے۔۔۔"

افنان نے اقراء بیگم سے پوچھا تھا۔

نہیں تو۔۔آپکو ایسا کیوں لگا۔۔۔"

اقراء بیگم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔

گھر میں اتنی خاموشی ھے اس لئے۔۔اسد اور انشاء تو ھمیشہ ھی لڑتے رھتے ھیں لیکن آج تو اریب اور رمشا بھی خاموش ھیں۔۔۔"

ارے چھوڑیں افنان بھائی بچے تو ھمیشہ ھی لڑتے رھتے ھیں۔۔۔آپ فکر ناں کریں۔۔۔"

اقراء بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔

بچے اب کچھ زیادہ ھی بڑے ھو گئے ھیں بھابھی۔۔"

افنان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

کیا بات ھے افنان بھائی آپ کچھ پریشان لگ رھے ھیں سب ٹھیک ھے ناں۔۔۔"

اقراء بیگم کو تشویش ہوئی تھی۔

آپ چودھری صاحب کو تو جانتی ہیں ناں بھابھی۔۔آغا جان (تبریز شاہ) کے دوست۔۔انہوں نے اپنے پوتے کیلئے رمشا کا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔"

افنان نے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی تھی۔

پر بھائی صاحب۔۔رمشا ابھی چھوٹی ہے۔۔۔"

اتنی بھی چھوٹی نہیں ہے بھابھی۔۔ماشاءاللہ سے بیس سال کی ہونے والی ہے۔۔۔"

میں سوچ رہی تھی کہ بچیاں گھر میں ہی رہ جاتیں۔۔گھر میں بھی تو رشتے موجود ہیں۔۔۔"

اقراء بیگم نے اپنے دل ک بات کہی تھی۔

میں بھی اس بات سے اتفاق رکھتا ھوں بھابھی پر۔۔۔آپ تو جانتی ھیں اسد اور انشاء تو ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنے رھتے ھیں یہی چھوٹی موٹی لڑائیاں بعد میں بڑے جھگڑے کی وجہ بنتی ھیں۔۔۔اور رھی بات رمشا کی۔۔۔تو اسد اور اریب میں سے کسی نے اپنی پسند کا اظہار نہیں کیا۔۔۔میں اپنے بچوں کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاھتا بھابھی۔۔۔"

افنان نے گہرا سانس لے کر کہا تھا۔

بات تو آپکی ٹھیک ھے بھائی۔۔۔پر میں اپنی رمشا اور انشاء کو خود سے دور نہیں کرنا چاھتی۔۔۔"

اقراء بیگم نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا تھا۔

"چاچو مجھے آپ سے بات کرنی ھے۔۔۔۔کچھ مانگنا ھے۔۔۔"

اریب نے اندر آتے ھوئے کہا تھا۔

"بولو۔۔۔میرے بیٹے کو کیا چاھیئے۔۔۔"

افنان نے مسکراتے ھوئے پوچھا تھا۔

"رمشا"

اس نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

اقراء بیگم اور افنان نے حیرت سے اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھا تھا۔

اریب تم۔۔۔"

مجھے رمشا چاھیئے چاچو۔۔۔"

اقراء بیگم کی بات کاٹ کر اس نے افنان سے کہا تھا۔

یا پھر یوں کہیں کہ ضد کی تھی۔

تمھیں رمشا پسند ھے۔۔۔"

افنان نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

صرف پسند نہیں ھے۔۔میں اس سے محبت کرتا ھوں۔۔۔"

اریب نے بنا جھجھکے کہا تھا۔

گھر کا ماحول فرینک ھونے کی وجہ سے وہ سب ایزیلی اپنے بڑوں سے ھر بات شئیر کر لیتے تھے۔

ٹھیک ھے میں رمشا سے پوچھوں گا اس بارے میں۔۔۔"

افنان نے اسکے کندھے پر ھاتھ رکھ کر کہا تھا۔

میں رمشا سے بات کر چکا ھوں چاچو۔۔۔وہ راضی ھے۔۔"

اریب نے جلدی سے کہا تھا۔

تو پھر گھوڑی بھی چڑھ ھی جاتے برخودار۔۔۔ ھمیں بتانے کی کیا ضرورت تھی سب کچھ تو تم طے کر ھی چکے ھو۔۔۔"

ریحان کی آواز پر اس نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

شادی کا خرچا تو آپ ھی نے کرنا ھے ناں بابا۔۔اس لئے آپکو انفارم کر رھا ھوں۔۔۔"

اریب نے دانت نکالتے ھوئے کہا تھا۔

شرم وحیا ھے یا بیچ کھائی ھے۔۔باپ کے سامنے کس قدر بے باکی سے بات کر رھے ھو تم۔۔۔"

ریحان نے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے ھوئے کہا تھا۔

جو پاکٹ منی آپ ھر ماہ دیتے ھیں وہ تو پندرہ دن میں ھی ختم ھو جاتی ھے پھر بھی میں روکھا سوکھا گزارہ کر ھی لیتا ھوں اللہ کا شکر ھے شرم وحیا بیچنے کی نوبت نہیں آئی۔۔۔"

اریب نے معصومیت سے کہا تھا۔

اور جو تم دونوں بھائی عامل کی جیب ھلکی کرتے ھو تمھیں لگتا ھے کہ میں اس سے بے خبر ھوں۔۔۔"

ریحان نے اسکی چوری پکڑی تھی۔

ھاں تو وہ ھمارا بھائی ھے پورا حق ھے ھمارا اس پر۔۔"

وہ اریب ھی کیا جو شرمندہ ھو جائے۔

میرے معصوم بیٹے کو پھنسا لیتے ھو تم دونوں۔۔۔اور وہ تمھاری باتوں میں آجاتا ھے۔۔۔"

ریحان نے فورا" عامل کی سائیڈ لی تھی۔

عامی بھائی کی بات ھو تو پھول جھڑتے ھیں آپکے منہ سے۔۔۔اور ھماری باری آپ ھٹلر بن جاتے ھیں۔۔۔"

اریب نے منہ بنایا تھا۔

میڈادل آھدا اپے ھک بجامار اتیڈے منہ تیں (میرا دل کہ رھا ھے ایک لعنت دوں تمھارے منہ پر)۔۔۔۔"

ریحان نے غصے میں کہا تھا۔

جبکہ ریحان کی بات پر اقراء بیگم اور افنان نے اپنے قہقہے کو بمشکل کنٹرول کیا تھا۔

دس از ناٹ فئیر بابا۔۔۔آپ ھمیشہ مجھے اسی لینگویج میں گالیاں دیتے ھیں کیونکہ آپکو پتہ ھے کہ مجھے یہ لینگویج سمجھ نہیں آتی۔۔۔"

اریب نے احتجاج کیا تھا۔

تم جس عزت کے لائق ھو وھی عزت تمھیں ملتی ھے۔۔۔اور ایک بات یاد رکھنا میں اپنی معصوم بیٹی کا ھاتھ تم جیسے لفنگے کے ھاتھ میں کبھی نہیں دوں گا سمجھے تم۔۔۔۔"

ریحان نے آرام سے ھاتھ جھاڑ کر کہا تھا۔

واٹ۔۔۔یااللہ۔۔۔یہ دیکھنے سے پہلے میری شادی کیوں نہیں ھوگئی آخر کیوں کنوارا ھوں میں اب تک۔۔۔باپ بیٹے کا ناں رھا دیکھو ظالم سماج والو میرا باپ تمھارا رول اچھے سے ادا کر رھا ھے۔۔۔"

اریب نے ھاتھ ماتھے پر رکھ کر پیور زنانہ انداز میں دھائی دی تھی۔

جبکہ ریحان نے کشن کھینچ کر اسے مارا تھا۔

بس کریں بھائی جان کیوں میرے بیٹے کو تنگ کر رھے ھیں آپ۔۔۔اگر آپکی بیٹی معصوم ھے تو میرا بیٹا بھی بہت شریف ھے۔۔۔"

افنان نے اریب کو اپنے ساتھ لگا کر لاڈ سے کہا تھا۔

آپ بہت سویٹ ھیں چاچو۔۔بابا شائد آغا جان (تبریز شاہ) پر چلے گئے ھیں۔۔۔"

اریب نے آخری جملہ افنان کے کان میں کہا تھا۔

ریحان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر افنان نے بمشکل اپنی ھنسی دبائی تھی۔

تم سچ میں اس نکمے کو رمشا دینا چاھتے ھو۔۔۔ سوچ لو افنان۔۔۔"

ریحان نے اسے وارن کیا تھا۔

باباوہ کونسی ایپ تھی۔۔۔"

اریب نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

کونسی ایپ۔۔ کیا کہ رھے ھو۔۔۔"

ریحان شاہ الجھے تھے۔

وہ ایپ۔۔جہاں سے آپ نے فری میں ھمیں ڈاون لوڈ لیا تھا۔۔۔کیونکہ یہ تو کنفرم ھے کہ ھم آپکے اپنے بچے نہیں ھیں۔۔۔"

اریب نے مصنوعی آنسو صاف کرتے ھوئے کہا تھا۔

دفعہ ھو جاو بے شرم ورنہ میرا ھاتھ اٹھ جانا ھے۔۔۔"

ریحان نے تپ کر کہا تھا۔

ھاتھ نہیں جوتا۔۔جو میں بچپن سے کھاتا آرھا ھوں۔۔۔"

اریب نے بے زاری سے کہا تھا۔

اور پھر ریحان کے آئبر واچکانے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اقراء بیگم کے پاس رکا تھا۔

بہت ھمت والی ھو لڑکی جو اس کھڑوس کے ساتھ گزارا کر رھی ھو۔۔آئی ایم پراوڈ آف یو۔۔۔"

اریب نے اقراء بیگم کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر بڑوں کی طرح کہا اور وھاں سے سرپٹ بھاگا تھا۔

کیونکہ ریحان اپنا جوتا اتار رھا تھا۔

ریحان نے اپنا گیارا نمبر جوتا اسے کھینچ کر مارا تھا۔

مگر اس بار وہ بھاگ گیا تھا۔

جبکہ اقراء اور افنان ھنس ھنس کر لوٹ پوٹ ھو گئے تھے۔

ریحان شاہ بھی ھنس دیا تھا۔

فضہ بیگم رات تک نہیں لوٹی تھیں۔
ستارا بائی نے حورین کے پوچھنے پر بتایا کہ وہ کسی محفل میں گئی ھیں رات دیر سے آئیں گی۔

حورین انکا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔
صبح نماز کے وقت اسکی آنکھ کھلی تھی۔

نماز ادا کر کے وہ بنا دعا مانگے اٹھ آئی تھی۔
وہ کبھی دعا نہیں مانگتی تھی۔
بس نماز پڑھ کے اٹھ جاتی تھی۔

دھیرے دھیرے دن چڑھنے لگا۔

وہ کئی بار فضہ بیگم کے کمرے میں دیکھ آئی تھی۔

پر وہ ابھی تک نہیں لوٹی تھیں۔

حورین اب پریشان ھو رھی تھیں۔

فضہ بیگم کبھی بھی کہیں پر رات نہیں رکتی تھیں۔

اور وہ حورین کا فون بھی نہیں اٹھا رھی تھیں۔

وہ ستارا بائی کے کمرے میں جا بیٹھی تھی۔

اس کوٹھے پر وہ صرف ستارا بائی سے ھی بات کرتی تھی۔

دن کے دو بج رھے تھے۔

اب حورین باقائدہ رونے لگی تھی۔

ستاراسے تسلی دینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ فضہ بیگم سے اسکا بھی کل شام سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔

تبھی ریشم بائی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔

حسن جہاں جلدی باھر آو غضب ہو گیا ھے۔۔۔"

ریشم بائی نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا تھا۔

کیا ھوا ھے ریشم۔۔۔"

ستارا بائی نے ڈرے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔

جبکہ حورین نے اپنے کانوں پر ھاتھ رکھ کر روتے ہوئے نفی میں سر ھلایا تھا۔

وہ کوئی بری خبر نہیں سننا چاھتی تھی اپنی ماں کے متعلق تو بلکل نہیں۔

چندا کچھ نہیں ھوا ھے گھبراو مت۔۔۔"

ستارا بائی نے حورین کے کندھے پر ھاتھ رکھ کر کہا تھا۔

پلیز ستارا آپی میری امی کو لے آئیں۔۔۔"

اس نے روتے ھوئے کہا تھا۔

چلو باھر چل کر دیکھتے ھیں۔۔اور رونا بند کرو۔۔۔"

ستارا بائی نے اسکے آنسو صاف کر کے کہا تھا۔

اور اسے لے کر باھر آئی تھی۔

باھر صحن میں کسی کی میت رکھی تھی۔

حورین کے قدموں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔

میں مر جاوں تب بھی میری کسی بات کا مان مت رکھنا۔۔۔"

فضہ بیگم کی آواز حورین کے کانوں میں گونجی تھی۔

نہیں۔۔یہ کوئی اور ھے۔۔میری امی بس آتی ھی ھونگی۔۔۔یہ کوئی اور ھے۔۔۔"

اس نے اپنے ڈوبتے دل کو تسلی دی تھی۔

تبھی اسکی نظر عامل پر پڑی تھی۔

وہ بھاگتے ھوئے اسکی طرف بڑھی تھی۔

عامل۔۔۔امی کل سے واپس نہیں آئی ھیں۔۔تم۔۔تم انہیں ڈھونڈ کے لاوناں میرا دل گھبرا رھا ھے مم۔۔مجھے ڈر لگ رھا ھے عامل۔۔عامل جاوناں۔۔۔"

حورین نے اسکا بازو پکڑ کر کہا تھا۔

عامل نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔
اور پھر پیچھے رکھی میت کو۔

حور۔۔۔آنٹی کا ایکسیڈنٹ ھوا ھے۔۔آنٹی یہاں ھیں۔۔۔"

عامل نے میت کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"چٹاخ"

حورین نے اسے کھینچ کر تھپڑ مارا تھا۔

"وہ کسی کی لاش ھے میری ماں نہیں۔۔۔کہاں ھیں امی۔۔۔بولو عامل۔۔۔"

حورین نے اسکے گریبان سے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا تھا۔

"حور پلیز سمبھالو خود کو۔۔۔"

عامل نے اسے کندھوں سے تھام کر کہا تھا۔

"عامل پلیز مجھے امی کے پاس لے چلو میری امی پتہ نہیں کہاں ھوں گیں مجھے انکے پاس جانا ھے عامل۔۔۔"

وہ اسکے سینے سے لگ کر رو دی تھی۔

عامل کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر اسکے بالوں میں جذب ھوا تھا۔

ستارا بائی نے کانپتے ھاتھوں سے کفن ھٹایا تھا۔
اور منہ پر ھاتھ رکھ کر دو قدم پیچھے ھوئی تھی۔
پھر روتی ھوئی حورین کو دیکھا تھا۔

جو عامل کی شرٹ سختی سے دبوچے روئے جا رھی تھی۔

چ۔۔چندا۔۔چندا سمبھالو خود کو۔۔۔"

ستارا بائی نے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔
اور اسے عامل سے الگ کر کے اسکا رخ موڑا تھا۔

فضہ بیگم کے چہرے پر نظر پڑتے ھی وہ لڑکھڑائی تھی۔

عامل نے فورا"اسکا ھاتھ تھاما تھا۔

کتنی دیر وہ بے یقینی کی کیفیت میں اپنی ماں کو دیکھتی رھی پھر عامل سے ھاتھ چھڑوا کر دیوانہ وار فضہ بیگم کی طرف بھاگی تھی۔

امی۔۔امی کیا ھوا ھے آپکو۔۔امی اٹھیں ناں میں آپکی ساری باتیں مانوں گی امی۔۔۔پلیز ایسے ناں کریں آپکے سوا میرا ھے کون آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتیں امی پلیز اٹھیں ناں۔۔۔"

وہ انکے سینے پر سر رکھے چیخی تھی۔

میں بہت بری ھوں میں نے آپکی نافرمانی کی اس لئے آپ مجھے سزا دے رھی ھیں ناں۔۔۔آپ جیسا کہیں گی میں کرو گی پلیز ایک بار اٹھ جائیں امی۔۔۔"

وہ انکا چہرہ ھاتھوں میں تھامے روتی چلی گئی تھی۔

عامل نے اسکے پاس بیٹھ کر اسے سہارا دیا تھا۔

عامل امی سے کہو ناں اٹھ جائیں وہ تمھاری بات مانیں گی وہ ناراض تھیں عامل وہ مجھ سے ناراض تھیں۔۔۔سب میری وجہ سے ھوا ھے میں بری ھوں میری وجہ سے امی چلی گئی ھیں۔۔۔۔"

وہ عامل کے گلے لگ کر چیخ چیخ کر روتی چلی گئی تھی۔

عامل نے اسے مظبوطی سے اپنے حصار میں لیا تھا۔

کچھ ھی دیر میں وہ خاموش ھو گئی تھی۔

عامل نے اسے سیدھا کیا تھا۔

حور۔۔حور کیا ھوا ھے۔۔۔حور۔۔۔"

عامل نے اسکا گال تھپتھپایا تھا۔

مگر وہ بے ھوش ھو گئ تھی۔

عامل اسے اٹھا کر اسکے کمرے میں لے آیا تھا۔

ستارا بائی بھی اسکے ساتھ آئی تھی۔

حورین کے ساتھ ستارا بائی کو بٹھا کر وہ کفن دفن کا انتظام کرنے گیا تھا۔

رمشا اٹھو ایک بریکنگ نیوز ھے۔۔۔"

انشاء نے اسکے کمرے میں آتے ھی اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا۔

وہ جو ناول پڑھتے پڑھتے ھی سو گئی تھی۔

ھڑبڑا کر اٹھی تھی۔

کیا ھوا۔۔ پاکستان کا وزیر اعظم تبدیل ھو گیا ھے جو تم مر رھی ھو۔۔۔"

رمشا اپنے بال سمیٹتے اٹھی تھی۔

پاکستان کا تو نہیں پر تمھارا وزیر اعظم ضرور چینج ھونے والا ھے۔۔۔"

انشاء نے خوش ھو کر کہا تھا۔

تم سے کتنی بار کہا ھے سیدھی بات کی کرو۔۔۔"

رمشا اسکے سسپنس پھیلانے والے انداز سے سخت چڑتی تھی۔

اریب نے بابا سے کہا۔۔۔اس نے کہا۔۔۔کہ اسے تم سے شادی کرنی ھے۔۔۔"

انشاء نے سسپنسو انداز میں کہا تھا۔

"واٹ"

اسکا دماغ خراب ھو گیا ھے کیا۔۔۔"

رمشا کی نیند بھک سے اڑی تھی۔

اس میں دماغ خراب ھونے والی کیا بات ھے یہ تو محبت ھے میری جان۔۔۔"

انشاء نے اسکے گال کھینچ کر کہا تھا۔

بھاڑ میں گئی محبت میں ابھی جا کر بات کرتی ھوں اس سے۔۔۔"

رمشا اپنا دوپٹہ لیتی بیڈ سے اتری تھی۔

واپس بھی اسی کروفر سے آنا۔۔۔"

انشاء نے ھانک لگائی تھی۔

تبھی اریب اندر آیا تھا۔

انشاء باھر جاو مجھے رمشا سے بات کرنی ھے۔۔۔"

اریب نے انشاء کو دیکھ کر کہا تھا۔

انشاء دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

ھاں تو اب بتاو۔۔ کیا بات کرنی ھے میری ھونے والی مسز کو مجھ سے۔۔۔"

اریب دروازہ بند کر کے اسکی طرف مڑا تھا۔

تم نے بابا سے بات کیوں کی۔۔۔"

رمشا نے سینے پر ھاتھ باندھ کر پوچھا تھا۔

بکوز آئی لو یو۔۔۔"

اریب نے فورا" کہا تھا۔

تمھارا مسئلہ کیا ھے اریب کیوں مجھے پریشان کر رھے ھو۔۔۔"

وہ جھنجھلائی تھی۔

تمھیں کس بات پر غصہ آرھا ھے پہلے یہ بتاو۔۔۔"

اریب نے تحمل سے پوچھا تھا۔

پہلے تمھاری کچن والی حرکت پر اور اب بابا سے بات کرنے پر مجھے غصہ آرھا ھے۔۔۔"

رمشا نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

غصہ میری محبت پر آرھا ھے یا اظہار کے طریقے پر۔۔"

اریب نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

تمھارے من مانی کرنے پر۔۔۔"

وہ رخ موڑ گئی تھی۔

اگر من مانی ناں کروں تو شادی کر لو گی۔۔۔"

اریب نے مسکراتے ھوئے پوچھا تھا۔

سوچوں گی پھر۔۔۔"

رمشا نے گویا احسان کیا تھا۔

تمھیں پتہ ھے تم خفا ھوتی ھو تو اور زیادہ پیار آتا ھے تم پر۔۔۔"

اریب نے اسے اپنی طرف موڑا تھا۔

تم اتنے چپکو کیوں ھو۔۔۔"

رمشا نے دو قدم پیچھے ھو کر کہا تھا۔

تمھاری محبت نے ایسا کر دیا ھے۔۔۔"

اریب نے اسے سر سے پاوں تک دیکھتے کہا تھا۔

ٹھیک ھے۔۔اب میرا ایکسرے کرنا بند کرواور جاو یہاں سے۔۔۔"

رمشا نے آئبرو اچکا کر کہا تھا۔

صرف میں نہیں ھم دونوں بلکہ ھم چاروں جا رھے ھیں آئس کریم کھانے۔۔جلدی سے ریڈی ھو کر آجاو۔۔"

اریب نے اسکے گال کھینچ کر کہااور مسکراتے ھوئے باھر نکل گیا تھا۔

رمشا بھی مسکرادی تھی۔

فضہ بیگم کی وفات کو ایک ھفتہ ھو گیا تھا۔

حورین بس اپنے کمرے کی ھو کر رہ گئی تھی۔

کبھی رونے چیخنے لگتی تو کبھی گھنٹوں خاموش رھتی ستارا بائی اور عامل نے بمشکل اسے سنبھالا تھا۔

عامل زیادہ تر وقت اسکے ساتھ ھی گزارتا تھا۔

آفس بھی بہت کم جاتا تھا۔

آج آیک بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی۔

ریحان نے اسے خاص طور پر کہا تھا کہ میٹنگ میں موجود رھے۔

اس لئے آج وہ حورین سے ملنے نہیں جا پایا تھا۔

پورا دن آفس میں ھی تھا۔

میٹنگ رات کے آٹھ بجے تھی۔

عامل میٹنگ میں مصروف تھا۔

تبھی اسکے موبائل پر کال آئی تھی۔

موبائل سائلنٹ پر لگا تھا۔

ریحان نے ایک نظر نمبر دیکھا اور پھر عامل کی پریزینٹیشن کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

کال بار بار آنے لگی تھی۔

نمبر عامل کے موبائل میں سیو نہیں تھا۔

ریحان نے پھر سے موبائل دیکھا اور پھر عامل کی طرف بڑھایا تھا۔

دیکھو کس کی کال ھے بار بار آ رھی ھے شائد کوئی ضروری بات ھو۔۔۔"

ریحان نے اسے موبائل پکڑاتے کہا تھا۔

رھنے دیں بابا۔۔میٹنگ ختم ھونے کے بعد کال بیک کرلوں گا۔۔۔"

عامل نے موبائل ٹیبل پر رکھتے ھوئے کہا تھا۔

تب کیافائدہ سامنے والے کوابھی ضرورت ھوتو۔۔۔جاوپوچھوکون ھے۔۔۔"

ریحان کے کہنے پراس نے ذراسائیڈ میں ھوکر کال یس کی تھی۔

ھیلو۔۔جی میں عامل آپ کون۔۔۔وہ ٹھیک توھے ناں۔۔۔"

"واٹ"

آریو میڈایساکیسے ھوسکتاھے۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ روکوانہیں فورا"۔۔۔۔۔اگرایساھواتو

میں جان لے لوں گاسب کی جلاکے راکھ کردوں گاسب کچھ۔۔۔"

وہاردگرد کی پرواکئے بغیر چیخا تھا۔

کیا ھوا ھے عامل

ریحان فورا" اسکے پاس آیا تھا۔

میں آرھا ھوں ابھی آرھا ھوں تم انہیں روکو فورا" روکو انہیں مجھے کچھ نہیں پتہ اسے کچھ نہیں ھونا چاھیئے۔۔۔"

ریحان کو جواب دیئے بنا وہ باھر کی طرف بھاگا تھا۔

عامی کیا ھوا ھے بتاو تو سہی۔۔۔"

ریحان نے اسے پکارا تھا۔

مگر وہ جا چکا تھا۔

ریحان بہت پریشان ھو گیا تھا۔

فل سپیڈ میں گاڑی ڈرائیو کرتے ھوئے اسکے ھاتھ کانپ رھے تھے۔
آنکھوں میں آئی نمی کو وہ بار بار صاف کر رھا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ھونا چاھیئے۔۔پلیز اللہ ایسا مت کرنا میری غلطی کی سزا اسے مت دینا یا اللہ اسکی عزت کی حفاظت کرنا۔۔۔"

اس نے روتے ھوئے دعا کی تھی۔

تم عامل ھو۔۔۔میں ستارا بات کر رھی ھوں۔۔۔۔حورین ٹھیک نہیں ھے عامل۔۔۔حسنہ بائی نے تمھیں کال کی تھی پر تم نے اٹھائی نہیں حسنہ بائی حورین کو نیلام کر رھی ھے آج اسکی بولی لگائی جا رھی ھے تم پلیز جلدی آو۔۔۔"

ستارا بائی کے الفاظ اسکے کانوں میں گونج رھے تھے۔

اگر میں ٹائم پر نہیں پہنچ پایا تو۔۔۔"

اس سے آگے کی سوچ اسکا دماغ مفلوج کر رہی تھی۔

تو بولی شروع ھوتی ھے۔۔دس لاکھ میں۔۔۔"

حسنہ بائی نے زوردار آواز میں کہا تھا۔

حورین کمرے کے بیچ و بیچ بنا دوپٹے کے سفید کپڑوں میں بیٹھی تھی۔
ساکت، خاموش، بنا احتجاج کئے وہ سکون سے بیٹھی تھی۔
آس پاس شرافت کا چولا پہننے والے بہت سے شریف زادے بیٹھے تھے۔

پندرہ لاکھ۔۔"

مجمعے میں سے ایک شخص نے آواز لگائی تھی۔

بیس لاکھ۔۔"

دوسری آواز گونجی تھی۔

تیس لاکھ۔۔"

تیسری آواز بھی حورین کے ساکت وجود میں ھلچل نہیں مچا سکی تھی۔

اور دوسری طرف عامل کی سانسیں اٹک رھی تھیں۔

چالیس لاکھ۔۔۔"

عامل کو لگا اسکا دل بند ھو جائے گا۔

پینتالیس لاکھ۔۔۔"

عامل نے دل میں اٹھنے والے درد کے باعث اپنے سینے پر ھاتھ رکھا تھا۔

کافی دیر خاموشی چھا گئی تھی کسی نے پنتالیس لاکھ سے اوپر بولی نہیں لگائی تھی۔

پینتالیس لاکھ ایک۔۔۔پینتالیس لاکھ دو۔۔۔پینتالیس لاکھ۔۔۔"

ایک کروڑ۔۔۔"

حسنہ بائی کی بات کاٹ کر اس نے تیزی سے کہا تھا۔

حورین کو چھوڑ کر باقی سب نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

وہ دروازے سے ٹیک لگائے لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

ایک کروڑ ایک۔۔۔ایک کروڑ دو۔۔۔ایک کروڑ تین۔۔۔"

عامل نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

وھاں موجود سب کو وہ پاگل لگا تھا جو ایک لڑکی کا ایک کروڑ دے رہا تھا۔
مگر یہ تو بس عامل ھی جانتا تھا کہ وہ ایک کروڑ تو کیا اپنی جان بھی دے سکتا ھے حورین کیلئے۔

حسنہ بائی کے اشارے پر سب باھر چلے گئے تھے۔

عامل نے ایک کروڑ کا چیک اسکے ھاتھ پر رکھا تو وہ بھی باھر نکل گئی تھی۔

ایک وھی تھی جواب تک بے جان گڑیا کی طرح بیٹھی تھی۔

عامل گرنے کے انداز میں نیچے بیٹھا تھا۔

اور سجدے میں گر کر روتا چلا گیا تھا۔

حورین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

جو بری طرح رو رھا تھا۔

جس نے اسکی عزت بچائی تھی اس رب کو سجدہ کرنا ضروری تھا۔

جگہ چاھے کوئی بھی ھو۔

کافی دیر بعد وہ خود کو سنبھالتے ھوئے اٹھا تھا۔

اپنا کوٹ اتار کے اس نے حورین کو پہنایا اور اسکا ھاتھ پکڑ کر دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

ستارا بائی نم آنکھوں سے انہیں ھی دیکھ رھی تھی۔

تمھارا احسان میں کبھی نہیں چکا پاوں گا ستارا۔۔۔تم اگر ناں بتاتی تو قیامت آجاتی تھینکیو سو مچ۔۔۔۔"

عامل نے اپنا چہرہ صاف کرتے ھوئے کہا تھا۔

حورین کا خیال رکھنا۔۔اور یہاں کبھی واپس مت آنا۔۔۔"

ستارا نے اسے عامل کو دیکھ کر کہا اور حورین کو گلے لگایا تھا۔

پھر وہ اسکا ھاتھ پکڑے وھاں سے نکل گیا تھا۔

پتہ نہیں کہاں ھے یہ لڑکا فون بھی نہیں اٹھا رھا۔۔"

ریحان نے پریشان ھوتے ھوئے کہا تھا۔

آپکو اسے روکنا چاھیئے تھا ریحان میرا دل گھبرا رھا ھے۔۔۔"

اقراء نے بھیگی آواز میں کہا تھا۔

میں نے اسے روکا تھا اقراء پر وہ جلد بازی میں نکل گیا

کسی کو دھمکی دے رھا تھا جان سے مارنے کی پتہ نہیں کیا ھوا ھے وہ ایسا کرتا تو نہیں

ھے۔۔۔"

ریحان نے اسے پھر سے کال کرتے ھوئے کہا تھا۔

پر اس بار بھی عامل نے کال نہیں اٹھائی تھی۔

آپ پریشان ناں ھوں بھائی۔۔۔عامل کوئی چھوٹا بچہ نہیں ھے آجائے گا واپس۔۔۔"

افنان نے ریحان کو تسلی دی تھی۔

پر اندر سے وہ خود بھی بہت پریشان تھا۔

عامی بھائی کے سارے دوستوں سے پوچھا میں نے پر وہ کہیں نہیں ھے۔۔۔"

اسد نے اندر آتے ھوئے کہا تھا۔

اریب اور وہ عامل کے دوستوں کی طرف گئے تھے۔

یااللہ میرا بچہ ٹھیک ھوں اسے اپنی امان میں رکھنا۔۔۔"

اقراء بیگم رونے لگی تھیں۔

اسد اور اریب نے نم آنکھوں سے ماں کو دیکھا تھا۔

رمشا اور انشاء اقراء بیگم کو سنبھال رھی تھیں۔

تبھی دروازہ کھلنے کی آواز پر ان سب نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

عامل حورین کو تقریبا" گھسیٹتے ھوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

عامل کہاں تھے تم۔۔۔اور یہ کون ھے۔۔۔"

ریحان کی بات ان سنی کر کے وہ اپنے کمرے میں گیا تھا۔

حورین کو بیڈ پر دھکیل کر وہ باھر آیا تھا۔

اور دروازہ لاک کیا تھا۔

عامل کون ھے وہ لڑکی۔۔۔"

ریحان نے اسے اپنی طرف گھمایا تھا۔

عامل نے نم آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا۔

اور نیچے بیٹھا تھا۔

عامل میری جان کیا ھوا ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے کندھے پر ھاتھ رکھا تھا۔

وہ خود پر ضبط کھوتے ھوئے چیخا تھا۔

اور زور زور سے چیختا چلا گیا تھا۔

اسے اس طرح سے روتا دیکھ ریحان نے اسے گلے لگایا تھا۔

ایم سوری بابا۔۔ایم سوری سب میری وجہ سے ھوا ھے میں برا ھوں بابا میں بہت برا ھوں۔۔۔"

اس نے روتے ھوئے کہا تھا۔

اقراء بیگم بھی روتے ھوئے اس کے پاس بیٹھی تھیں۔

باقی سب بھی شدید شاک کے عالم میں اسے دیکھ رھے تھے۔

جو بچوں کی طرح رو رھا تھا۔

عامل ھوا کیا ھے بیٹا مجھے پریشانی ھو رھی ھے بتاو۔۔"

ریحان نے بھری ھوئی آواز میں پوچھا تھا۔

اگر آج مجھے دیر ھو جاتی تو۔۔۔میں نے اسے ھرٹ کیا بابا میں نے اسے تکلیف دی آج وہ میری وجہ سے اس حال میں تھی۔۔۔آج اسے کچھ ھو جاتا تو میں مر جاتا بابا میں حور کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔"

اس نے ٹوٹی ھوئی آواز میں کہا تھا۔

ریحان نے اسے خود سے الگ کر کے اسکے آنسو صاف کئے تھے۔

جو لڑکی اندر ھے۔۔وہ حور ھے۔۔۔"

ریحان نے اسے دیکھتے ھوئے پوچھا تھا۔

عامل نے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

تم اس سے پیار کرتے ھو۔۔۔"

جی بابا میں اس سے بہت پیار کرتا ھوں۔۔۔"

تو مسئلہ کیا ھے اس طرح کیوں لائے ھو اسے گھر۔۔۔"

ریحان نے پیار سے پوچھا تھا۔

مجھ سے کچھ ناں پوچھیں بابا بس اسے میرے نام کر دیں۔۔ میرا نکاح کروا دیں اس سے۔۔۔"

عامل نے انکا ھاتھ تھام کر کہا تھا۔

ایسے کیسے نکاح ھو سکتا ھے عامل۔۔اسکی فیملی کہاں ھے اور وہ اس حال میں ھے اسکا کیا مطلب ھوا۔۔۔"

ریحان کو پریشانی ھوئی تھی۔

اسکا کوئی نہیں ھے پلیز بابا۔۔پلیز میرا نکاح کروادیں میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔حور مجھ سے ناراض ھے وہ مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی پلیز بابا۔۔۔"

اس نے منت کی تھی۔

پر عامل۔۔۔اس لڑکی کی رضامندی کے بنا کیسے نکاح ھو گا۔۔۔"

افنان نے الجھتے ھوئے کہا تھا۔

میں اسے منالوں گا چاچو بس آپ سب مان جائیں پلیز۔۔۔"

وہ اٹھ کر افنان کے سامنے آیا تھا۔

ٹھیک ھے عامل میں مولوی صاحب کو لے کر آتا ھوں۔۔۔"

ریحان نے اسکے کندھے پر ھاتھ رکھ کر کہا تو وہ مسکراتے ھوئے انکے گلے لگا تھا۔

تم فریش ھو جاو۔۔۔اس حالت میں نکاح کرو گے کیا۔۔۔"

افنان نے اسکی اجڑی حالت پر چوٹ کی تھی۔

میں اسد کے روم میں فریش ھو جاتا ھوں۔۔۔"

اسد کے روم میں کیوں اپنے روم میں کیوں نہیں۔۔۔"

وہ۔۔۔ حور بہت غصے میں ھے بہت ناراض ھے مجھ سے۔۔۔اس لئے ابھی اندر جانے پر میرے سر پھٹنے کے پورے چانسز ھیں اس لئے احتیاط کر رھا ھوں۔۔۔"

ریحان کے پوچھنے پر اس نے سر کھجاتے ھوئے معصومیت سے کہا تھا۔

اور اسکی بات پر باقی سب کا قہقہہ بلند ھوا تھا۔

---- ---------- ----------

عامل اسد کے روم میں گیا تو اقراء بیگم حورین کے پاس آئی تھیں۔

وہ بیڈ پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے رو رھی تھی۔

اقراء بیگم نے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

"امی"

حورین نے تڑپ کر سر اٹھایا تھا۔

پر سامنے اقراء بیگم کو دیکھ کر اسے مایوسی ھوئی تھی۔

اقراء بیگم اسے دیکھتے ھوئے اسکے پاس بیٹھی تھیں۔

شہد رنگ کی آنکھیں جو رونے کے باعث لال ھونے سے مزید خوبصورت لگ رھی تھیں

۔

لمبی ناک جس میں چھوٹا سا نگ چمک رھا تھا۔

اور پنکھڑی جیسے ھونٹ اوپری ھونٹ کا کٹاؤ اتنا خوبصورت تھا کہ دیکھنے والا نظر ناں ھٹا پائے۔

کمر سے نیچے تک آتے لمبے ریشمی بال۔

بے شک وہ اتنی خوبصورت تھی کہ عامل ریحان شاہ جیسا خوبصورت اور مکمل مرد اسکے نام کی تسبیح پڑھے اسکے آگے پیچھے پھرے۔

اقراء بیگم کو وہ بہت پسند آئی تھی۔

میں عامل کی امی ھوں۔۔۔"

حورین کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر اقراء بیگم نے اپنا تعارف کروایا تھا۔

حورین پھر سے سر جھکا گئی تھی۔

تم وہی ہو جو عامل کے ساتھ یونی میں پڑھتی تھی۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکا چہرہ اوپر کر کے پوچھا تھا۔

حورین نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

عامل نے کیا کیا تھا تمھارے ساتھ۔۔اس نے مجھ سے کہا کہ اس نے تمھارے ساتھ غلط کیا پر پوری بات نہیں بتائی۔۔۔"

اقراء بیگم نے پیار سے پوچھا تھا۔

میں اس بارے میں ڈسکس نہیں کرنا چاھتی آنٹی۔۔۔وہ بات میرے اور عامل کے درمیان ھی رھے تو اچھا ھے۔۔۔"

حورین نے انہیں دیکھے بنا کہا تھا۔

سہی بات کہی تم نے۔۔۔میاں بیوی کو ایک دوسرے کا پردہ رکھنا چاھیئے۔۔۔"

اقراء بیگم نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

وہ کمینا میرا شوھر نہیں ھے۔۔۔"

حورین نے تیزی سے کہا تھا۔

جبکہ اقراء بیگم اسکے طرز تخاطب پر شاکڈ رہ گئی تھیں۔

یہ تم کیسے لفظ یوز کر رھی ھوں حور۔۔ تھوڑی ھی دیر میں تمھارا اور عامل کا نکاح ھے اور شوھر کے بارے میں ایسے نہیں کہتے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے سمجھایا تھا۔

میں اس کمینے سے نکاح ھر گز نہیں کروں گی جا کر کہہ دیں اس سے۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔

حور بیٹا کیا ھو گیا ھے اس طرح کیوں کہہ رھی ھو۔۔۔"

اقراء بیگم پریشان ھوئی تھیں۔

مجھے عامل سے نکاح نہیں کرنا پلیز آنٹی۔۔پلیز وہ میرے ساتھ زبردستی کر رہا ھے اسے روکیں۔۔۔"

حورین نے انکے ھاتھ تھام کر کہا تھا۔

عامل تم سے بہت پیار کرتا ھے حور وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔"

اقراء بیگم کو سمجھ نہیں آرھا تھا کہ وہ اسے کس طرح ھینڈل کریں۔

میں اس سے پیار نہیں کرتی میں اس سے نفرت کرتی ھوں صرف اور صرف نفرت۔۔۔اگر اس نے زبردستی مجھ سے نکاح کرنے کی کوشش کی تو میں اپنی جان دے دوں گی۔۔۔"

حورین نے چلاتے ھوئے کہا تھا۔

یہ۔۔یہ تم کیا کہہ رہی ہو حور۔۔۔ایسا مت کرنا بیٹا۔۔۔"

اقراء بیگم اسکی دھمکی سے خوفزدہ ہو گئی تھیں۔

میں ایسا نہیں کروں گی اگر آپ عامل کو روک لیں تو۔۔۔میں کسی بھی قیمت پر عامل سے نکاح نہیں کروں گی۔۔۔"

اس بار اس نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

اقراء بیگم اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئی تھیں۔

عامل اسد کے روم میں بیڈ پر لیٹا تھا۔
باقی ینگ پارٹی بھی وہی تھی۔

اقراء بیگم کو آتا دیکھ کر عامل اٹھ بیٹھا تھا۔

حور تم سے نکاح نہیں کرنا چاھتی عامل تم اس کے ساتھ زبردستی کیوں کرنا چاھتے ھو۔۔۔۔"

اقراء بیگم نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

اس کا دماغ خراب ھے امی اور کوئی بات نہیں ھے۔۔۔آپ ٹینشن ناں لیں میں اسے سنبھال لوں گا۔۔۔"

عامل نے انہیں دیکھ کر کہا تھا۔

وہ اپنی جان دینے کی دھمکی دے رھی تھی عامل اور یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ھے۔۔۔"

اقراء بیگم اس کے پاس آ بیٹھی تھیں۔

اسے اس کے علاوہ اور کوئی دھمکی آتی بھی نہیں ھے ڈرامے باز کہیں کی۔۔۔۔"

عامل تم نے تو کہا تھا کہ تم دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ھو۔۔۔"

میں نے اسے ھرٹ کیا تھا امی اسی بات کا بدلہ لے رھی ھے آپکی بیٹی پلس بہو۔۔۔"

آخری بات عامل نے شرارت سے کہی تھی۔

ھرٹ کیا تھا تو اب جاو اور اسے نکاح کیلئے مناو ورنہ اس نے اینڈ ٹائم پر انکار کر دینا ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکا کان کھینچ کر کہا تھا۔

اور باھر بڑھ گئی تھیں۔

ڈونٹ وری عامل بھائی۔۔۔ ھم آپکا کیس لڑتے ھیں۔۔اور ھم بھابھی کو منٹوں میں منا لیں گے۔۔۔"

اریب نے چٹکی بجا کر کہا تھا۔

حورین فاطمہ اتنا آسان ٹارگٹ نہیں ھے بچو جتنا تم سمجھ رھے ھو۔۔۔اسے میں ھی بہت مشکل سے ھینڈل کرتا ھو تمھیں تو وہ پھونک میں ھی اڑا دے گی۔۔۔"

عامل نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

تم ھمیں بہت ھلکا لے رھے ھو بھائی ھم بڑی توپ چیز ھیں بس تم دیکھتے جاو۔۔۔"

اسد نے فلمی انداز میں کہا تھا۔

عامل نے آرام سے کندھے اچکائے تھے۔

اسد اور اریب رمشا اور انشاء سمیت حورین کے پاس گئے تھے۔

میں امید کرتا ھوں کہ تم سب کے کانوں کے کیڑے حورا چھے سے نکالے گی۔۔۔"

عامل انہیں جاتا دیکھ کر بڑبڑایا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر حورین نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

جہاں سے وہ چاروں معصوم اندر آرھے تھے۔

ھم عامل ریحان شاہ کے بھائی ھیں۔۔میں اسد اور یہ اریب۔۔۔اور یہ ھمارے چاچو کی بیٹیاں ھیں رمشا اور انشاء۔۔۔"

حورین کو سوالیہ نظروں سے دیکھتا پا کر اسد نے کہا تھا۔

وہ خاموشی سے بیڈ سے ٹیک لگا گئی تھی۔

بھابھی۔۔تم کیسی ھو۔۔۔"

اریب نے بات کا آغاز کیا تھا۔

یہ بھابھی کسے کہا تم نے۔۔۔دوبارہ اگر مجھے بھابھی کہا تو زبان کاٹ کر ھاتھ میں رکھ دوں گی۔۔۔"

حورین نے تپ کر کہا تھا۔

کیوں۔۔کیا تم قصائی ھو۔۔۔حورین فاطمہ کٹنگ اسپیشل۔۔"

اسد نے اپنی مسکراھٹ ضبط کرتے ھوئے کہا تھا۔

جسٹ شٹ اپ۔۔دفعہ ھو جاو یہاں سے ورنہ سر پھاڑ دوں گی تم سب کا۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔

پر ھم نے تو کچھ کہا ھی نہیں ھمیں فری پیکج کیوں دے رھی ھو۔۔۔"

رمشا نے معصومیت سے کہا تھا۔

دیکھو۔۔مجھے پتہ ھے تم عامی بھائی سے ناراض ھو پر میرا یقین کرو عامی بھائی بہت اچھے ھیں۔۔۔"

اسد نے نرم لہجے میں کہا تھا۔

اپنے ذلیل، کمینے۔ گھٹیا بھائی کی طرف داری کرنا بند کرو میں اچھے سے جانتی ھوں وہ کیسا ھے۔۔۔"

خدا کو مانو لڑکی یہ کونسی لینگویج یوز کر رھی ھو تم۔۔۔"

اریب نے کانوں کو ھاتھ لگائے تھے۔

سالے کمینوں یہاں سے نکلتے ھو یا نہیں دفعہ ھو جاو یہاں سے۔۔۔"

وہ کشن ان پر پھینکتی دھاڑی تھی۔

اور وہ سب اپنی جان بچاتے باھر بھاگے تھے۔

عامل دروازے کے باھر ھی کھڑا تھا۔

اور وہ چاروں فق چہرہ لئے اسے دیکھ رھے تھے۔

کیا ھوا تم سب ٹھیک ھو۔۔۔ قوت سماعت ٹھیک ھے ناں تم سب کی۔۔۔"

عامل نے بمشکل خود کو سنجیدہ کرتے ھوئے پوچھا تھا۔

لاحول ولا قوت۔۔۔"

وہ چاروں کانوں کو ھاتھ لگاتے نیچے گئے تھے۔

کیا تماشہ لگا رکھا ھے تم نے۔۔۔ نکاح سے منع کیوں کر رھی ھو تم۔۔۔"

وہ اس کے سر پر آ کر گر جا تھا۔

تماشہ میں نہیں تم لگا رھے ھو۔۔۔ جب میری قیمت دے کر مجھے ھمیشہ کیلئے خرید چکے ھو تو یہ نکاح کا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت ھے۔۔۔"

وہ بیڈ سے اتر کر اسکے مقابل آئی تھی۔

میں اس وقت بحث نہیں کرنا چاھتا۔۔۔ کچھ ھی دیر میں مولوی صاحب آئیں گے چپ چاپ نکاح نامے پر سائن کر دینا۔۔۔"

نہیں کروں گی جو کرنا ھے کرلو۔۔۔"

یہ تمھاری امی کی آخری خواھش تھی۔۔۔کہ ھم دونوں کا نکاح ھو۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

تم مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔۔۔"

حورین نے خود کو مظبوط ظاھر کرنے کی آخری کوشش کی تھی۔

حور۔۔۔میرے پاس زیادہ وقت نہیں ھے میری جان۔۔۔پلیز۔۔عامل سے شادی کر لینا۔۔۔اگر تم نے کبھی بھی مجھ سے محبت کی ھے۔۔۔تو میری آخری خواھش ضرور پوری کرنا۔۔پلیز حورین۔۔۔"

فضہ بیگم نے اکھڑتی سانسوں کے ساتھ کہا تھا۔

حورین نے عامل کے ھاتھ سے موبائل جھپٹا تھا۔

وہ فضہ بیگم کے آخری وقت کی ویڈیو ریکارڈنگ تھی۔

حورین موبائل سینے سے لگائے روتی چلی گئی تھی۔

امی۔۔پلیز واپس آجائیں میں آپ کے بنا نہیں رہ سکتی۔۔پلیز امی۔۔۔"

اسے اس طرح روتا دیکھ عامل نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

بیٹا یہ نکاح آپکی مرضی سے ھو رھا ھے۔۔۔"

مولوی صاحب نے اسکے سامنے بیٹھتے ھی پوچھا تھا۔

حورین نے مجبورا"اثبات میں سر ھلایا تھا۔

وہ اپنی ماں کی آخری خواھش کا احترام کرنا چاھتی تھی۔

ٹھیک ھے بیٹا یہاں سائن کر دیں۔۔۔"

مولوی صاحب نے نکاح نامہ اسکے سامنے رکھا تھا۔

حورین نے کانپتے ھاتھوں سے پین پکڑا تھا۔

اور دھندلے ھوتے نکاح نامے پر سائن کرتی چلی گئی تھی۔

مولوی صاحب افنان کے ساتھ باھر نکل گئے تھے۔

اور وہ رونے لگی تھی۔

اقراء بیگم نے اسے سینے سے لگایا تھا۔

میں صرف عامل کی نہیں تمھاری بھی ماں ھوں خود کو اکیلا مت سمجھنا کبھی۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے سر پر بوسہ دیتے ھوئے کہا تھا۔

میری امی مجھے چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔مجھے اپنے ساتھ لے جاتیں میں ان کے بنا کیسے رھوں۔۔۔"

فضہ بیگم کو یاد کرتے وہ شدت سے روئی تھی۔

رومت بیٹا تمھاری امی کو تکلیف ھو گی۔۔اور میں ھوں ناں۔۔۔مجھے تم عامل کی طرح عزیز ھو کیونکہ تم میرے عامل کی جان ھو۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے خود سے الگ کر کے اسکے آنسو صاف کئے تھے۔

تبھی رمشا کھانا لے کر آئی تھی۔

اور فضہ بیگم نے زبردستی اسے تھوڑا بہت کھانا کھلایا تھا۔

اب تم سو جاو بہت تھکی ھوئی لگ رھی ھو۔۔۔"

فصہ بیگم نے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔

اور خود اسکے پاس بیٹھی تھیں۔

اور اسکا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔

آپ بہت اچھی ھیں۔۔۔"

حورین نے آنکھیں بند کرتے ھوئے کہا تھا۔

اقراء بیگم مسکرادی تھیں۔

اور اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی تھیں۔

ماں جیسا لمس محسوس کرتے حورین کچھ ھی دیر میں سو گئی تھی۔

اقراء بیگم یک ٹک اسکا چہرہ دیکھے جا رہی تھیں۔

جانے کیوں وہ اپنی سی لگی تھی۔

تبھی عامل کمرے میں آیا تھا۔

کیا دیکھ رہی ھیں امی۔۔۔"

عامل نے انکے پاس بیٹھتے ھلکی آواز میں پوچھا تھا۔

اور اقراء بیگم کا سکتہ ٹوٹا تھا۔

اسکی امی کو کیا ھوا تھا عامل۔۔۔"

اقراء بیگم نے حورین کے چہرے سے نظریں ھٹائے بنا ھی پوچھا تھا۔

انکا ایکسیڈنٹ ھوا تھا کچھ دنوں پہلے۔۔۔"

عامل نے حورین کو دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

پتہ نہیں کیوں عامل۔۔پر یہ مجھے بہت جانی پہچانی لگ رھی ھے۔۔۔لگتا ھے برسوں سے جانتی ھوں اسے۔۔۔یہ میری گود میں سر رکھ کے سو رھی ھے تو جیسے ایک سکون سا اتر رھا ھے سینے میں۔۔۔۔"

اقراء بیگم نے حورین کے گالوں کو چھوتے ھوئے کہا تھا۔

آپ مجھ سے پیار کرتی ھیں اس لئے مجھ سے جڑی ھر چیز آپکو پیاری ھے۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

ہاں یہ تو ھے۔۔۔تم میری جان ھو اور حور تمھاری۔۔۔شائد اسی لئے یہ مجھے کچھ زیادہ ھی عزیز ھو گئی ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے عامل کا گال کھینچتے ھوئے کہا تھا۔

لیکن آپکی بیٹی بہت ناراض ھے مجھ سے۔۔۔بہت اکڑو ھے آپکی بیٹی۔۔۔"

عامل نے شرارت سے کہا تھا۔

اگر ناراض ھے تو منالو۔۔۔لیکن میری بیٹی کو رلانا مت ورنہ بہت ڈانٹوں گی میں تمھیں۔۔۔"

اقراء بیگم نے دھمکی دی تھی۔

دس از ناٹ فئیر امی بہو کے آتے ھی آپ نے پارٹی بدل لی۔۔۔"

عامل نے دھائی دی تھی۔

نہیں بیٹی کے آتے ھی میں نے پارٹی بدل لی۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکی بات درست کی تھی۔

آپ جتنی بھی پارٹیاں بدل لیں جتنا پیار آپ مجھ سے کرتی ھیں اتنا آپ کسی سے نہیں کر سکتیں۔۔"

عامل نے انہیں دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

اچھا اب مکھن لگانا بند کرو اور سو جاو بہت رات ھو گئی ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے حورین کا سر تکیے پر رکھتے ھوئے کہا تھا۔

آپ حور کے پاس سو جائیں میں دوسرے کمرے میں سو جاوں گا۔۔۔میری موجودگی سے حور ڈسٹرب ھو گی۔۔۔"

عامل نے حورین کو دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

ٹھیک ھے میں اسکے پاس ھوں تم جا کر آرام کرو۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے سر پر ھاتھ پھیرتے ھوئے کہا تھا۔

گڈ نائٹ امی۔۔۔"

عامل نے کھڑے ھو کر انکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

اور دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

دروازے پر جا کر وہ رکا تھا۔

اور پھر مڑ کر ایک نظر اس دشمن جاں کو دیکھا تھا۔

جو اسکا چین چھین کر سکون سے سو رھی تھی۔

عامل کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔

وہ باھر جانے کی بجائے حورین کی طرف بڑھا تھا۔

اور اسکے پاس بیٹھ کر اسکے ماتھے پر اپنے ھونٹ رکھے تھے۔

کئی لمحے خود کو سیراب کرنے کے بعد وہ تیزی سے اٹھ کر باھر نکل گیا تھا۔
اس ڈر سے کہ اقراء بیگم اسکی آنکھوں میں آنسوناں دیکھ لیں

اقراء بیگم نے حیرت سے اسکا آنااور جانا دیکھا تھا۔

اور پھر حورین کو دیکھا تھا۔
جس کے ماتھے پر چمکتا شفاف موتی انہیں بے چین کر گیا تھا۔

کیا چھپا رھے ھو عامل کیا بات ھے جو تھیں اندر ھی اندر تکلیف دے رھی ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے حورین کے ماتھے پر چمکتا اسکا آنسو اپنے پوروں پر لیتے ھوئے کہا تھا۔

عامل کی آنکھوں کی اداسی انہیں پریشان کر گئی تھی۔

صبح حورین کی آنکھ گیارہ بجے کھلی تھی۔

وہ انگڑائی لیتی اٹھ بیٹھی تھی۔

پہلے تو اسے سمجھ ھی نہیں آیا کہ وہ کہاں ھے۔

پھر جب سامنے دیوار پر لگی عامل کی تصویر پر نظر پڑی تو اسکے ھوش اڑے تھے۔

کل کا پورا دن اسکی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔

وہ خود کو سمبھالتے ھوئے بیڈ سے اٹھی تھی اور واش روم گئی تھی۔

وہ واش روم سے واپس آئی تو اقراء بیگم الماری سے اسکے کپڑے نکال رھی تھیں۔

اسلام علیکم آنٹی۔۔۔"

حورین نے انہیں دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

وعلیکم اسلام اور آنٹی نہیں مما۔۔۔مجھے اچھا لگے گا اگر تم مجھے مما کہو گی۔۔۔"

اقراء بیگم نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔
حورین نے خاموشی سے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

یہ تمھارے کپڑے ھیں جاو نہالو پھر ناشتہ کرنا۔۔۔"

اقراء بیگم نے لال کلر کا خوبصورت سا کام والا فراک اسے تھمایا تھا۔

یہ میرے لئے ھے۔۔۔"

حورین نے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔

ہاں بلکل۔۔ تمھارے لئے ھیں میں نے منگوائے تھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے گال کو چھوتے ہوئے کہا تھا۔

وہ یہ نہیں کہ پائی تھیں کہ یہ کپڑے عامل حورین کے لئے لایا ھے۔کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ حورین وہ کپڑے نہیں پہنے گی اگر اسے عامل کا پتہ چلا تو۔

حورین کپڑے لے کر واش روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

اور اقراء بیگم اسکے لئے ناشتہ لانے چلی گئی تھیں۔

آج سنڈے تھا سب گھر پر ھی تھے۔

ناشتہ کرنے کے بعد سب بڑے چھوٹے گپے لڑانے میں مصروف تھے۔

یہ کیا کر دیا عامل۔۔۔"

اقراء بیگم نے جیسے ھی کچن میں قدم رکھا انکے ھوش اڑے تھے۔

کیونکہ سامنے بے چاری کچن جنگ کا منظر پیش کر رھی تھی۔

اور عامل ابھی تک کیل کانٹوں سے لیس ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔

اور ملازمائیں ایک سائیڈ میں کھڑی اس ماسٹر شیف کو دیکھ رھی تھیں۔

میں حور کے لئے ناشتہ بنا رھا ھوں۔۔"

عامل نے دسواں انڈا توڑتے ھوئے کہا تھا۔

اور یہ انڈا ابھی اپنے باقی ساتھیوں کی طرح باول میں نہیں بلکہ فرش پر گرا تھا۔

عامل میری جان تم باھر جاو میں خود ناشتہ بنا دیتی ھوں۔۔۔"

اقراء بیگم نے خود پر بہت ضبط کر کے کہا تھا۔

وہ بھی اس لئے کیونکہ مقابل انکی جان تھا۔

ورنہ وہ ذرا سی بے ترتیبی اور گندگی برداشت نہیں کرتی تھیں۔

اور یہاں تو عامل پورا کچن غرق کر چکا تھا۔

پر میں خود حور کے لئے ناشتہ بنانا چاھتا تھا امی۔۔۔"

عامل نے گیارویں انڈے پر ظلم کرتے ھوئے کہا تھا۔

عامل۔۔تم جاو فریش ھو جاو میں کر لوں گی۔۔۔"

اقراء بیگم نے زبردستی مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

اوکے۔۔"

عامل نے ایپرن اتار کر رکھا اور انڈوں سے بچتے بچاتے باھر نکل گیا تھا۔

اقراء بیگم نے گہری سانس لی تھی۔

اور ایک ملازمہ کو ناشتہ بنانے کا کہہ کر باقی ملازماوں کو صفائی پر لگایا تھا۔

ناشتہ کرنے کے بعد اقراء بیگم کے اصرار پر بھی وہ باھر نہیں آئی تھی۔

دوپہر ھو رھی تھی۔

تبھی عامل کمرے میں آیا تھا۔

وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی تھی۔

کیا بات ھے جانم۔۔تم باھر نہیں آئی۔۔۔"

عامل کی آواز پر وہ اچھل کر بیڈ سے اتری تھی۔

تم۔۔ تمھیں تمیز نہیں ھے یوں بناناک کئے نہیں آتے۔۔۔"

حورین نے دوپٹہ کندھوں پر ڈالتے ھوئے کہا تھا۔

اور عامل نے حیرت سے اسکی حرکت کو دیکھا تھا۔

پہلے تو وہ دوپٹہ لینے کا تکلف نہیں کرتی تھی۔

پھر آج کیا ھوا۔

جہاں تک مجھے یاد ھے یہ میرا کمرہ ھے۔۔اور تم بھی۔۔"

عامل نے سینے پر ھاتھ باندھ کر اسے سر سے پاوں تک دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

جو اسکے پسند کئے گئے لال کلر کے پاوں تک آتے فراک میں کندھوں پر دوپٹہ ڈالے کھلے بالوں میں سیدھا اسکے دل میں اتر رھی تھی۔

میں تمھاری نہیں ھوں۔۔اور اگر تمھیں لگتا ھے کہ چند کاغذوں پر سائن کروا کر تم مجھے حاصل کر لوگے تو یہ تمھاری غلط فہمی ھے۔۔۔"

وہ چند کاغذ نہیں تھے حورین عامل شاہ۔۔۔وہ نکاح کے پیپرز تھے اور تم مانو یا ناں مانو۔۔ھو تو تم میری ھی۔۔"

عامل نے اسے دیکھتے ھوئے سنجیدگی سے کہا تھا۔

تمھارے نام کے ساتھ میرا نام لگ جانے سے حقیقت نہیں بدل جائے گی۔۔۔ھوں تو میں ایک خریدی ھوئی طوائف زادی ھی ناں۔۔۔"

حورین نے چبا چبا کر کہا تھا۔

اپنی بکواس بند کرو ورنہ بہت برا کروں گا میں۔۔۔"

عامل اسکا بازو دبوچ کر دبی دبی آواز میں غرایا تھا۔

تمھارے ھر روپ سے واقف ھوں میں۔۔ڈرتی نہیں ھوں تم سے۔۔۔"

حورین نے بے خوفی سے کہا تھا۔

میں تمھیں آخری بار وارن کر رھا ھوں باز آجاو حور۔۔خود کو سزا دینا بند کرو۔۔۔ورنہ میری دی ھوئی سزا تم سہہ نہیں پاو گی۔۔۔"

آخری بات اسکے چہرے کو تکتے عامل نے معنی خیزی سے کہی تھی۔

خبر دار جو تم میرے پاس بھی آئے تو۔۔۔مجھے ھاتھ مت لگانا ورنہ۔۔۔ورنہ میں آنٹی سے تمھاری شکایت کر دوں گی۔۔۔"

حورین نے اسے خود سے دور دھکیلتے ھوئے اقراء بیگم کی دھمکی دی تھی۔

اچھاا۔۔۔ویسے کیا کہو گی امی سے کہ میں نے۔۔۔یعنی تمھارے شوھر نے تمھارے پاس آنے کی کوشش کی ھے۔۔۔اور تمھیں ھاتھ لگایا ھے۔۔۔"

عامل نے شرارتی انداز میں پوچھا تھا۔

تم انتہائی کمینے اور بے شرم انسان ھو۔۔۔"

حورین نے تپ کر کہا تھا۔

ایک تمھاری اس لینگویج سے اللہ ھی بچائے مجھے۔۔۔"

عامل نے کانوں کو ھاتھ لگائے تھے۔

تم یہاں سے جاتے ھو یا میں چلی جاوں۔۔"

حورین نے کمرے کا دروازہ کھولتے ھوئے کہا تھا۔

بیڈ مینرز جانم۔۔شوھر کو کمرے سے نہیں نکالتے اسے تو سر آنکھوں پر رکھتے ھیں۔۔۔"

تمھارے سر کی ایسی کی تیسی۔۔کمینے کہیں کے شوخے بنتے ھو میرے سامنے رکو بتاتی ھوں تمھیں۔۔۔"

حورین نے نیچے سے اپنا جوتا اٹھایا اور اسکی طرف پلٹی پر وہ تو پہلے ھی چلا گیا تھا۔

حورین جوتا نیچے پھینک کر بیڈ پر گر گئی تھی۔

اسد تمھاری طبیعت تو ٹھیک ھے ناں۔۔۔"

انشاء نے اسے گھورتے ھوئے پوچھا تھا۔

ہاں میں ٹھیک ھوں۔۔۔ تم کیوں پوچھ رھی ھو۔۔۔"

اسد نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا تھا۔

نہیں کچھ نہیں بس ایسے ھی۔۔۔"

انشاء نے یہاں وہاں دیکھتے کہا تھا۔

تین دن سے تم مجھے نمک والی چائے پلا رھی ھو اور میں نے ری ایکٹ نہیں کیا اس لئے پوچھ رھی ھوناں۔۔"

اسد نے اسکی چوری پکڑی تھی۔

میں۔۔میں نے ایسا نہیں کیا مجھے کیا ضرورت ھے تمھاری چائے میں نمک ملانے کی۔۔۔"

وہ فورا" معصوم بنی تھی۔

ایک نمبر کی جھوٹی ھو تم لیکن یاد رکھنا۔۔میں ایک ھی وار کروں گا اور تم۔۔۔چاروں خانے چت ھو جاو گی۔۔۔"

اسد نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

ارے جاو جاو۔۔بہت دیکھے تم جیسے۔۔انشاءافنان شاہ کو زیر کرنے والا آج تک پیدا نہیں ھوا۔۔۔"

انشاء نے ھاتھ جھٹک کر کہا تھا۔

لیکن میں تو بائیس سال کا ھو گیا ھوں لگتا ھے تمھاری پاس کی نظر کمزور ھے۔۔۔"

اسد نے آنکھیں پٹپٹاتے ھوئے کہا تھا۔

کیا تمھاری شکل دیکھنے لائق ھے۔۔۔"؟

انشاء نے اسے غور سے دیکھنے کے بعد کہا تھا۔

یونی کی ساری لڑکیاں مرتی ھیں مجھ پر۔۔"

اسد نے کالر جھاڑے تھے۔

ہاں تو تمھاری شکل دیکھنے کے بعد وہ زندہ رہ بھی کیسے سکتی ھیں یہ تو ھم ھیں۔۔جو مجبورا" تمھیں برداشت کرتے ھیں۔۔۔"

انشاء نے افسوس سے کہا تھا۔

خیال کرنا کہیں ساری زندگی ناں برداشت کرنا پڑ جائے۔۔۔"

اسد نے معنی خیزی سے کہا تھا۔

اس دن سے پہلے میں تمھارا سر ناں پھاڑ دوں ڈھیٹ لفنگے کہیں کے۔۔"

اس نے تپ کر کہا تھا۔

دیکھتے ھیں۔۔"

اسد مسکرا کر کہتا باھر نکل گیا تھا۔

جبکہ پیچھے وہ جل بھن گئی تھی۔

کیسی ھو بیٹا۔۔۔"

ریحان شاہ کی آواز پر وہ پلٹی تھی۔

آپ۔۔۔"؟

میں عامل کا باباھوں۔۔۔"

حورین کے کنفیوز ھونے پر ریحان نے بتایا تھا۔

اسلام علیکم۔۔۔"

حورین نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ کیسی ھو یہاں کوئی پریشانی تو نہیں ھو رھی۔۔۔"

ریحان نے مسکراتے ھوئے پوچھا تھا۔

(سب سے بڑی پریشانی تو آپکا بیٹا ھے)جی نہیں میں ٹھیک ھوں۔۔۔"

پہلی بات اس نے دل میں ھی کہی تھی۔

بیٹا جن حالات میں نکاح ھوا ھے یہ سب ایکسیپٹ کرنا تمھارے لئے بہت مشکل ھو گا پر میں یقین دلاتا ھوں یہاں تم میری بیٹی کی طرح ھی رھو گی۔۔اور عامل تنگ کرے تو مجھے بتانا میں اسکے کان کھینچوں گا۔۔۔ویسے میرا بیٹا کسی کو تنگ نہیں کرتا بہت اچھا ھے عامل۔۔۔"

ریحان نے محبت سے کہا تھا۔

آپکا بیٹا ھے آپکو تو اچھا ھی لگے گا۔۔۔پر میری نظر میں دنیا کا سب سے برا شخص عامل ریحان شاہ ھے۔۔۔"

انکی آنکھوں میں دیکھتے حورین نے کہا تھا۔

اور وہ حیران رہ گئے تھے۔

تمھاری لڑائی ھوئی ھے اس سے اسلئے کہ رھی ھو۔۔بٹ ڈونٹ وری۔۔۔عامل سب ٹھیک کردے گا۔۔۔"

ریحان نے اسکے سر پر ھاتھ رکھ کر کہا تھا۔
اور حورین نے بے ساختہ اپنی آنکھیں بند کی تھی۔

باپ کے شفیق لمس کے لئے تو وہ بچپن سے ترستی آرھی تھی۔

کسی بھی چیز کی ضرورت ھو تو تکلف مت کرنا۔۔۔میں تمھارا باباھوں بے جھجھک مانگ لینا مجھ سے۔۔۔"

ریحان کی بات پر اسکی آنکھیں نم ھوئی تھیں۔

ریحان شاہ باھر چلے گئے تھے۔

میں عامل کی فیملی کو دھوکا نہیں دے سکتی۔۔۔یہ سب بہت اچھے ھیں۔۔۔۔میں عامل کے کئے کی سزا انہیں نہیں دے سکتی۔۔مجھے یہاں سے جانا ھو گا۔۔۔"

حورین نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا تھا۔

عامل اسکے سونے کا یقین کر کے کمرے میں آیا تھا۔

اور دھیرے دھیرے چلتا ھوا اس کے پاس آ بیٹھا تھا۔

وہ پوری طرح کمبل میں گھسی پڑی تھی۔

عامل نے آھستہ سے اسکے چہرے سے کمبل اتارا تھا۔

اور پھر جھٹکے سے پورا کمبل اٹھا کر دور پھینکا تھا۔

بیڈ پر تکیے اور کشن رکھے تھے۔

حورین وہاں نہیں تھی۔

عامل کا دل کسی انہونی کے ڈر سے کانپا تھا۔

اس نے فورا" جا کر واش روم چیک کیا تھا۔

پر وہ ھوتی تو ملتی ناں۔

عامل فورا" باھر بھاگا تھا۔

اور پورا گھر چھان مارا تھا پر وہ کہیں نہیں تھی۔

رات کے بارہ بج رھے تھے۔

آخر اس وقت وہ کہاں جا سکتی تھی۔

کہیں پھر سے واپس کوٹھے پر۔

یہ سب سوچیں اسے پاگل کر رہی تھیں۔

اس نے فورا" ستارا بائی کو کال کی تھی۔

پر حورین وہاں نہیں تھی۔

وہ اپنی کار کی چابی لے کر باہر بھاگا تھا۔

افنان جو پانی پینے آیا تھا۔

اسے اس وقت باہر جاتے دیکھ کر اس نے آواز دی تھی۔

پر عامل ان سنی کر گیا تھا۔

اور جب تک افنان باہر گیا وہ جا چکا تھا۔

وہ لینڈ لائن سے اسے کال ملانے لگا پر عامل نے ریسیو نہیں کی تھی۔

افنان پریشان ھو گیا تھا۔

سڑکوں پر گاڑی گھماتے وہ اسے تلاش کر رھا تھا۔

پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رھا تھا۔

پھر اسے رضا کا خیال آیا تھا۔
رضا اسکا کالج فرینڈ تھا۔

اور اب پولیس میں جاب کر رھا تھا۔

عامل نے فورا" گاڑی روک کر اسے کال کی تھی۔

اور ساری سچویشن بتائی تھی۔

رضا نے اسے تسلی دے کر کال کاٹ دی تھی۔

اور اپنے اھلکاروں کو کام پر لگایا تھا۔

گھر سے بار بار کال آنے پر اس نے سب کچھ بتا دیا تھا۔

اب اقراء بیگم پریشانی سے حورین کی سلامتی کی دعا مانگ رہی تھیں۔

اکیلی لڑکی کا آدھی رات کو گھر سے باہر نکلنا بہت خطرناک تھا۔

رات کے تین بجے رضا نے عامل کو کال کر کے حورین کی لوکیشن بتائی تھی۔
اور عامل اسکی لوکیشن سن کر حیران رہ گیا تھا۔

حور وہاں کیسے پہنچی۔۔۔"

وہ پریشان ہوتا ہوا گاڑی کو موڑ چکا تھا۔

صبح کے چھ بجے حورین کی آنکھ کھلی تھی۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو سر میں شدید درد ھوا تھا۔

وہ پھر سے لیٹ گئی تھی۔

پھر اسے دھیرے دھیرے یاد آیا تھا۔

وہ رات کے گیارہ بجے چوری چھپے گھر سے نکلی تھی۔
اور چلتے چلتے بس سٹاپ تک آئی تھی۔
اور وہاں سامنے تیار کھڑی بس میں بیٹھ گئی تھی یہ دیکھے بنا کہ وہ بس کہاں جا رھی ھے۔

رات کے کسی پہر بس کنڈیکٹر نے اس سے کرایہ مانگا تھا۔
اور اسکے پاس پیسے ناں ھونے پر اسے سنسان جگہ پر اتار دیا تھا۔

اور پھر اسکا ایکسیڈنٹ ھوا تھا۔
اور اب وہ ایک شاندار کمرے میں موجود تھی۔

کہیں میں غلط جگہ تو نہیں پھس گئی۔۔۔"

اس نے آس پاس دیکھتے ھوئے سوچا تھا۔

اور اپنا سر تھام کر اٹھی تھی۔

اور بیڈ سے اتر کر دروازے کی طرف آئی تھی۔

مگر اس کے دروازہ کھولنے سے پہلے ھی دروازہ کھلا تھا اور ایک عورت اندر آئی تھی۔

اللہ کا شکر ھے تم اٹھ گئی اب کیسی طبیعت ھے تمھاری۔۔۔"

اس عورت نے اسے دیکھتے ھوئے پوچھا تھا۔

کون ھیں آپ میں کہاں ھوں۔۔۔"

اس نے دو قدم پیچھے ھوتے پوچھا تھا۔

تم بڑے سائیں کی حویلی میں ھو ڈرو مت تم محفوظ ھو۔۔۔"

اس عورت نے اسکا ڈر محسوس کرتے ھوئے کہا تھا۔

مجھے ان سے مطلب بڑے سائیں سے ملنا ھے۔۔۔"

حورین نے خود پر قابو کرتے ھوئے کہا تھا۔

وہ عورت اثبات میں سر ھلاتی باھر نکل گئی تھی۔

حورین بھی اسکے پیچھے گئی تھی۔

باھر لاونج میں ایک بزرگ ھاتھ میں تسبیح لئے پڑھنے میں مصروف تھا۔

وہ عورت حورین کو وہاں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

کون ھیں آپ۔۔۔"

حورین نے دھیمے لہجے میں پوچھا تھا۔

کل رات میری گاڑی سے تمھارا ایکسیڈنٹ ھوا تھا اب کیسی ھو تم۔۔۔۔"

اس شخص نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ھوئے پوچھا تھا۔

مجھے جانا ھے آپکی مدد کا شکریہ۔۔۔"

حورین نے انہیں دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

تم رات کے اس وقت سڑک پر کیا کر رہی تھی۔۔۔کیا گھر سے بھاگ کر آئی ہو۔۔۔"

انہیوں نے اسکے مقابل آکر پوچھا تھا۔

گھر۔۔۔گھر نہیں ہے میرا کوئی۔۔۔لاوارث ہوں۔۔۔"

حورین نے تلخی سے کہا تھا۔

اچھا جاو آرام کرو اس بارے میں پھر بات کریں گے۔۔تمھیں آرام کی ضرورت ہے۔۔۔"

انہوں نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

حورین بھی بحث کرنے کی حالت میں نہیں تھی اس لئے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

"حور"

عامل کی بیتاب آواز پر اس نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

عامل تیز تیز چلتا اس تک آیا تھا اور اسے زور سے خود میں بھینچا تھا۔
عامل کو اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ حورین اسے مل گئی ھے۔
گزشتہ رات اسکی زندگی کی بھیانک ترین رات گزری تھی۔

عامل نے اسے خود سے الگ کر کے اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوا تھا۔

یہ چوٹ۔۔۔تم ٹھیک ھوناں تمھیں درد تو نہیں ھو رھا ناں۔۔۔"

عامل نے اسکے ماتھے پر لگی پٹی کو چھوتے ھوئے پوچھا تھا۔

حورین نے اسکا ھاتھ جھٹک دیا تھا۔

چلو گھر چلو سب پریشان ھیں تمھارے لئے۔۔۔"

عامل نے اسکا ھاتھ پکڑتے ھوئے کہا تھا۔

مجھے تمھارے ساتھ کہیں نہیں جانا عامل چھوڑو میرا ھاتھ۔۔۔"

حورن نے اپنا ھاتھ کھینچا تھا۔

گھر چل کے غصہ کر لینا ابھی چلو۔۔۔"

میں نہیں جاوں گی عامل۔۔۔"

حور میں ویسے ھی بہت غصے میں ھوں مزید میرا دماغ خراب ناں کرو۔۔۔"

عامل نے تیز آواز میں کہا تھا۔

یہ سب کیا ھو رھا ھے۔۔۔عامل ھاتھ چھوڑ واسکا۔۔۔"

تبریز شاہ نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

سر پلیز میری مدد کریں یہ میرے ساتھ زبردستی کر رھا ھے۔۔۔"

حورین نے تبریز شاہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ عامل کے دادا ھیں اور وہ اس وقت تبریز شاہ کی حویلی میں کھڑی ھے۔۔۔"

ایم سوری۔۔۔بٹ میں "کسی" کے بھی کہنے پر اپنی بیوی کا ھاتھ نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"

عامل نے نظریں جھکا کر "کسی" پر زور دیتے ھوئے کہا تھا۔

یہ تم کس طرح بات کر رھے ھو عامل۔۔"

تبریز شاہ کو اسکا انداز نا گوار گزرا تھا۔

مجھے اپنی بیوی کو لے جانے کے لئے آپکی اجازت کی ضرورت نہیں ھے آغا جان۔۔۔میں چلتا ھوں۔۔۔"

عامل نے خود پر ضبط کر کے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

اور یہ تمھاری بیوی کب ھوئی۔۔مجھے بتائے بغیر تم نے شادی بھی کرلی۔۔۔"

وہ حیران ھوئے تھے۔

میں آپ سے بد تمیزی نہیں کرنا چاھتا آغا جان۔۔پلیز مجھ سے اور میری بیوی سے دور رھیئے۔۔۔"

عامل نے انہیں ایک نظر دیکھ کر کہا اور حورین کو کھینچتے ھوئے باھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

جبکہ پیچھے کھڑے تبریز شاہ سکتے میں آ گئے تھے۔
عامل نے کبھی ان سے بد تمیزی نہیں کی تھی۔

کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔
عامل تو تبریز شاہ سے بہت پیار کرتا تھا انکی بہت عزت کرتا تھا۔

پھر آج ایسا کیا ھوا کہ وہ اس طرح ری ایکٹ کر رھا تھا۔

گھر آنے تک عامل مکمل طور پر خاموش رھا تھا۔

حورین نے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔

حورین کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر عامل نے اسے باھر کھینچا تھا۔

اور وہ لڑکھڑاتے ھوئے اسکے سینے سے لگی تھی۔

حورین نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

جو لال ھوتی آنکھوں سے اسے ھی دیکھ رھا تھا۔

عامل نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا تھا اور اسکی کلائی سے پکڑ کر اسے اندر لایا تھا۔

پورے گھر والے لاونج میں ھی بیٹھے تھے۔

پوری رات ناں سونے کے باعث سب کافی تھکے ھوئے تھے۔

عامل کو دیکھ کر اقراء بیگم کی جان میں جان آئی تھی۔

عامل حورین کو وہاں چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اسد اور اریب عامل کے پیچھے گئے تھے۔

یہ چوٹ کیسے لگی تم ٹھیک ھو ناں بیٹا۔۔۔"

اقراء بیگم نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

ایم سوری۔۔۔میری وجہ سے آپکو تکلیف ھوئی۔۔۔"

حورین نے شرمندگی سے کہا تھا۔

اٹس اوکے میری جان۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے گلے لگاتے ھوئے کہا تھا۔

جاو بیٹا اپنے کمرے میں ریسٹ کرو۔۔۔"

ریحان نے اسکے سر پر ھاتھ رکھتے ھوئے کہا تھا۔
اور وہ چپ چاپ اپنے کمرے کی طرف گئی تھی۔

آپکو ایسا نہیں لگتا بھائی جان۔۔۔ جیسے حورین کو ھم جانتے ھوں پہلے سے ھی۔۔۔"

افنان نے اسے جاتا دیکھ کر کہا تھا۔

مجھے بھی ایسا ھی لگتا ھے افنان۔۔۔وہ دل کے بہت قریب بہت جانی پہچانی لگتی ھے۔۔۔"

ریحان نے صوفے پر بیٹھتے ھوئے کہا تھا۔

اقراء بیگم بھی وھیں بیٹھ گئی تھیں۔

وہ ساری رات حورین کیلئے پریشان رھی تھیں۔

اب اسے دیکھ کر انہیں سکون ملا تھا۔

وہ نہیں جانتی تھیں کہ کل کی آئی وہ لڑکی انہیں اتنی عزیز کیوں ھے۔

حورین کمرے میں آئی تو عامل صوفے پر بیٹھا تھا۔

اور اسد اور اریب بھی ساتھ ھی بیٹھے تھے۔

حورین کو دیکھ کر وہ دونوں باھر نکل گئے تھے۔

حورین دھیرے دھیرے چلتے بیڈ کے کنارے جا بیٹھی تھی۔

کیوں گئی تھی۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھے بنا ھی پوچھا تھا۔

کیونکہ میں تمھارے ساتھ نہیں رھنا چاھتی۔۔۔"

حورین نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

کب معاف کرو گی مجھے۔۔۔"

عامل نے اسکے سامنے آکر پوچھا تھا۔

تمھیں معاف کرنا میرے بس میں نہیں۔۔۔"

حورین نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا تھا۔

مت کرو معاف۔۔۔پر اس طرح سے مجھے چھوڑ کر پھر سے مت جانا۔۔۔جو بھی سزا دینی ھے مجھے ساتھ رہ کر دو پلیز ڈونٹ ڈو دس اگین۔۔۔"

عامل نے تھکے ھوئے لہجے میں کہا تھا۔

مجھے تمھارے ساتھ سے ھی تواذیت ھوتی ھے۔۔۔جو تم نے میرے ساتھ کیااس کیلئے میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گی عامل۔۔۔"

حورین نے اسکے سامنے کھڑے ھو کر بھیگی آواز میں کہا تھا۔

مجھ سے غلطی ھو گئی معاف کر دو پر مجھے خود سے الگ مت کرو۔۔۔ تمھیں ذرا سا اندازہ نہیں ھے کل رات میں کس اذیت سے گزرا ھوں میری سانسیں رک رھی تھیں یار۔۔۔"

عامل نے بے اختیار اسے اپنے سینے سے لگا کر کہا تھا۔
اور وہ پہلی بار خاموش رہ گئی تھی۔
اسے خود سے دور نہیں کر سکی تھی۔

کب تک پتھر کرتی اپنے دل کو اس شخص کیلئے جس سے اس نے کبھی ٹوٹ کر محبت کی تھی۔

حورین کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر عامل کے کندھے پر گرا تھا۔

وہ اپنی مٹھیاں بھینچے کھڑی تھی۔

خود پر ضبط کر رہی تھی۔

وہ اس کے سامنے ٹوٹنا نہیں چاہتی تھی۔

عامل نے اسے دھیرے سے خود سے الگ کیا تھا۔

اور اپنے جلتے ھونٹ اسکے ماتھے پر رکھے تھے۔

حورین نے بے ساختہ اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

چاھے کچھ بھی ھو جائے۔۔۔مجھے خود سے دور مت کرنا حور۔۔۔عامل شاہ ادھورا ھے تمھارے بنا۔۔۔"

عامل نے اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لے کر کہا تھا۔

اور وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

کتنا درد تھا اسکی آنکھوں میں۔

حورین کو پا کر بھی وہ اتنا بے سکون کیوں تھا۔

عامل اسے چھوڑ کر باھر نکل گیا تھا۔

اور وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

شام کے چھ بج رھے تھے۔

ریحان آفس سے آ گیا تھا۔

سب لاونج میں بیٹھے چائے پی رھے تھے۔

عامل گھر پر نہیں تھا۔

اریب تم پھر سے من مانی کر رہے ہو۔۔۔"

رمشا نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

پر میں نے کیا کیا ہے۔۔۔"

اریب نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

رمشا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنے ہاتھ کو جسے وہ سکون سے تھامے بیٹھا تھا۔

اریب کوئی دیکھ لے گا میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔"

رمشا نے بظاہر مسکرا کر دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔

سب بزی ھیں ڈارلنگ ڈونٹ وری۔۔"

اریب نے بے خوفی سے کہا تھا۔

تمھاری یہی حرکتیں رہی ناں تو میں نے نہیں کرنی تم سے شادی۔۔۔"

رمشا نے جل کر کہا تھا۔

پر ابھی تو میں نے کچھ کیا ھی نہیں کہو تو کچھ اور کروں۔۔۔"

اریب کے معنی خیز جملے پر وہ پل میں سرخ ھوئی تھی۔

آھم آھم۔۔۔"

انشاء نے ان دونوں کو ھوش دلایا تھا۔

جوارد گرد سے بے خبر ایک دوسرے میں الجھے تھے۔

انشاء کے ھنکارنے پر اریب فورا" رمشا سے دور ھوا تھا۔

تبھی سب کی نظر وہاں آتی حورین پر پڑی تھی۔

اقراء بیگم نے مسکراتے ھوئے اسے اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔

تمھیں چائے دوں آپی۔۔۔"

رمشا نے مسکراتے ھوئے پوچھا تھا۔

یہ تمھاری آپی نہیں بھابھی ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے ٹوکا تھا۔

جبکہ رمشا،انشاء،اریب اور اسد نے فورا" حورین کی طرف دیکھا تھا۔

ہاں تم سب۔۔مجھے بھا بھی کہ سکتے ھو۔۔۔"

حورین کی بات پر ان سب نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا تھا۔
جو سب کے سامنے معصوم بن رھی تھی۔
اور ان کے سامنے جلادنی بن گئی تھی۔

چلو آج اتنے دنوں بعد مجھے بھی میٹھی چائے مل گئی۔۔۔"

اسد نے پہلے ھی سپ پر کہا تھا۔

کیوں پہلے تمھاری چائے میٹھی نہیں ھوتی تھی۔۔۔"

اقراء بیگم نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

مت پوچھیں امی کتنے دنوں سے نمک والی چائے پی رہا ھوں۔۔۔"

اسد فورا" معصوم بنا تھا۔

انشاء۔۔یہ تمھاری شرارت تھی ناں۔۔۔"

افنان نے اسے گھورا تھا۔

بلکل نہیں بابا میں آپکو ایسی لگتی ھوں۔۔۔"

انشاء نے معصومیت کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑے تھے۔

یہ سہی کہ رہی ھے چاچو یہ بہت خونخوار چڑیل ھے ایسی چھوٹی موٹی حرکتیں نہیں کرتی۔۔۔"

اسد نے اسے مزید تپایا تھا۔

اسد ریحان شاہ۔۔یاد رکھنا میری بات کسی دن ضائع ھو جاو گے میرے ھاتھوں۔۔۔اس بار تمھاری شیمپو میں انڈا ملانے کی بجائے کچا انڈہ تمھارے منہ میں ڈال دوں گی۔۔۔"

انشاء نے دھمکی دی تھی۔

ای یو۔۔یخ۔۔۔"

انشاء کی بات پر حورین نے جھرجھری لی تھی۔

باقی سب کو خوشگوار حیرت ھوئی تھی۔

کہ اس نے کسی بات پر ری ایکٹ تو کیا۔

حورین برے برے منہ بنا رھی تھی۔

باقی سب ھنس دیئے تھے۔

وہ کچھ دیر مزید انکے ساتھ بیٹھنے کے بعد باھر لان میں آگئی تھی۔

باھر ھلکا سا اندھیرا ھونے لگا تھا۔

اسے فضہ بیگم کی یاد آرھی تھی۔

امی کہاں ھیں آپ۔۔۔مجھے آپکے پاس آنا ھے آپکی گود میں سر رکھنا ھے۔۔۔میں بہت اکیلی ھوں امی۔۔۔"

اس نے آسمان کی طرف دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

چلتے چلتے وہ گھر کے پچھلے حصے کی طرف آئی تھی۔

وہاں ایک سٹور روم بنا ھوا تھا۔

سٹور روم کا دروازہ کھلا تھا۔

وہ دروازہ بند کرنے کی نیت سے آگے بڑھی تھی۔

دروازہ بند کرتے وقت اسے لگا کہ کسی کی ھلکی سی آوازیں آ رھی ھیں۔

وہ تجسس کے مارے اندر آئی تھی۔

اندر سارا پرانا سامان رکھا تھا۔

اسے لگا کہ اسے وھم ھوا ھے۔

اس لئے وہ واپس مڑی تھی۔

تبھی اسکی نظر ھلکی سے روشنی پر پڑی جو الماری کے پیچھے سے آرھی تھی۔

وہ دھیرے دھیرے الماری کے پاس آئی تو اسکے پیچھے ایک دروازہ تھا۔

وہ اندر آئی تو سیڑھیاں نیچے کو جارھی تھیں۔

وہ دو تین سٹیپ نیچے آئی تھی۔

تو نیچے ایک کشادہ سا کمرہ تھا۔

میں اسے حقیقت کیسے بتاوں امی وہ مجھ سے مزید نفرت کرنے لگے گی۔۔میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتا امی۔۔۔"

عامل کی بھیگی آواز پر اسکے قدم رکے تھے۔

اقراء بیگم تو گھر میں تھیں تو عامل کس سے بات کر رھا تھا۔

میں چاھتا ھوں کہ وہ مجھے اور باقی گھر والوں کو قبول کر لے اور پھر میں اسے سچ بتاوں۔۔۔وہ فیک ویڈیو دکھا کر میں نے اس سے نکاح تو کر لیا پر اب میں اسکا سامنا کرنے سے گھبراتا ھوں امی۔۔۔پر میں کیا کرتا اگر میں اسے وہ ویڈیو ناں دکھاتا تو وہ مجھ سے نکاح نہیں کرتی۔۔۔"

حورین نے بے یقینی سے اپنے منہ پر ھاتھ رکھا تھا۔
تو کیا وہ شخص اتنا گرا ھوا تھا کہ اسکی مری ھوئی ماں کو استعمال کر کے اسے بلیک میل کیا اس سے نکاح کیا۔

آپ اسے سمجھائیں گی ناں امی اسے بتائیں گی ناں کہ میں اس سے بہت پیار کرتا ھوں۔۔۔میں نے یہ سب کچھ اسکی محبت میں کیا ھے۔۔۔کیونکہ مجھے پتہ ھے اگر یہ سچ اسے پہلے پتہ چلتا تو وہ کبھی مجھ سے نکاح نہیں کرتی پلیز امی اسے مجھ سے دور مت جانے دیجیئے گا میں مر جاوں گا۔۔۔"

کونسے سچ کی بات کر رہا تھا وہ۔

اب اور کیا باقی تھا سننے کو۔

وہ خود کو سمبھالتے ہوئے دو سٹیپ اور نیچے آئی تھی۔

وہ اسے دیکھنا چاھتی تھی جس سے وہ بات کر رہا تھا۔

عامل انکی گود میں سر رکھے روئے جا رہا تھا۔

اور وہ اسکی بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں۔

انکا چہرہ دیکھ کر حورین کو لگا پوری چھت اس پر آ گری ہے۔

ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔

یہ نا ممکن ہے۔

حورین کو اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہوا تھا۔

اس نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اپنے دل پر رکھا تھا۔

اسے لگا وہ یہاں سے ہل نہیں پائے گی۔

اسلام علیکم۔۔۔"

تبریز شاہ نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

وعلیکم اسلام باباجان آپ یہاں۔۔۔"

ریحان نے انکے گلے لگتے ھوئے کہا تھا۔

کیوں کیا میں یہاں نہیں آسکتا۔۔"؟

نہیں آغا جان ایسی بات نہیں ھے بلکہ ھمیں آپکا سرپرائز بہت اچھا لگا۔۔۔۔"

اقراء بیگم نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

سرپرائز تو عامل نے دیا ھے مجھے۔۔میری زندگی کا سب سے بڑا سرپرائز۔۔۔مجھے بنا بتائے تم لوگوں نے اسکی شادی کر دی۔۔۔"

تبریز شاہ نے غصے میں کہا تھا۔

آپکو کیسے پتا چلا۔۔"

ریحان نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

افنان اپنے کمرے میں گیا تھا کوئی کال کرنے کیلئے لیکن باقی سب وہیں موجود تھے۔

کل رات میری گاڑی سے ایک لڑکی کا ایکسیڈنٹ ھوا تھا۔۔۔اور اسی لڑکی کو لینے عامل آیا تھا اور اسی نے کہا کہ وہ لڑکی اسکی بیوی ھے۔۔اور یہ بھی کہا کہ میں ان دونوں سے دور رھوں۔۔۔لاڈلا بد تمیزی کر کے آیا ھے مجھ سے۔۔۔"

عامل نے آپ سے بد تمیزی کی۔۔۔ایسا کیسے ھو سکتا ھے آغا جان عامل آپ کی بہت عزت کرتا ھے۔۔۔"

اقراء بیگم حیران و پریشان ھوئی تھیں۔

مجھے بھی یہی لگتا تھا اب تک۔۔۔ مگر لاڈلے نے بھرم توڑ دیا میرا۔۔۔"

تبریز شاہ کی آواز میں دکھ تھا۔

عامل آتا ھے تو میں بات کرتا ھوں آپ فکر ناں کریں۔۔۔"

ریحان نے انکا ھاتھ تھامتے ھوئے کہا تھا۔

اور انہیں صوفے پر بٹھایا تھا۔

وہاں موجود سب لوگ الجھ گئے تھے تبریز شاہ کی بات سن کر۔

اقراء بیگم نے انہیں پانی کا گلاس دیا تھا۔

مگر اندر سے وہ بھی بہت پریشان تھیں۔

میں پھر سے کہہ رھی ھوں عامل تمھیں حورین کو سب کچھ بتا دینا چاھیئے۔۔۔"

انہوں نے پھر سے اسے قائل کرنے کی کوشش کی تھی۔

کیسے بتاوں امی یہ سب اتنا آسان نہیں ھے۔۔۔وہ ٹوٹ جائے گی بکھر جائے گی۔۔۔وہ یہ حقیقت نہیں سہہ پائے گی کہ وہ آپکی سگی بیٹی نہیں ھے بلکہ میں آپکا سگا بیٹا ھوں میں نہیں کہ سکتا امی۔۔۔"

عامل نے اٹھتے ھوئے ٹوٹی ھوئی آواز میں کہا تھا۔

ھم ساری زندگی خاموش نہیں رہ سکتے عامل۔۔۔جس دن اسے پتہ چلا کہ میں زندہ ھوں میری موت ایک جھوٹ تھی وہ تم سے مزید نفرت کرنے لگے گی۔۔۔وہ بہت ضدی ھے عامل چوبیس سالوں سے اسے دیکھ رھی ھوں میں وہ نہیں برداشت کرے گی یہ سب۔۔۔"

فضہ بیگم نے عامل کا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لے کر کہا تھا.

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرھا امی میں کیا کروں۔۔۔"

عامل نے تھکی ھوئی آواز میں کہا تھا۔

حورین کو یہ سچائی باھر سے پتہ چلے اس سے بہتر ھے تم خود اسے بتادو۔۔۔شائد وہ تمھیں معاف کردے۔۔۔میں بس تم دونوں کو خوش دیکھنا چاھتی ھوں عامل اتنے سالوں بعد مجھے میرا بیٹا ملا ھے میں تمھیں سکون سے جیتا ھوا دیکھنا چاھتی ھوں۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکا چہرہ صاف کرتے ھوئے کہا تھا۔

عامل پھر سے انکی گود میں سو گیا تھا۔

اور حورین کو لگا کہ اس تکلیف کے آگے تو موت کی تکلیف بھی آسان ھو گی۔

پہلے اسکا باپ نہیں تھا اب ماں بھی نہیں ھے۔

تم لاوارث ھو حورین فاطمہ تم بے شناخت ھو کوئی نہیں ھے تمھارا۔۔۔"

اسکے اندر سے آواز آئی تھی۔

پچھلے چوبیس سالوں سے جس عورت کو وہ اپنی ماں سمجھتی رھی وہ اسکی نہیں عامل کی ماں تھی۔

جو اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر اسکی زندگی سے کھیل رھی تھی۔

اسکے قدم من من کے ھو گئے تھے۔

وہ تو اتنی بد قسمت تھی کہ فضہ بیگم کے زندہ ھونے کی خوشی بھی نہیں منا سکی تھی۔

آنسوؤں کا گولا اسکے گلے میں اٹکا تھا۔

اس نے زور سے اپنے منہ پر ھاتھ رکھ کر اپنی سسکی کو روکا تھا۔

اور اپنے مردہ ھوتے وجود کو بمشکل ھلا کر پیچھے مڑی تھی۔

اور باھر کی طرف گئی تھی۔

دونوں ھاتھوں کو سختی سے اپنے منہ پر رکھنے کے باوجود بھی اسکی ھلکی سی سسکی بلند ھوئی تھی۔

عامل اور فضہ بیگم نے فورا" اوپر دیکھا تھا۔
جہاں صرف اسکا ھلکا سا آنچل نظر آیا تھا۔

"حور"

عامل نے بے یقینی سے کہا تھا۔

عامل جاو دیکھو اسے شائد اس نے سب سن لیا ھے۔۔۔"

فضہ بیگم پریشان ھوئی تھیں۔

میں اسکا سامنا کیسے کروں گا امی۔۔۔"

عامل کو پہلی بار ڈر لگا تھا۔

تمھیں اسکا اور اسکے ھر سوال کا سامنا کرنا ھو گا عامل۔۔۔پلیز اسے جا کر سنبھالو میں اسکی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی پلیز عامل۔۔۔"

انہوں نے روتے ھوئے کہا تھا۔

عامل انکے آنسو صاف کرتا اوپر کی طرف بھاگا تھا۔

وہ اپنے چکراتے سر کے ساتھ بمشکل لاونج تک پہنچی تھی۔
اور گرنے کے انداز میں نیچے بیٹھی تھی۔

یااللہ خیر۔۔کیا ھوا حورین تم رو کیوں رھی ھو۔۔۔رمشا پانی لاو فورا"

اقراء بیگم نے حورین کے پاس آتے ھوئے کہا تھا۔

باقی سب بھی اس طرف متوجہ ھوئے تھے۔

رمشا فورا"ڈائینگ ٹیبل پر رکھے جگ میں سے پانی لائی تھی۔
اقراء بیگم نے اسے پانی پلانے کیلئے اسکے ھاتھ ھٹائے تھے جنہیں اب تک وہ منہ پر رکھے رو رھی تھی۔
پانی کی ایک بوند بھی اسکے حلق سے نہیں اتر سکی تھی۔

حور بچہ بتاو تو سہی ھوا کیا ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے گھبراتے ھوئے پوچھا تھا۔

آپ میری نہیں عامل کی ماں لگ رھی ھیں میری ماں اس کمینے کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کرتی۔۔۔"

اپنی کہی بات اسکے کانوں میں گونجی تھی۔

وہ آپکی سگی بیٹی نہیں ھے بلکہ میں آپکا سگا بیٹا ھوں۔۔۔"

حورین نے اپنے کانوں پر ھاتھ رکھ کر روتے ھوئے نفی میں سر ھلایا تھا۔

میں زندہ ھوں میری موت ایک جھوٹ تھی۔۔۔"

چپ ھو جاو پلیز چپ ھو جاو میں پاگل ھو جاوں گی۔۔۔"

وہ زور سے چیخی تھی۔

اور اپنے بال نوچتے ھوئے چیختی چلی گئی تھی۔

اقراء بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

"حور"

حور۔۔۔حور لسن ٹو می۔۔۔"

عامل تیزی سے اسے پکارتے ھوئے اندر آیا تھا۔

ڈونٹ۔۔۔ڈونٹ ٹچ می عامل دور رھو۔۔۔"

وہ روتے ہوئے اقراء بیگم کے حصار سے نکل کر پیچھے کھسکی تھی۔

عامل کیا ہوا ہے اسے۔۔۔"

اقراء بیگم نے حورین کو دیکھتے ہوئے عامل سے پوچھا تھا۔

حور۔۔۔مجھے میری بات کہنے کا موقع تو دو یار میری بات تو سنو۔۔۔"

عامل کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔

دور ہو جاو میری نظروں کے سامنے سے ادر وائز آئی ول کل یو عامل۔۔۔"

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

حور میں تم سے بہت پیار کرتا ھوں۔۔۔"

عامل کی آواز جیسے کھائی سے آئی تھی۔

جھوٹ بول رھے ھو تم۔۔ ھمیشہ کی طرح آج بھی جھوٹ بول رھے ھو تم جھوٹے ھو ۔۔۔"

وہ پاس رکھا پانی کا گلاس پھینکتے ھوئے چیخی تھی۔

میں جھوٹ نہیں بول رھا یار میرا یقین کرو۔۔۔"

عامل بے بسی سے چیخا تھا۔

کیامسئلہ ھے کیوں لڑ رھے ھو تم دونوں۔۔۔"

تبریز شاہ نے اونچی آواز میں پوچھا تھا۔

میری تربیت مجھے بڑوں سے بد تمیزی کی اجازت نہیں دیتی اس لئے پلیز مجھے مجبور ناں کریں کہ میں آپ سے بد تمیزی کروں آغا جان۔۔پلیز میرے معاملے سے دور رھیں۔۔۔"

عامل نے نظریں جھکا کے بہت ضبط سے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

عامل کیا ھو گیا ھے تمھیں یہ کس طرح آغا جان سے بات کر رھے ھو۔۔۔تم ھوش میں تو ھو ناں۔۔۔"

ریحان نے اسکے سامنے آکر پوچھا تھا۔

سب انکی وجہ سے ھوا ھے بابا سب آغا جان نے کیا ھے۔۔۔دیکھیں ناں حور کو یہ میری بات کا یقین نہیں کر رھی اسے سمجھائیں ناں بابا میں اس سے بہت پیار کرتا ھوں پلیز بابا سب ٹھیک کر دیں ناں۔۔۔"

عامل نے پاگلوں کی طرح چیختے ھوئے کہا تھا۔

ریحان اور باقی سب اسکی حالت دیکھ کر ساکت رہ گئے تھے۔

عامل۔۔۔کچھ برا ھوا ھے کیا بیٹا کیوں پریشان ھو اس طرح کیوں کر رھے ھو۔۔۔"

ریحان نے اسے اپنے سینے سے لگا کر پوچھا تھا۔

کونکہ اتنا تو انہیں یقین تھا کہ کچھ بہت برا ھوا ھے ورنہ عامل اس طرح ری ایکٹ نہیں کرتا

۔

اس طرح بد تمیزی نہیں کرتا وہ بھی آغا جان سے۔

آغا جان نے سب ختم کر دیا بابا انہوں نے سب برباد کر دیا۔۔۔"

عامل نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

کیا مسئلہ ھے عامی کیا ھوا ھے میری جان۔۔۔"

ریحان نے اسے خود سے الگ کر کے پوچھا تھا۔

عامل انہیں جواب دیئے بنا حورین کی طرف آیا تھا۔

جو بری طرح سے سسک رھی تھی۔

اور عامل کو دیکھتے ھی پیچھے کھسکی تھی۔

عامل کے قدم رک گئے تھے۔

تبھی حورین کی نظر اندر آتی فضہ بیگم پر پڑی تھی۔

فضہ بیگم نے اپنا چہرہ پوری طرح چھپا رکھا تھا۔

حورین فورا" اٹھ کر انکی طرف آئی تھی۔

عامل نے بھی دروازے کی سمت دیکھا تھا۔

کون ھوں میں۔۔۔۔"

حورین نے انکے سامنے آکر پوچھا تھا۔

فضہ بیگم نے اپنا ھاتھ اسکے چہرے کی طرف بڑھایا تھا۔

جسے اس نے فورا" جھٹک دیا تھا۔

مجھے میرے سوال کا جواب چاھیئے کون ھوں میں بولیں۔۔۔کون ھے وہ عورت جس نے مجھے نو مہینے اپنی کوکھ میں رکھنے کا احسان کیا تھا کون تھا میرا نام نہاد باپ بتائیں۔۔۔جب اپنا نام نہیں دینا تھا تو مجھے پیدا کرنے کا احسان کیوں کیا تھا بتائیں کون ھوں میں۔۔۔"

وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔

حور تم میری۔۔۔"

جسٹ شٹ اپ۔۔۔"

عامل کی بات کاٹ کے وہ چیخی تھی۔

یہ۔۔۔یہ آپکا بیٹا ھے ناں۔۔۔اس کیلئے آپ نے مجھے دھوکا دیا اپنی موت کا ڈرامہ کیا۔۔آپکے بیٹے کی ضد تھی مجھے حاصل کرنے کی تو آپ نے ایک جھوٹی فیک ویڈیو بنائی مجھے بلیک میل کرنے کیلئے۔۔۔یہ آپکا سب کچھ ھے میں کچھ نہیں۔۔۔انسان جانور پالتا ھے تو اس سے بھی لگاو ھو جاتا ھے آپ نے ان چوبیس سالوں میں کبھی مجھ سے محبت نہیں کی اپنے بیٹے کی ضد کے آگے قربان کر دیا مجھے۔۔۔"

اس کی بات پر فضہ بیگم نے روتے ھوئے نفی میں سر ھلایا تھا۔

یہ سچ نہیں ھے حورامی تم سے بہت پیار کرتی ھیں۔۔"

عامل نے اسکے قریب آکر ھارے ھوئے لہجے میں کہا تھا۔

کوئی پیار نہیں کرتا مجھ سے میں بس سب کیلئے کھلونا ھوں۔۔۔بولو اپنی ماں سے کہ مجھے اس شخص کا نام بتائیں جس کی وجہ سے میں آج اس دنیا میں ھوں بتاتی کیوں نہیں مجھے۔۔۔"

حورین نے اسے پیچھے دھکیل کر کہا تھا۔

یہ سب کیا ھو رھا ھے عامل۔۔۔حور تمھیں۔۔۔اس عورت کا۔۔بیٹا کیوں کہ رھی ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے لرزتی آواز میں پوچھا تھا۔

انکا دل کسی انہونی کے ڈر سے کانپا تھا۔

کیونکہ یہی سچ ھے یہ آپکا بیٹا نہیں ھے یہ انکا بیٹا ھے۔۔۔"

عامل کی بجائے حورین نے جواب دیا تھا۔

اور وہاں موجود سب کو جیسے شاک لگا تھا۔

تبریز شاہ نے مظبوطی سے صوفے کو تھاما تھا۔

تو کیا وہ راز فاش ھونے والا تھا۔

جسے انہوں نے چوبیس سالوں سے چھپا رکھا تھا۔

عامل۔۔یہ کیا کہہ رھی ھے عامل۔۔۔یہ سب جھوٹ ھے ناں تم میرے بیٹے ھو ناں۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے دیکھتے ھوئے پوچھا تھا۔

یہ سچ ھے امی۔۔۔"

عامل نے بمشکل کہا تھا۔

اقراء بیگم لڑکھڑاتے ھوئے دو قدم پیچھے ھوئی تھیں۔

اسد اور اریب نے انہیں سہارا دیا تھا۔

ریحان اب تک بے یقینی سے عامل کو دیکھ رہا تھا۔

حورین"

فضہ بیگم نے دھیرے سے اسے پکارا تھا۔

مجھے جواب کے سوا کچھ نہیں سننا۔۔۔بتائیں کون ھوں میں کس کچرے کے ڈھیر سے اٹھایا تھا مجھے کیا شناخت ھے میری بتائیں کون ھوں میں آخر۔۔۔"

وہ اپنے بال نوچتے ھوئے چیخی تھی۔

یہ سوچ ھی اسے پاگل کر رھی تھی۔

کہ وہ ناجائز ھے۔

وہ بے شناخت ھے۔

عامل نے تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

کس نے اپنا گناہ چھپانے کیلئے آپکی جھولی میں ڈالا تھا مجھے بتائیں۔۔۔"

اس کی اس بات پر تبریز شاہ نے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا تھا۔

تو کیا وہ وھی تھی۔

یا پھر کوئی اور تھی۔

پلیز بتادیں کون ھوں میں۔۔۔کیوں مجھے سزا دے رھی ھیں آپ کیا میرا اتنا حق نہیں کہ مجھے میرے ماں باپ کا نام پتہ ھو۔۔۔رحم کریں مجھ پر پلیز۔۔۔"

وہ شدتوں سے روئی تھی۔

فضہ بیگم نے بے بسی سے وہاں کھڑے ھر فرد کو دیکھا تھا۔

یہ راز تو پورے خاندان کی دھجیاں اڑانے والا تھا۔

ایک کے کئے کی سزا وہاں موجود سب نے بھگتنی تھی۔

حورین نے خود کو سنبھالتے ھوئے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کئے تھے۔

اور فضہ بیگم کے قریب ھوئی تھی۔

میں آخری بار پوچھ رھی ھوں بتادیں مجھے۔۔۔ورنہ جو میں کروں گی اسکی ذمہ دار آپ ھو نگی۔۔۔"

فضہ بیگم نے حیرت سے اسکی سرد آنکھوں کو دیکھا تھا۔

آپکی خاموشی بتا رھی ھے کہ آپ میری شناخت جانتی ھیں۔۔۔بتائیں کون ھیں وہ جنہوں نے مجھے پیدا کر کے یہ ذلت بھری زندگی دی۔۔۔آخر کس کا ناجائز اور گنداخون ھوں میں۔۔۔"

اور اسی بات پر عامل کا ضبط ٹوٹا تھا۔

اس نے حورین کو اپنی طرف کھینچا تھا۔

"چٹاخ"

عامل کے بھاری تھپڑ سے وہ اقراء بیگم کے قدموں میں جا گری تھی۔

ریحان تبریز شاہ کی بیٹی حورین ریحان شاہ ھو تم یہ شناخت ھے تمھاری۔۔۔"

وہ ھوش کھوتے ھوئے چیخا تھا۔

جبکہ حورین ساکت رہ گئی تھی۔

تبریز شاہ نے بہت تکلیف سے حورین کو دیکھا تھا۔

اگر آج وہ حساب مانگنے پر آئی تو روئے زمین پر کوئی جگہ بھی انہیں بچا نہیں پائے گی۔

انہیں اپنی غلطی کا شدت سے احساس ھوا تھا۔

اقراء بیگم اور باقی سب نے حیرت سے حورین کی طرف دیکھا تھا۔

اور پھر کو عامل کی جسکی لال ھوتی آنکھیں بتا رھی تھیں کہ کم از کم وہ اس وقت جھوٹ بولنے کی پوزیشن میں نہیں ھے۔

اپنی بکواس بند کرو عامل میں کب سے برداشت کر رھا ھو تمھیں بند کرو یہ ڈرامہ۔۔۔"

ریحان شاہ غصے میں چلائے تھے۔

یہ سچ ھے بابا۔۔۔ ھماری زندگی کا سب سے بڑا سچ حورین آپکی بیٹی ھے۔۔۔"

عامل نے انہیں دیکھ کر کہا تھا۔

عامل چپ ھو جاو پلیز۔۔۔تم میرے بیٹے ھو بس اس کے سوا مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔"

ریحان نے اسے سینے سے لگا کر کہا تھا۔

عامل نے بھی مظبوطی سے انہیں اپنے حصار میں لیا تھا۔

حورین میں عامل سے زیادہ تم سے پیار کرتی ھوں میری جان میرا یقین کرو۔۔۔"

فضہ بیگم نے روتے ھوئے کہا تھا۔

حورین بنا حرکت بیٹھی فرش کو گھور رھی تھی۔

جیسے اس وقت وہ بہت ضروری کام ھو۔

آنکھیں اب خشک ھو چکی تھیں۔

حور مجھ سے لڑائی کر لو پر خاموش مت رھو پلیز کچھ تو بولو۔۔۔"

حورین کی خاموشی فضہ بیگم کو بہت تکلیف دے رہی تھی۔

"فضہ"

ایک بے یقین سی آواز انکی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

اور وہ جیسے وہیں جم گئی تھیں۔

اتنے سالوں بعد اس شخص کی آواز سنی تھی۔

جسے وہ مر اھوا مان چکی تھیں۔

جو آج بھی انکے دل میں پوری شان سے بستا تھا۔

افنان نے کانپتے ھوئے ھاتھ سے انکے دوپٹے کا پلو انکے چہرے سے ھٹایا تھا۔

اور بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا۔

تم زندہ ھو۔۔۔"

انہوں نے حیرت سے پوچھا تھا۔

فضہ بیگم نے روتے ھوئے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

اور انکے سینے سے لگی تھیں۔

رمشا اور انشاء نے حیرت سے فضہ بیگم کو دیکھا تھا۔

ایسا کیسے ھو سکتا ھے فضہ۔۔۔ بابا نے کہا تھا کہ تمھاری ڈیتھ ھو گئی ھے۔۔۔۔"

افنان اب تک بے یقین تھا۔

افنان تم اس عورت کو کیسے جانتے ھو۔۔۔"

ریحان نے انکے قریب آ کر پوچھا تھا۔

یہ میری بیوی ھے بھائی جان۔۔۔"

افنان کے کہنے پر تبریز شاہ نے سرد آنکھوں سے فضہ بیگم کو دیکھا تھا۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرھی ھے پلیز مجھے پوری بات بتاو آخر یہ سب ھو کیا رھا ھے۔۔۔"

ریحان نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

میں آپکو بتاتا ھوں بابا۔۔۔"

عامل نے ریحان کو صوفے پر بٹھایا تھا اور خود انکے قدموں میں بیٹھا تھا۔

آپکی اور امی کی شادی میں جب چاچو (افنان) لندن سے واپس آئے تھے تب وہ فضہ امی سے ملے تھے۔۔۔ شادی کے ایک ھفتے بعد جب آپ اور امی گھومنے چلے گئے تھے تبھی

چاچو نے فضہ امی سے شادی کر لی تھی کسی کو بھی بتائے بغیر۔۔۔وہ آپکی واپسی پر آپکو سرپائز دینا چاھتے تھے لیکن جب وہ فضہ امی کو لے کر گھر آئے تو آغا جان ان پر بہت غصہ ھوئے تھے اور وجہ تھی۔۔۔فضہ امی کا طوائف ھونا۔۔۔آغا جان نے انہیں قبول نہیں کیا کبھی۔۔۔اور پھر چند دنوں بعد چاچو فائنل سمسٹر کیلئے لندن چلے گئے اور آغا جان نے انہیں یقین دلایا کہ وہ فضہ امی کا بہت خیال رکھیں گے۔۔۔آپکی واپسی پر بھی آغا جان نے آپکو فضہ امی کے بارے میں نہیں بتایا۔۔۔دو مہینے بعد آغا جان نے فضہ امی سے جھوٹ بولا کہ چاچو کی ایک کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ھو گئی ھے اور یہ جاننے کے باوجود کہ وہ ماں بننے والی ھیں آغا جان نے انہیں منحوس کہ کر دھکے دے کر گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔"

اور آغا جان نے مجھ سے بھی یہی کہا تھا کہ فضہ کی ڈیتھ ھو گئی ھے ایکسیڈنٹ میں۔۔۔"

افنان نے تبریز شاہ کو دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

اور دھیرے دھیرے چلتا ھوا انکے سامنے آیا تھا۔

آپ اتنی نفرت کرتے تھے فضہ سے تو مجھ سے کہتے میں اسے اپنے ساتھ لے جاتا پر یہ تو ناں کرتے آغا جان۔۔۔آپکی نفرت کی وجہ سے میری بیوی اتنے سال دربدر رھی اور میرا بچہ۔۔۔پتہ نہیں کس حال میں ھوگا۔۔۔کیوں آغا جان۔۔کیوں۔۔۔"

افنان کی آواز بھر آئی تھی۔

تبریز شاہ خاموش بیٹھے تھے۔

تمھیں یہ سب کیسے پتہ چلا عامل۔۔۔"

ریحان نے عامل کو دیکھتے ھوئے پوچھا تھا۔

مجھے یہ سب کچھ دنوں پہلے فضہ امی سے پتہ چلا تھا۔۔۔"

عامل نے فضہ بیگم کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

اور کچھ دنوں پہلے کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔

کچھ دن پہلے۔

تھینکس آنٹی آپ یہاں مجھ سے ملنے آئیں مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔۔۔"

عامل نے فضہ بیگم کو اپنے فارم ھاوس بلایا تھا۔

حورین کے بارے میں بات کرنے کیلئے۔

لیکن کیا بات کرنی تھی عامل جو تم نے کہا کہ میں حور کو بتائے بنا آوں۔۔۔میں ابھی بھی دوائی لینے کا بہانہ بنا کر آئی ھوں۔۔۔"

فضہ بیگم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

حور سے نکاح کرنے سے پہلے مجھے اسکی شناخت جاننی ہے۔۔۔کس کی بیٹی ہے وہ۔۔۔۔"

عامل نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

تو تم اب بھی نہیں بدلے۔۔۔اب بھی تمہیں اس بات سے فرق پڑتا ہے کہ وہ جائز ہے یا نہیں۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے طنزا" کہا تھا۔

مجھے فرق نہیں پڑتا آنٹی۔۔۔میرے لئے حور معنی رکھتی ہے باقی کوئی بات نہیں لیکن۔۔۔حور کیلئے اس کی شناخت معنی رکھتی ہے اور میں نہیں چاہتا۔۔۔کہ اسکی ذات

میں یہ خلارہ جائے کہ اسے اپنی پہچان پتہ نہیں وہ اس وجہ سے بہت ڈسٹرب رھتی ھے آنٹی۔۔۔"

حور کے بابا کی ڈیتھ ھو چکی ھے کیا کرو گے اسکے بارے میں جان کر۔۔۔اور میرے پاس نکاح کا کوئی ثبوت نہیں ھے۔۔۔"

فضہ بیگم نے سر جھکا کر کہا تھا۔

میں ڈھونڈ کر لاوں گا ثبوت۔۔۔آپ بس حور کے بابا کا نام بتائیں۔۔۔"

عامل نے یقین سے کہا تھا۔

افنان۔۔افنان شاہ۔۔۔"

فضہ بیگم کی بات سن کر عامل نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر انہیں دیکھا تھا۔

پھر اگلے ھی پل خود کو سنبھالا تھا۔

کہ ایک ھی نام کی بہت لوگ ھوتے ھیں۔

یہ انکا پورا نام ھے۔۔۔"

نہیں انکا پورا نام۔۔افنان تبریز شاہ ھے۔۔۔وہ گاوں میں رھتے تھے۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے بھیگی آواز مین کہا تھا۔

اور عامل کو جھٹکا لگا تھا۔

ایسا کیسے ھو سکتا تھا۔

اسکے چاچو کی تو ایک ھی شادی ھوئی تھی۔

پھر یہ سب۔

اس نے فورا"اپنا موبائل اٹھایا تھا۔

اور اپنی اور افنان کی پکچر نکالی تھی۔

کیا آپ اسی افنان کی بات کر رھی ھیں۔۔۔"

عامل نے پکچر انہیں دکھائی تھی۔

افنان کو دیکھ کر فضہ بیگم کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

یہی افنان ھے میرا شوھر اور حورین کا بابا۔۔۔"

انہوں نے موبائل پکڑتے ھوئے کہا تھا۔

اور افنان کی تصویر کو چھوا تھا۔

پھر انکی نظر ساتھ کھڑے عامل پر پڑی تھی۔

تم۔۔تم افنان کے ساتھ کیسے ہو سکتے ہو۔۔افنان کی تو ڈیتھ ہو گئی ہے پھر تم کیسے۔۔۔"

وہ حیران ہوئی تھیں۔

افنان تبریز شاہ میرے چاچو ہیں اور یہ۔۔۔یہ زندہ ہیں۔۔۔"

عامل نے سر جھکا کر کہا تھا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔آغا جان نے کہا تھا کہ افنان کی ایک کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔انہوں نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔"

فضہ بیگم کی آواز صدمے سے چور تھی۔

لیکن کیوں۔۔آغا جان جھوٹ کیوں بولیں گے وہ کسی کے ساتھ برا کبھی نہیں کر سکتے۔۔۔"

عامل کی آواز میں تبریز شاہ کیلئے محبت تھی۔

پھر فضہ بیگم نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔

اور عامل شاکڈ رہ گیا تھا۔

میرے آغا جان نے ایسا کیا۔۔وہ۔۔۔ایسے تو نہیں تھیں۔۔۔"

عامل نے مردہ سی آواز میں کہا تھا۔

میں تمھاری اور حور کی شادی نہیں کروا سکتی عامل۔۔۔میں اپنی بچی کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاھتی اگر کسی کو سچائی پتہ چلی تو پتہ نہیں آغا جان حور کے ساتھ کیا کریں گے۔۔۔جو شخص اپنے بیٹے کی جھوٹی موت کروا سکتا ھے وہ کچھ بھی کر سکتا ھے۔۔۔"

فضہ بیگم نے لرزتی آواز میں کہا تھا۔

ایسا کچھ نہیں ھو گا آنٹی۔۔۔میں آپکو یقین دلاتا ھوں حور میری جان ھے اسے کبھی کچھ نہیں ھونے دوں گا میں۔۔۔"

عامل نے انکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہا تھا۔

پر عامل مجھے ڈر لگ رھا ھے پتہ نہیں کوئی اس بات پر یقین کرے گا بھی یا نہیں کہ حور افنان کی بیٹی ھے۔۔۔اور افنان پتہ نہیں کس طرح ری ایکٹ کریں گے۔۔۔"

میں سب ٹھیک کر دوں گا آنٹی اور آغا جان کو بھی اس کا حساب دینا ھو گا حور نے انکی وجہ سے بہت سہا ھے لیکن اب اور نہیں۔۔۔حور کو اسکی شناخت ضرور ملے گی۔۔۔۔"

عامل نے یقین سے کہتے ھوئے انکے آنسو صاف کئے تھے۔

میری حور کو کبھی کوئی تکلیف مت دینا عامل وہ پہلے ھی بہت ٹوٹ چکی ھے۔۔۔"

میں اپنی جان سے بھی زیادہ حور کا خیال رکھوں گا۔۔یہ وعدہ ھے میرا۔۔۔"

عامل نے اپنے ھاتھ انکے سامنے پھیلاتے ھوئے کہا تھا۔

فضہ بیگم نے اسکے ھاتھوں پر اپنے ھاتھ رکھے تھے۔

اور جیسے ھی انہوں نے عامل کی ھتھیلی سے اپنا ھاتھ ھٹایا انہیں جھٹکا لگا تھا۔

آپکے بچے کی ھتھیلی پر ایک ساتھ تین تل ھیں بہت خوبصورت لگ رھے ھیں۔۔۔"

برسوں پہلے نرس کی کہی بات انکے کانوں میں گونجی تھی۔

انہوں نے بے ساختہ عامل کا ھاتھ پکڑا تھا۔

یہ تل"؟

یہ تل پیدائشی ھیں۔۔۔"

انکے پوچھنے پر عامل نے کہا تھا۔

اور فضہ بیگم نے بے یقینی سے اپنے منہ پر ھاتھ رکھا تھا۔

جس دن حور پیدا ھوئی اس دن تبریز شاہ کا ھسپتال آنا، پھر اس سے ملے بنا چلے جانا، پہلے نرس کا تل کے بارے میں کہنا اور بعد میں یہ کہنا کہ اسے غلط فہمی ھوئی تھی یہ سب کچھ انہیں اب سمجھ آ رھا تھا۔

کیا ھوا ھے آپ رو کیوں رھی ھیں آنٹی میں سچ میں حور کا بہت خیال رکھوں گا۔۔۔"

تم۔۔ تمھاری۔۔ڈیٹ آف برتھ کیا ھے۔۔۔"

فضہ بیگم نے اٹکتے ھوئے پوچھا تھا۔

میری اور حور کی سیم ڈیٹ آف برتھ ھے۔۔۔"

عامل نے کہ کر گویا انکے سر پر دھماکہ کیا تھا۔

ایسا نہیں ھو سکتا۔۔آغا جان ایسا نہیں کر سکتے وہ اتنا بڑا دھوکہ نہیں دے سکتے مجھے۔۔۔"

فضہ نے نے روتے ھوئے کہا تھا۔

انہیں اس طرح روتا دیکھ عامل بہت پریشان ھو گیا تھا۔

مجھے جانا ھے۔۔۔مجھے ابھی وہاں جانا ھے۔۔۔"

وہ صوفے سے اٹھی تھیں۔

کہاں جانا ھے آپکو۔۔آپ ٹھیک تو ھیں ناں۔۔۔"

عامل پریشان ھوا تھا۔

مجھے سسٹر رابعہ کے کلینک جانا ھے مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ھے۔۔۔"

انہوں نے تیزی سے کہا تھا۔

سسٹر رابعہ پہلے ھسپتال میں نرس تھیں پھر اس نے اپنا کلینک بنالیا تھا۔

حسنہ بائی کوٹھے کے سارے کیسز اسی سے کرواتی تھیں۔

فضہ بیگم کی ڈلیوری بھی اسی نے کی تھی۔

اچھا چلیئے آپکو جہاں جانا ھے میں لے چلتا ھوں۔۔۔۔"

عامل نے اپنی کار کی چابی اٹھاتے ھوئے کہا تھا اور وہ دونوں باھر کی طرف بڑھ گئے تھے۔

اور وہاں جا کر جو کچھ انہیں پتہ چلا وہ سن کر عامل کتنی دیر اپنی جگہ سے ھل نہیں سکا تھا۔

تبریز شاہ نے مجھے پیسے دیئے تھے کہ میں بچے بدل دوں اس لئے میں نے آپکا بیٹا ریحان شاہ کی بیٹی کے ساتھ بدل دیا تھا میں نے یہ سب کچھ تبریز شاہ کے کہنے پر کیا تھا۔۔۔"

سسٹر رابعہ کی کہی بات عامل کے دماغ میں گونج رھی تھی۔

بس ایک لمحہ اور سب کچھ بدل گیا تھا۔

عامل کی پوری زندگی بدل گئی تھی۔

فضہ بیگم نے روتے ھوئے اسکی طرف دیکھا تھا۔

جو سپاٹ چہرہ لئے کھڑا تھا۔

عامل۔۔۔عامل۔۔۔عامل میں تم سے بات کر رہی ھوں۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکا کندھا ھلایا تھا۔

اور اس نے چونک کر فضہ بیگم کو دیکھا تھا۔
اسکی الجھی ھوئی خالیں نظریں دیکھ کر فضہ بیگم سر جھکا گئی تھیں۔

عامل چپ چاپ گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔

فضہ بیگم بھی اسکے پیچھے آئی تھیں۔

فارم ھاوس پہنچنے تک عامل خاموش رہا تھا۔

فضہ بیگم نے بھی اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"عامل"

سب ٹھیک ھو جائے گا۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکی لال ھوتی آنکھوں کو دیکھ کر کہا تھا۔

اب۔۔کچھ ٹھیک نہیں ھو گا۔۔ابھی تو شروعات ھوئی ھے۔۔ابھی تو سب کچھ برباد ھونا باقی ھے۔۔۔ابھی تو حور کا مجھ سے الگ ھونا باقی ھے۔۔۔"

عامل نے انہیں دیکھے بنا کہا تھا۔

کچھ برباد نہیں ھو گا اور ناں ھی حورین تم سے الگ ھو گی وہ بس تمھاری ھے۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکے سامنے آکر کہا تھا۔

نہیں۔۔۔پہلے اسکا کچھ نہیں تھا۔۔اب میرا کچھ نہیں ھے۔۔۔وہ بھی میری نہیں ھے۔۔۔میں ھار گیا اسے ھمیشہ کیلئے۔۔۔"

عامل نے بھیگی آواز میں کہا تھا۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔میں تمھاری ماں۔۔تم سے وعدہ کرتی ھوں کہ حورین صرف تمھاری ھے۔۔۔اس لئے نہیں کہ تم اس سے پیار کرتے ھو بلکہ اس لئے کہ وہ تمھارے بغیر ادھوری ھے۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لے کر کہا تھا۔

اور عامل روتے ھوئے انکے گلے لگا تھا۔

کیوں کیا ایسا آغا جان نے کیوں۔۔۔انہیں ایک بار بھی حور کا خیال نہیں آیا وہ اپنے گھر کی عزت کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ھیں امی۔۔۔وہ اتنے پتھر دل کیسے ھو سکتے ھیں میں کیسے سامنا کروں گا حور کا سب میری وجہ سے ھوا ھے۔۔۔"

تمھاری غلطی نہیں ھے عامل سنبھالو خود کو۔۔۔جو ھو چکا ھے اسے بدلا نہیں جا سکتا میری جان تم آگے کی فکر کرو۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسے خود سے الگ کر کے اسکے آنسو صاف کئے تھے۔

آپ واپس نہیں جائیں گی اس جگہ۔۔۔"

حورین وہاں ھے عامل مجھے جانا ھی ھو گا۔۔۔"

نہیں امی۔۔۔میں آپکو اس جگہ نہیں جانے دوں گا بلکہ۔۔۔میں شمع بائی کو ھی دنیا کی نظر میں مار دوں گا اور پھر حورین کو وہاں سے لے آوں گا۔۔۔"

عامل نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

کیا کہہ رہے ھو عامل۔۔تم یہ سب کیسے کرو گے۔۔"

فضہ بیگم حیران ھوئی تھیں۔

میں سب کچھ کر لوں گا امی آپ فکر ناں کریں۔۔۔"

عامل نے انکی پیشانی پر بوسہ دیتے ھوئے کہا تھا۔

اور فضہ بیگم خاموش رہ گئی تھیں۔

حال۔

آغا جان۔۔۔آپ نے میری بیٹی کے ساتھ۔۔۔کیوں آغا جان۔۔۔میری بیٹی کی کیا غلطی تھی۔۔۔"

اقراء بیگم نے روتے ھوئے کہا تھا۔

تبریز شاہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھے تھے۔

انہیں امید نہیں تھی کہ اتنے سالوں بعد سچ باھر آجائے گا۔

ریحان نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

جو سپاٹ چہرہ لئے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھے جا رھی تھی۔

جیسے وہاں اسکے بارے میں بات ناں ھو رھی ھو۔

ریحان اٹھ کر اسکی طرف آیا تھا۔

اور اسکے سامنے فرش بیٹھا تھا۔

"حورین"

انہوں نے لرزتی آواز میں اسے پکارا تھا۔

مگر اس نے تو جیسے سنا ھی نہیں تھا۔

اسکے وجود میں ذرا سی ھلچل نہیں ھوئی تھی۔

ریحان نے اپنا کانپتا ھوا ھاتھ اسکے سر پر رکھا تھا۔

اور حورین نے چونک کر انہیں دیکھا تھا۔

ایم سوری میرا بچہ۔۔۔"

ریحان نے سر جھکا کر کہا تھا۔

اقراء بیگم بھی روتے ھوئے اسکے پاس بیٹھی تھیں۔

اپنی آنکھوں میں اترتی نمی کو حورین نے تیز تیز پلکیں جھپک کر اندر اتارا تھا۔

اور ریحان شاہ کا ھاتھ اپنے سر سے ھٹایا تھا۔

شریف مرد۔۔۔ طوائفوں کے سر پر ھاتھ نہیں رکھتے۔۔۔"

حورین نے انہیں دیکھ کر کہا تھا۔

ریحان نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔

کیا ھوا ایسے کیوں دیکھ رھے ھیں۔۔۔آپکے بیٹے نے آپکو بتایا نہیں کہ میں کون ھوں۔۔۔"

حورین نے پہلے انہیں پھر عامل کو دیکھ کر کہا تھا۔

اقراء بیگم اور ریحان شاہ نے سوالیہ نظروں سے عامل کو دیکھا تھا۔

ویسے ایک بات کہوں۔۔۔آپکی پوری فیملی ڈرامہ بہت اچھا کرتی ھے۔۔۔"

حورین نے کھڑے ھو کر کہا تھا۔

حورین بیٹا پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔"

فضہ بیگم اسکے قریب آئی تھیں۔

بیٹا وہ ھے آپکا میں نہیں۔۔۔میں کچھ نہیں ھوں آپکی۔۔۔انفیکٹ۔۔۔میں تو کسی کی کچھ نہیں ھوں۔۔۔"

حورین نے ایک نظر سب پر ڈال کر سرد لہجے میں کہا تھا۔

آپ سب کو پتہ نہیں ھے کہ میں کون ھوں۔۔۔میں بتاتی ھوں ناں کہ میں اصل میں ھوں کون۔۔۔"

حور پلیز۔۔۔نہیں کہو۔۔۔"

عامل نے التجا کی تھی۔

پر ابھی تو میں نے کچھ کہا ھی نہیں عامل۔۔۔اب تک تو سب کی سنتی آئی ھوں۔۔۔بچپن سے لے کر اب تک سب سنا میں نے میرے بولنے کا ٹائم تو اب آیا ھے۔۔۔"

اس نے تلخی سے کہا تھا۔

میں۔۔۔حورین فاطمہ۔۔۔نہیں ھوں۔۔۔"

اس نے ٹھہر ٹھہر کر کہا تھا۔

میں حسن جہاں ھوں۔۔ایک طوائف زادی۔۔۔جسے آپکا لاڈلا وارث عامل شاہ۔۔۔ایک کروڑ میں خرید کر لایا ھے۔۔۔"

وہ رک رک کر سرد لہجے میں کہتی وہاں موجود ھر انسان کا سر جھکا گئی تھی۔

عامل نے زور سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

حور پلیز خاموش ھو جاو تمھیں اللہ کا واسطہ ھے۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکے سامنے ھاتھ جوڑے تھے۔

بچپن سے لے کر اب تک۔۔۔ حور خاموش ھو جاو۔۔۔ حور ایسا مت کرو۔۔۔ حور سب ٹھیک ھو جائے گا۔۔۔ حور کسی کو جواب مت دو۔۔ صرف اس لئے ناں۔۔۔ کیونکہ حورین فاطمہ لاوارث ھے۔۔۔ میرا کوئی نہیں ھے۔۔۔"

حورین نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

ھم سب ھیں تمھارے پاس۔۔۔ جو ھوا میں اسکی معافی مانگتا ھوں پلیز بیٹا۔۔۔"

افنان نے اسکے سر پر ھاتھ رکھنے کی کوشش کی تھی۔

پر وہ دو قدم پیچھے ھو گئی تھی۔

اور تبریز شاہ کے سامنے آ کھڑی ھوئی تھی۔

مجھے ایک گلے سڑے عضو کی طرح گندگی میں پھینکتے ھوئے۔۔دل نہیں کانپا آپکا تبریز شاہ۔۔۔"

اس نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

اور تبریز شاہ نظریں نہیں اٹھا پائے تھے۔

انہیں لگا کہ روز محشر کا دن آن پہنچا ھے۔

اور آج وہ خود سے ھی ھار گئے ھیں۔

حور وہ بڑے ھیں تم سے۔۔بدتمیزی مت کرو اور اپنی آواز دھیمی رکھو۔۔۔"

ریحان شاہ کو اسکی اونچی آواز ناگوار گزری تھی۔

وہ شخص جتنے بھی گناہ کرے لیکن وہ انکا باپ تھا۔

اور وہ کسی کو بھی ان سے بدتمیزی کرنے نہیں دے سکتے تھے۔

مجھے کسی نے یہ نہیں سکھایا کہ بڑوں سے کیسے بات کرتے ھیں میرے سر پر باپ نہیں تھا بتانے کیلئے۔۔"

اس نے چبا چبا کر کہا تھا۔

اور ریحان شاہ کے دل میں نئے سرے سے تکلیف اٹھی تھی۔

وہ پھر سے تبریز شاہ کی طرف مڑی تھی۔

میں آٹھ سال کی تھی جب پہلی بار۔۔۔ پہلی بار ایک لڑکے نے میری۔۔۔ قی۔۔۔ قیمت پوچھی تھی۔۔۔"

اسکی آواز لرز گئی تھی۔

اور اقراء بیگم نے بے یقینی سے اپنے منہ پر ھاتھ رکھا تھا۔

مجھے اسکی بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا تھا اس وقت۔۔ لیکن اسکی آنکھوں میں موجود حوس۔۔۔ مجھے یہ سمجھا گئی تھی کہ وہ کچھ غلط کہ رہا ھے اور میں وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔"

وہ تبریز شاہ کے سامنے بیٹھی تھی۔

تبریز شاہ نے اپنی لال ھوتی آنکھیں بند کی تھیں۔

تیرہ سال کی تھی میں جب ایک رات۔۔ کچھ لڑکے ھمارے گھر گھس آئے تھے۔۔۔ امی کو باھر نکال کر مجھے کم۔۔ کمرے میں۔۔ کمرے میں لے گئے تھے اور۔۔۔"

پلیز حور سٹاپ اٹ۔۔۔"

عامل اسکی بات کاٹتے ھوئے چیخا تھا۔

حورین تلخی سے مسکرائی تھی۔

امی نے محلے والوں کو اکٹھا کر لیا اور میری عزت بچ گئی۔۔۔اس دن مجھے شدت سے باپ اور بھائی کی کمی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس دن میں اللہ کے سامنے بہت روئی تھی کہ میں لاوارث کیوں ہوں۔۔کہ میں طوائف کی بیٹی کیوں ہوں۔۔۔"

روآنسو ٹوٹ کر اسکے گالوں سے پھسلے تھے۔

اور پھر ایک دن میں سکول سے واپس آ رہی تھی سنسان گلی تھی۔۔۔ایک لڑکے نے میرا راستہ روکا مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کی۔۔۔اس دن میں نے پہلی بار کسی کو زخمی کیا تھا خود کو بچانے کیلئے اپنے بیگ میں سیفٹی کیلئے چھپایا ہوا چاقو میں نے اس لڑکے کے کندھے میں اتارا تھا۔۔۔اس دن میں اس معاشرے میں سروائیو کرنا سیکھ گئی تھی۔۔۔"

بچپن سے لے کر بائیس سالوں تک میں نے کوئی دوست نہیں بنائے۔۔۔پتہ ھے کیوں۔۔۔سب میرے باپ کا نام پوچھتے تھے ناں اس لئے۔۔۔اور حورین فاطمہ اپنے باپ کا نام نہیں جانتی تھی۔۔۔۔پھر یونی میں مجھے عامل ملا میری زندگی کا وہ پہلا شخص۔۔۔جس نے مجھ سے میرے باپ کا نام نہیں پوچھا میری شناخت نہیں پوچھی۔۔۔میں اسکی طرف کھنچنے لگی اسکی باتوں کی عادی ھونے لگی اپنی اوقات بھولنے لگی۔۔۔امی کے بعد عامل وہ پہلا شخص تھا جس سے میں محبت کرنے لگی میں اسکے لئے پاگل ھونے لگی۔۔مجھے لگا یہ مجھے پوری دنیا سے چھپا کر رکھے گا۔۔۔۔بیوقوف تھی ناں میں عامل شاہ کا بھروسہ کر بیٹھی۔۔۔۔۔"

وہ خود پر ھنسی تھی۔

جس شخص کے حصے کے جواب دیئے میں نے تمام عمر۔۔۔وہ شخص مجھ سے سوال کر رھا تھا کہ میرا باپ کون ھے۔۔۔جسے اپنی جان سے زیادہ چاھا میں نے وہ شخص وہ عامل ۔۔۔مجھے کہ رھا تھا کہ طوائفوں سے دل بہلایا جاتا ھے گھر نہیں بسایا جاتا۔۔۔میں

طوائف کی بیٹی ضرور تھی پر کوٹھے تک مجھے عامل لے کر گیا تھا۔۔۔مجھے طوائف عامل شاہ نے بنایا تھا۔۔۔"

پتہ ھے تبریز شاہ۔۔۔دو سال گزارے ھیں میں نے کوٹھے پر اور یہ دو سال میری زندگی کے پر سکون سال تھے۔۔۔کیونکہ وہاں کسی نے میرے باپ کا نام نہیں پوچھا تھا۔۔۔پھر یہ شخص۔۔۔یہ آپکا لاڈلہ وارث آیا میری زندگی میں واپس۔۔۔شریف زادہ رات کے اندھیرے میں کوٹھے پر آیا تھا رقص دیکھنے۔۔۔تف ھے تم جیسے شریفوں پر جو طوائفوں سے نفرت کرتے ھیں لیکن طوائفوں کے کوٹھے تم جیسے شریفوں سے ھی چلتے ھیں۔۔۔"

آج وہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی تھی۔

سالوں کا غبار آج باھر آرھا تھا۔

حسنہ بائی کو معلوم نہیں تھا اس لئے اس نے غلط کہا۔۔۔حسنہ بائی کو کہنا چاھیئے تھا کہ۔۔۔تبریز شاہ کی پوتی۔۔۔ریحان تبریز شاہ کی بیٹی حورین فاطمہ کی بولی شروع ھوتی ھے۔۔۔10 لاکھ میں۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں کہتے ھوئے زور سے ھنستی چلی گئی تھی۔

اور باقی سب تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کی تفسیر بنے کھڑے تھے۔

عامل نظر اٹھا کر اسے دیکھ بھی نہیں پایا تھا۔

کتنے مزے کی بات ھے ناں۔۔۔تبریز شاہ کے گھر کی عزت کی قیمت صرف دس لاکھ سے شروع ھوئی۔۔۔"

اس نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

پھر پندرہ لاکھ۔۔۔"

بیس لاکھ۔۔۔"

تیس لاکھ۔۔۔"

چالیس لاکھ۔۔۔"

پینتالیس لاکھ۔۔۔"

اور پھر۔۔۔یہ کمینا آیا تھا بھاگتے دوڑتے اپنے گھر کی عزت کو بچانے کیلئے۔۔۔ایک کروڑ میں خرید کے لایا ھے یہ مجھے۔۔۔آپکے لاڈلے وارث نے آپکے گھر کی عزت کی قیمت بڑھادی تبریز شاہ۔۔۔لیکن حورین فاطمہ بک توگئی ناں۔۔۔میں اب۔۔۔ایک خریدی ھوئی طوائف زادی ھوں۔۔۔"

میں کسی کی کچھ نہیں۔۔۔اور میرا بھی کوئی نہیں۔۔۔حورین فاطمہ۔۔۔لاوارث ھے۔۔۔میرے آگے پیچھے کوئی نہیں ھے۔۔۔"

اس نے بھرائی ھوئی آواز میں کہا تھا۔

ایم سوری۔۔۔پلیز بھول جاو سب۔۔۔میں تم سے بہت پیار کرتا ھوں حور سب تم سے بہت پیار کرتے ھیں۔۔۔"

عامل نے اسکا ھاتھ تھام کر کہا تھا۔

تم پر گزری نہیں ناں اس لئے کہ رھے ھو بھول جاو۔۔۔تمھارے حصے کی ھر تکلیف تو میرے مقدر میں لکھی گئی تھی۔۔۔کیا اتنا آسان تھا مجھے چھوڑ دینا۔۔۔اتنا آسان تھا عامل شاہ کیلئے مجھے۔۔۔قربان کر دینا۔۔۔"

اسکے آنسو ٹوٹ کر عامل کے ھاتھوں پر گرے تھے۔

وہ روتے ھوئے نیچے بیٹھی تھی۔

اور گھٹنوں میں سر دیئے چیخ چیخ کر رونے لگی تھی۔

آپکو مجھ سے نفرت تھی تو مجھے مار دیتے۔۔۔عامل چاھیئے تھا تو اسے لے لیتے۔۔۔پر حورین کو میری جھولی میں ناں ڈالتے۔۔۔میری بچی نے بہت اذیت ناک زندگی گزاری ھے آغا جان وہ بھی تو آپکا خون تھی ناں پھر کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔"

فضہ بیگم نے روتے ھوئے کہا تھا۔

اور حورین کے پاس آ بیٹھی تھیں۔

حور میری جان۔۔"

انہوں نے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

اور وہ روتے ھوئے انکے سینے سے لگی تھی۔

بس کر دو میری جان پلیز رونا بند کرو۔۔۔"

میرے ساتھ ایسا کیوں کیا امی کیوں مجھے ذلیل ھونے کیلئے چھوڑ دیا۔۔۔اور اب کہتے ھیں بھول جاو کیا اتنا آسان ھے بھول جانا۔۔۔چوبیس سال گزارے ھیں میں نے لوگوں کے طعنے سنتے خود کو ناجائز کہلواتے یہ شریف زادے۔۔۔بس چوبیس گھنٹے گزار کر دکھائیں بنا باپ کے نام کے میں پھر پوچھوں گی کس قدر اذیت ناک ھوتا ھے ایسے جینا۔۔۔یہ شریف بہت دوغلے ھوتے ھیں امی یہ سب بہت برے ھیں میرا دم گھٹ رھا ھے۔۔۔"

وہ روتے ھوئے چیخ چیخ کر کہتی چلی گئی تھی۔

تبریز شاہ خود پر بہت ضبط کر کے بیٹھے تھے۔

مگر پھر بھی انکی آنکھیں چھلک گئی تھیں۔

عامل اپنا سر ھاتھوں میں تھامے صوفے پر آ بیٹھا تھا۔

اریب اور اسد نے اقراء بیگم کو سنبھالا ھوا تھا۔

جو رو رو کر ھلکان ھو رھی تھیں۔

رمشا اور انشاء افنان کے ساتھ کھڑی رو رھی تھیں۔

حورین فضہ بیگم کے حصار سے نکل کر کھڑی ھوئی تھی۔

اور ڈائینگ ٹیبل کی طرف گئی تھی۔

عامل نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

جواب پانی پی رھی تھی۔

عامل پھر سے نظریں جھکا گیا تھا۔

حورین کافی دیر وھی کھڑی رھی پھر تبریز شاہ کی طرف آئی تھی۔

اسکے قدم لڑکھڑا رھے تھے۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔

آپکو ایک۔۔مشورہ دوں۔۔۔"

اس نے ڈوبتی لرزتی آواز میں کہا تھا۔

تبریز شاہ رخ موڑ گئے تھے۔

وہ اپنے آنسو چھپا رہے تھے۔

آپ۔۔۔مر جائیں۔۔۔مم۔۔۔میری طرح۔۔۔"

اس نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا تھا۔

عامل نے فورا"اسکی طرف دیکھا تھا۔

اور پھر اسکی نظر فرش پر پڑے خون کے قطروں پر پڑی تھی۔

جو ڈائینگ ٹیبل سے آرہے تھے۔

"حوور"

وہ چیختے ھوئے اسکی طرف بھاگا تھا۔

پر وہ پہلے ھی گر گئی تھی۔

باقی سب بھی اسکی طرف متوجہ ھوئے تھے۔

حور پلیز آنکھیں کھولو یہ کیا کر دیا تم نے ڈیم اٹ پلیز مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔"

وہ اسکا سر اپنی گود مین رکھتے چیخا تھا۔

پر وہ تو سو چکی تھی۔

پہلی بار پر سکون نیند سو چکی تھی۔

شائد ھمیشہ کیلئے۔

عامل اسکی کلائی سے نکلتا خون دیکھ کر ساکت ھو گیا تھا۔

اریب نے فورا" حورین کو اپنے بازووں میں اٹھایا تھا اور باھر کی طرف گیا تھا باقی سب اسکے پیچھے بھاگے تھے۔

عامل کتنی ھی دیر اپنے سامنے بکھرے خون کو دیکھتا رھا تھا۔

اور پھر ٹرانس کی سی کیفیت میں اٹھا تھا۔

اگر حور کو کچھ ھوا۔۔تو میں اپنی جان دے دوں گا۔۔"

تبریز شاہ کو دیکھتے اس نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے باھر نکل گیا تھا۔

جبکہ تبریز شاہ اپنی جگہ سے ھل نہیں سکے تھے۔

میں اب۔۔۔ایک خریدی ھوئی طوائف زادی ھوں۔۔۔۔"

میں کسی کی کچھ نہیں۔۔۔"

حورین فاطمہ لاوارث ھے۔۔۔"

کیااتناآسان تھامجھے چھوڑدینا۔۔"

اتناآسان تھاعامل شاہ کیلئے مجھے۔۔قربان کردینا۔۔۔"

آپکوایک۔۔۔مشورہ دوں۔۔۔"

آپ مرجائیں۔۔۔مم۔۔۔میری طرح۔۔۔"

حورین کی باتیں انکادل چیر رھی تھیں۔

ایک ناقابل برداشت درداٹھاتھاانکے دل میں۔

اوروہ زور سے اپنے دل پرھاتھ رکھے وھیں گرگئے تھے۔

امی کے بعد میں اس دنیامیں سب سے زیادہ پیار تم سے کرتی ھوں شاہ۔۔۔۔"

میں بہت مشکل سے بھروسہ کرنا سیکھی ھوں مجھے اور میرے بھروسے کو توڑنا مت۔۔۔۔"

مجھے اپنی زندگی کا ھر لمحہ تمھارے ساتھ جینا ھے شاہ حورین فاطمہ کی زندگی کا حاصل ھو تم۔۔۔"

میں چاھتی ھوں میں جب مروں تو تم میرے سامنے ھو تمھیں دیکھتے ھوئے میری آنکھیں بند ھو جائیں۔۔۔"

کبھی مجھے خود سے دور مت کرنا میں مر جاوں گی تمھارے بنا۔۔۔آئی رئیلی لو یو شاہ"

میں ھوں انکی بیٹی۔۔پر عامل میرا اس دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ھے۔۔۔پلیز بلیو می۔۔۔"

مجھے بس تمھاری ضرورت ھے۔۔۔پلیز عامل ایسے نہ کرو میرے ساتھ۔۔۔"

میں نہیں ھوں طوائف میں حورین فاطمہ ھوں۔۔۔میں تمھاری حور ھوں عامل۔۔۔"

وہ آئی سی یو کے سامنے کھڑا ساکت نظروں سے آئی سی یو کے دروازے کو دیکھے جا رھا تھا۔

حورین کی کہی باتیں اس کے دماغ میں گونج رھی تھیں۔

وہ رونا چاھتا تھا پر آنسو جیسے پتھر کے ھو گئے تھے۔

نکل ھی نہیں رھے تھے۔

آج اسے اپنی کی گئی زیادتیاں یاد آ رھی تھیں۔

آج وہ اپنے ھر عمل پر شرمندہ تھا۔

مگر اب وقت گزر چکا تھا۔

اقراء بیگم مسلسل روئے جا رھی تھیں۔

سالوں بعد بیٹی ملی بھی تو کس حال میں۔

کہ وہ ٹھیک سے خوش بھی نہ ھو سکی تھیں۔

اریب،اسد،رمشااور انشاء تو ابھی تک شاکڈ تھے۔

حقیقت بہت ھی بھیانک تھی۔

قبول کرنے میں وقت تو لگنا ھی تھا۔

ڈاکٹر میری بیٹی۔۔کیسی ھے وہ۔۔۔"

ڈاکٹر کے باھر آنے پر ریحان شاہ نے بیتابی سے پوچھا تھا۔

ابھی ھم کچھ نہیں کہ سکتے مسٹر شاہ۔۔انکی کلائی پر بہت گہرا کٹ ھے آپ دعا کریں۔۔۔"

ڈاکٹر نے انہیں دیکھ کر کہا اور آگے بڑھ گیا تھا۔

جبکہ ریحان شاہ کرسی پر ڈھے گئے تھے۔

حوصلہ رکھیں بھائی جان حور کو کچھ نہیں ھو گا۔۔۔"

افنان نے انکے کندھے پر ھاتھ رکھا تھا۔

یہ کیسا امتحان ھے افنان۔۔اتنے سالوں بعد حور ملی بھی تو میں اسے اپنے سینے سے نہیں لگا سکا۔۔میری بیٹی زندگی اور موت کے بیچ جھول رھی ھے اور میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔"

انکی آواز بھر آئی تھی۔

افنان نے ایک نظر بت بنے عامل پر ڈالی تھی۔

جو بے حس و حرکت کھڑا تھا۔

اور دوسری طرف فضہ بیگم تھیں جو سسک رہی تھیں۔

انکے تو جینے کی وجہ ھی حورین تھی۔

افنان اٹھ کر اسکی طرف آیا تھا۔

فضہ پلیز رونا بند کرو حور ٹھیک ھو جائے گی اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔۔"

افنان نے اسکے آنسو صاف کئے تھے۔

حورین۔۔۔میرا سب کچھ ھے افنان اسے کچھ ھوا تو میں مر جاوں گی میں اس سے بہت پیار کرتی ھوں۔۔"

فضہ بیگم نے انکے سینے سے لگ کر کہا تھا۔

اور اقراء بیگم نے حیرانی سے انہیں دیکھا تھا۔

سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ کہہ رہی تھیں کہ حورین انکا سب کچھ ہے۔

شائد اس لئے کہ محبت نام کی محتاج نہیں ہوتی محبت بس محبت ہوتی ہے۔

حقیقت پتہ لگنے کے بعد بھی وہ عامل سے اتنا ہی پیار کرتی تھیں۔
جتنا پہلے کرتی تھیں۔

اقراء ریحان شاہ کے لئے عامل شاہ باقی سب سے پہلے آتا تھا۔
سچ چاہے جو بھی ہو انکے لئے وہ انکا عامل تھا۔

کافی دیر ہو گئی تھی۔
اور ان سب کی جان اٹکی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر میری بیٹی۔۔"

ڈاکٹر کو باھر آتا دیکھ ریحان نے پھر سے پوچھا تھا۔

شی از فائن ناو۔۔۔بٹ۔۔۔وہ شائد کسی بات کی بہت ٹینشن لے رھی ھیں انہیں ٹینشن سے دور رکھیئے۔۔۔ادر وائز انکانروس بریک ڈاون بھی ھو سکتا ھے۔۔۔"

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا اور چلا گیا تھا۔

اور سب نے بے ساختہ شکر ادا کیا تھا۔

عامل نے اپنی جلتی آنکھیں بند کی تھیں۔

اور ایک تھکا ھوا آنسو اسکی آنکھ سے ٹوٹ کر اسکی اگی ھوئی شیو میں جذب ھوا تھا۔

وہ جہاں کھڑا تھا وھیں بیٹھ گیا تھا۔

ٹانگیں جیسے بے جان ھو گئی تھیں۔

"عامی"

اقراء بیگم اسکی طرف آئی تھیں۔

اور اسکے پاس ھی کرسی پر بیٹھی تھیں۔

سب ٹھیک ھے میری جان۔۔ تمھاری حور ٹھیک ھے اب۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

وہ ٹھیک نہیں ھے اور۔۔ میری تو بلکل نہیں ھے۔۔۔ سب میری وجہ سے ھوا امی وہ میری وجہ سے تکلیف میں ھے۔۔۔"

اس نے بھرائی ھو آواز میں کہا تھا۔

ایسا کچھ نہیں ھے عامی۔۔ بھول جاو سب حورین بس تمھاری ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا تھا۔

وہ نہیں بھولے گی امی۔۔۔ وہ کچھ نہیں بھولے گی وہ مجھے معاف نہیں کرے گی۔۔۔ میں براھوں امی میں بہت براھوں میں اس کی ھر تکلیف کی وجہ ھوں مجھے مر جانا چاھیئے میں کیوں زندہ ھوں اب تک۔۔۔"

اس نے بے بسی سے چیختے ھوئے اقراء بیگم کے گھٹنوں پر سر رکھا تھا۔

اور بری طرح رو دیا تھا۔

اسد اور اریب نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے رخ پھیر لیا تھا۔

وہ اپنے بھائی کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

وہ حورین عامل شاہ ھے۔۔۔ تمھاری بیوی۔۔۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے تم سے الگ نہیں کر سکتی۔۔ وہ خود بھی نہیں سمجھے تم۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لے کر کہا تھا۔

وہ حور ھے امی۔۔۔ وہ میرے پورے وجود کو مسمار کر سکتی ھے۔۔۔ وہ عامل شاہ کو اسکی انا سمیت پورے قد سے گرا سکتی ھے وہ سب کچھ کر سکتی ھے۔۔۔"

اس نے بھیگی آواز میں کہا تھا۔

اللہ پر بھروسہ رکھو وہ سب بہتر کرے گا۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے آنسو صاف کئے تھے۔

اور اسے تسلی دی تھی۔

پر وہ جانتا تھا کہ اب حورین اسے اپنی زندگی میں کبھی برداشت نہیں کرے گی۔

اس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔

اور پہلی نظر اسکی اپنے پاس بیٹھی فضہ بیگم پر پڑی تھی۔

فضہ بیگم آنکھیں بند کئے تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں۔

"امی "

اس نے دھیرے سے انہیں پکارا تھا۔

حور میری جان۔۔۔ تم ٹھیک ھو ناں۔۔۔"

فضہ بیگم نے بیتابی سے اسکا ھاتھ چوم کر کہا تھا۔

میں یہاں۔۔ کیا کر رھی ھوں امی۔۔۔ مجھے کیا۔۔ کیا ھوا ھے۔۔۔"

اس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولتے پوچھا تھا۔
آواز جیسے گلے میں اٹک رھی تھی۔

کچھ نہیں ھوا ھے میری جان تم زیادہ سوچو مت تم بلکل ٹھیک ھو۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکے سر پر ھاتھ پھیرتے ھوئے کہا تھا۔

اور وہ دوبارہ آنکھیں موند گئی تھی۔

خون بہت بہہ جانے کی وجہ سے اسے بہت ویکنیس ھو گئی تھی۔

دروازے کے اس پار کھڑے عامل نے اندر آنے کی ھمت نہیں کی تھی۔

بلکہ فضہ بیگم کے سوا کوئی اسکے سامنے آنے کی ھمت نہیں کر پا رھا تھا۔

اسے پھر سے ھوش اگلی صبح آیا تھا۔

فضہ بیگم کمرے میں نہیں تھی۔

اس نے یاد کرنے کی کوشش کی تھی کہ اسے کیا ھوا تھا۔

پر اسکے سر میں مزید درد ھونے لگا تھا۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی پر اسکا سر بری طرح چکرا گیا تھا۔

اس نے اپنے ھاتھ پر لگی ڈرپ کو دیکھا تھا۔

اور پھر دوسری کلائی پر بندھی پٹی کو۔

اور پھر آنکھیں بند کر گئی تھی۔

تبھی فضہ بیگم اندر آئی تھیں۔

قدموں کی آواز پر اسنے انہیں دیکھا تھا۔

کیسی ھے میری جان۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

ٹھیک ھوں امی۔۔۔"

اسکی آواز رات کے مقابلے اب بہتر نکل رھی تھی۔

تبھی حورین کی نظر دروازے سے اندر آتی اقراء بیگم پر پڑی تھی۔

اس نے اجنبی نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

اور پھر یاد کرنے کی کوشش کی تھی۔

کل ھواسب کچھ ایک فلم کی طرح اسکے سامنے گھوما تھا۔

اسنے بے ساختہ اپنا ھاتھ کھینچا تھا۔

جو فضہ بیگم کے ھاتھ میں تھا۔

اقراء بیگم نے اسکے چہرے کی طرف ھاتھ بڑھایا تھا۔

مگر حورین رخ موڑ گئی تھی۔

اقراء بیگم نے حیرانی سے پہلے اسے پھر فضہ بیگم کو دیکھا تھا۔

حور۔۔۔ کیسی ھو تم۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے رویے کو اگنور کر کے پوچھا تھا۔

بہت افسوس کی بات ھے۔۔کہ ابھی تک زندہ ھوں۔۔۔"

حورین نے تلخی سے کہا تھا۔

بیٹا اس طرح نہیں کہتے۔۔۔"

فضہ بیگم نے پیار سے اسے ٹوکا تھا۔

میں آپکی کچھ نہیں ھوں۔۔۔آپکو آپکا بیٹا مل گیا ھے اس لئے آپکو ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ھے۔۔۔"

حورین نے انہیں دیکھ کر کہا تھا۔

میری محبت تمھیں ڈرامہ لگتی ھے۔۔۔"

فضہ بیگم کی آواز جیسے کھائی سے آئی تھی۔

ھاں لگتی ھے ڈرامہ اور صرف آپکی نہیں باقی سب کی بھی۔۔۔اس لئے برائے مہربانی مجھ سے ھمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ھے۔۔۔"

حورین نے ایک نظر اقراء بیگم کو دیکھ کر فضہ بیگم سے کہا تھا۔

میں نے چوبیس سال تمھیں اپنے سینے سے لگا کر رکھا ھے حور۔۔۔میں تم سے سچ میں بہت محبت کرتی ھوں مجھے فرق نہیں پڑتا اس بات سے کہ تم میری کوکھ سے پیدا ھوئی ھو یا نہیں۔۔۔"

فضہ بیگم نے روتے ھوئے کہا تھا۔

پر مجھے فرق پڑتا ھے کہ میں کس کا خون ھوں۔۔۔تکلیف ھو رھی ھے مجھے اپنی شناخت جان کر۔۔۔"

حورین نے گویا سلگتے ھوئے کہا تھا۔

تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ھے تم آرام کرو۔۔اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

اور آپکو کیوں لگتا ھے کہ میں ٹھیک ھو جاوں گی۔۔۔ ھو سکتا ھے کہ کل۔۔ کل بریکنگ نیوز چل رھی ھو کہ ایک لڑکی نے ھسپتال کی چھت سے کود کر خودکشی کر لی۔۔۔"

حورین نے سفاکیت سے کہا تھا۔
اور اقراء بیگم اور فضہ بیگم تڑپ اٹھی تھیں۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی یہ دیکھو میں ھاتھ جوڑ رھی ھوں پلیز ایسا مت کرنا۔۔۔ عامل تمھارے بغیر مر جائے گا۔۔۔"

فضہ بیگم کے جڑے ھوئے ھاتھ اقراء بیگم نے پکڑے تھے۔

کیا تم واقعی اتنی سنگدل ھو کہ تم پر اپنی ماں کے آنسوؤں کا بھی کوئی اثر نہیں ھو رھا۔۔۔ کیا تم اکیلی ھو جس نے تکلیف سہی۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے دیکھتے ھوئے افسوس سے کہا تھا۔

ھاں میں ھوں سنگدل۔۔۔کیونکہ یہ عورت ابھی بھی اپنے بیٹے کی تکلیف ھی دیکھ رھی ھے۔۔۔اور ویسے بھی جو سمجھنا ھے آپ سمجھ سکتی ھیں میں مزید وضاحت نہیں دینے والی۔۔۔"

حورین نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

اسکے خشک ھونٹوں پر تنی ھوئی جلد اب پھٹنے لگی تھی۔

اور ھلکا ھلکا خون رسنے لگا تھا۔

میری امی سے بدتمیزی کرنے کی ضرورت نہیں ھے اپنی آواز دھیمی رکھو۔۔۔"

اریب نے اندر آتے ھوئے کہا تھا۔

اسد اور رمشا،انشاء بھی ساتھ ھی تھے۔

اوہ۔۔۔شریف زادوں سے میری اونچی آواز ھضم نہیں ھوئی۔۔۔"

حورین نے طنز کیا تھا۔

تمھیں پتہ بھی ھے ھم سب کتنے پریشان تھے کیا ضرورت تھی اپنی زندگی کے ساتھ کھیلنے کی۔۔۔مسئلے کا حل بیٹھ کر بھی تو نکالا جا سکتا ھے۔۔۔"

اسد کے لہجے میں اس کے لئے فکر مندی تھی۔

اس مسئلے کا حل میری موت ھے۔۔۔"

حورین نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

حرام موت کسی مسئلے کا حل نہیں ھوتی۔۔۔اپنی ناں سہی تو خود سے جڑی دوسروں کی جان کا ھی خیال کرلو۔۔۔"

اسد نے اسکے قریب جا کر کہا تھا۔

میں نے اب تک کونسا حلال زندگی گزاری ھے جو حرام موت ناں مروں۔۔۔"

اس نے رخ پھیر کر کہا تھا۔

میں جانتا ھوں تم بہت تکلیف سے گزری ھو بہت مشکل زندگی گزاری ھے تم نے۔۔پر اس سب میں امی بابا کا اور ھمارا تو قصور نہیں ھے ھمیں کیوں سزا دے رھی ھو۔۔۔"

اریب نے اسکے پاس بیٹھتے ھوئے کہا تھا۔

جسکی خود کی زندگی ھی سزا ھو وہ کیا کسی کو سزا دے گی۔۔۔مجھے میرے حال پر چھوڑ دو میں جیوں یا مروں یہ تمھارا مسئلہ نہیں ھے۔۔۔"

اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

شائد اپنی آنکھوں میں اتری نمی چھپانے کیلئے۔

آپی۔۔۔ایم سوری۔۔۔پلیز۔۔۔"

اریب نے اسکا ھاتھ پکڑا تھا۔

حورین کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

پہلی بار اسے یہ احساس ھوا تھا کہ بھائی کا لمس کیسا ھوتا ھے۔

کہ تحفظ کا احساس کیا ھوتا ھے۔

میں خود سے ناراض ھوں اریب۔۔۔اس بات پر کہ میں پہلے ھی کیوں نہیں مر گئی۔۔"

حورین نے دھیرے سے اپنا ھاتھ کھینچا تھا۔

اور اریب خاموش رہ گیا تھا۔

حورین کو تسلی دینے کیلئے اس کے پاس الفاظ ھی نہیں تھے۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔میں کسی کو دیکھنا نہیں چاھتی سب چلے جاو یہاں سے۔۔۔"

حورین نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

حور میری بات تو سنو۔۔"

چلی جائیں یہاں سے آپکو سمجھ نہیں آرھی میری بات۔۔۔"

وہ فضہ بیگم کی بات کاٹتے چیخی تھی۔

فضہ بیگم روتے ھوئے دروازے کی طرف مڑی تھیں۔

جہاں عامل کھڑا تھا۔

اپنی آنکھوں میں دنیا جہان کی تکلیف لئے حورین کو دیکھتا ھوا۔

اسکی بے بس سی نظریں دیکھ کر فضہ بیگم سر جھکا گئی تھیں۔

وہیں رک جاو میرے پاس مت آنا۔۔۔"

حورین کی آواز پر عامل کے قدم رکے تھے۔

باقی سب نے بھی مڑ کر دیکھا تھا۔

حور۔۔۔پلیز۔۔میری بات بس ایک دفعہ تو سن لو۔۔۔"

عامل نے التجا کی تھی۔

تم اس "لائق" ہو کہ تمھاری بات سنی جائے۔۔۔ "

حورین نے "لائق" پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

ایم سوری۔۔۔"

وہ سر جھکا گیا تھا۔

دفعہ ھو جاو مجھے تمھاری شکل نہیں دیکھنی میرے سامنے کبھی مت آنا عامل۔۔۔"

وہ رخ پھیر گئی تھی۔

حور تم میری۔۔۔"

جاتے کیوں نہیں جاو چلے جاو سب چلے جاو پھر سے مت آنا۔۔"

وہ اپنے ڈرپ لگے ھاتھ سے سائیڈ میں رکھی دوائیاں نیچے پھینکتے چیخی تھی۔

آپی کیا کر رھی ھو لگ جائے گی تمھیں۔۔۔"

اسد نے اسکا ھاتھ پکڑا تھا۔

مگر حورین نے اسکا ھاتھ جھٹک دیا تھا۔

میں کسی کی کچھ نہیں لگتی۔۔۔بدنام ھوں میں۔۔۔میرے نام سے اپنا نام جوڑ کر خود کو بدنام مت کرو۔۔۔"

حورین نے اسے دیکھتے ھوئے جتایا تھا۔

اور اسد نے تکلیف سے رخ موڑا تھا۔

تم ایک موقع تو دو میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔"

عامل نے منت کی تھی۔

حورین نے شعلے برساتی نگاھوں سے اسے دیکھا تھا۔

اور پھر اپنے ھاتھ سے ٹیپ اتارتے ھوئے ڈرپ نوچ کے دور پھینکی تھی۔

اسد اور اریب کو کے روکنے پر انہیں پیچھے دھکیل دیا تھا۔

اسد ڈاکٹر کو بلانے بھاگا تھا۔

حورین نے جیسے ھی بیڈ سے نیچے قدم رکھا اسے زور کا چکر آیا تھا۔

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔

عامل اسے سنبھالنے کئے آگے بڑھا تھا۔

پر حورین کے ھاتھ کے اشارے پر رک گیا تھا۔

حورین کے ھاتھ سے نکلتے خون کو دیکھ کر عامل نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

حورین چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکی طرف آئی تھی۔

چند قدموں پر ھی اسکی سانس پھولنے لگی تھی۔

جسم کی ساری طاقت جیسے ختم ھو گئی تھی۔

"چٹاخ"

اپنی بچی کچھی طاقت جمع کر کے اس نے عامل کے گال پر تھپڑ جڑ دیا تھا۔

اقراء بیگم نے بے یقینی سے اپنے منہ پر ھاتھ رکھا تھا۔

عامل نے اسکی چھوٹی سی کوشش پر اسے دیکھا تھا۔

جو مزید بے حال ھو گئی تھی۔

اسے لڑکھڑاتا دیکھ کر عامل نے اسے بازووں سے تھاما تھا۔

میں۔۔تم سے۔۔۔بے انتہا۔۔۔ نفرت کرتی ھوں۔۔۔"

اس نے اپنی اکھڑتی سانسوں کے ساتھ کہا تھا۔

تم میرے سامنے رہے۔۔۔تو میں مر۔۔۔مر جاوں گی۔۔۔"

اور تم سے الگ ہو کر میں مر جاوں گا۔۔۔"

مجھے چھوڑ دو عامل۔۔۔"

سانسوں کو نہیں چھوڑا جاتا حور۔۔۔"

مجھے تم سے دور۔۔بہت دور جانا ہے۔۔۔"

میں تمھیں دیکھے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔"

اگر تم نے۔۔مجھے خود سے دور۔۔۔ناں کیا تو میں۔۔۔اپنی جان دے دوں گی۔۔۔۔"

حورین نے اسکے گلے لگ کر اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔

اور عامل ساکت رہ گیا تھا۔

محبوب نے سینے سے لگ کر جدائی مانگی تھی۔

اقرار کرتا تو خود جان سے جاتا۔

اور انکار کرتا تو وہ مر جاتی۔

خسارہ تو دونوں طرف سے اسکے ھی حصے میں آنا تھا۔

عامل نے اپنی آنکھیں بند کرتے اسکے گرد اپنی گرفت مظبوط کی تھی۔

شائد آخری بار۔

آخری بار اسکی خوشبو اپنے اندر اتاری تھی۔

اسکے آنکھ سے ٹوٹے آنسو حورین کے کندھے پر گرے تھے۔

حورین کی گرفت اسکے گرد ڈھیلی ہو چکی تھی۔

عامل نے اسے خود سے دور کرتے ایک نظر دیکھا اور پھر اسے اپنی باھوں میں اٹھاتے بیڈ پر لٹایا تھا۔

وہ ھوش و حواس سے بے گانہ آنکھیں بند کئے لیٹی تھی۔

عامل اس پر ایک بھرپور نظر ڈالتا باھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

چھ مہینے بعد۔

اریب میں کہ رہی ھوں میری ریسیپی بک واپس کر دو۔۔۔"

وہ اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

نہیں دوں گا۔۔میں تنگ آ گیا ھوں تمھارے ھاتھ کے زھریلے کھانے کھا کھا کر۔۔۔"

اریب نے بھاگتے ھوئے کہا تھا۔

اریب میں بابا سے تمھیں جوتے لگواوں گی رک جاو۔۔"

اس نے دھمکی دی تھی۔

وہ تو میں بچپن سے ھی کھا رھا ھوں۔۔ مجھ پر اثر نہیں ھو گا۔۔۔"

اریب نے اسکی دھمکی ھوا میں اڑائی تھی۔

سالا، خبیث، کمینہ، میں کہ رھی ھوں رک جا اریب۔۔۔"

وہ بھی حورین تھی۔

آخر کب تک اپنی زبان کو قابو میں رکھتی۔

امی دیکھیں حور آپی پھر سے گالیاں دے رھی ھے۔۔۔"

ٹی وی دیکھتے اسد نے زور سے ھانک لگائی تھی۔

اور کچن میں مصروف اقراء بیگم باھر آئی تھیں۔

جہاں اریب آگے اور حورین اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

رک جاو تم دونوں۔۔ کس بات پر لڑ رہے ہو بتاو تو سہی۔۔۔"

اقراء بیگم نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔
مگر وہ دونوں سن ہی کہاں رہے تھے۔

ذلیل کمینے شخص میں کہتی ہوں رک جا۔۔۔"

حورین پھر سے چیخی تھی۔
جبکہ اقراء بیگم نے اپنا ماتھا پیٹا تھا۔

ابھی مزہ چکھاتی ہوں تمھیں۔۔۔"

حورین نے اپنا جوتا اتار کے اریب کو مارا تھا۔

مگر اریب اب جوتے کھا کھا کر ایکسپرٹ ہو گیا تھا۔

اس لئے فورا" نیچے جھکا تھا۔

اور جو تا ٹی وی دیکھتے اسد کے سر میں لگا تھا۔

اسد نے فلک شگاف چیخ ماری تھی۔

اور اقراء بیگم نے ان تینوں کی حالت پر افسوس سے سر ھلایا تھا۔

اندر آتے ریحان شاہ نے بیزاری سے لاونج کا منظر دیکھا تھا۔

اسد نے ریحان شاہ پر نظر پڑتے ھی پینترا بدلا تھا۔

اور نیچے کارپٹ پر لیٹ کر بچوں کی طرح ھاتھ پیر مارتے چیخنے لگا تھا۔

اب منظر کچھ یوں تھا۔

کہ حورین ھاتھ میں آتی ھر چیز اریب کو مار رھی تھی۔

لاونج میں سارے کشنز بکھرے پڑے تھے ۔

ٹوٹے ھوئے واس بکھرے پھول میدان جنگ کا منظر پیش کر رھے تھے۔

اور جنگ ابھی بھی جاری تھی۔

اور اسد ننھے بچوں کی طرح رونے کی ایکٹنگ کر رھا تھا۔

جبکہ اریب حورین کی ریسپی بک ھوا میں اچھالتا اسے مزید چڑا رھا تھا۔

آھم آھم۔۔۔"

ریحان نے زور سے گلہ کھنکارا تھا۔

اور وہ تینوں ساکت ھوئے تھے۔

اور کچھ ھی سیکنڈ بعد۔

وہ تینوں شرافت سے صوفے پر بیٹھے تھے۔

اور سامنے والے صوفے پر بیٹھا ریحان شاہ ان تینوں کو کڑے تیوروں سے گھور رھا تھا۔

کس بات کی لڑائی ھو رھی تھی۔۔۔"

ریحان نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا تھا۔

بابا یہ کمینا میری ریسپیپی بک نہیں دے رھا۔۔۔"

حورین نے تیزی سے کہا تھا۔

بی ھیو حور۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے ٹوکا تھا۔

سوری مما۔۔"

وہ منمنائی تھی۔

تم تینوں یہ پورا لاونج صاف کرو گے۔۔انڈر سٹینڈ۔۔"

ریحان شاہ کی سنائی سزا پر ان تینوں نے منہ بنایا تھا۔

بابا۔۔میں ناں۔۔۔اریب کے پیچھے بھاگ بھاگ کر بہت تھک گئی ھوں۔۔۔"

حورین نے ریحان کے پاس بیٹھتے معصومیت سے کہا تھا۔

جبکہ اسد اور اریب نے اپنی چالاک بہن کو دیکھا کم اور گھورا زیادہ تھا۔

ٹھیک ھے میری جان تم جاو چینج کرو پھر میں تمھیں باھر لے جارھا ھوں۔۔"

ریحان شاہ نے اسے سینے سے لگا کر کہا تھا۔

اور حورین نے اسد اور اریب کو چڑاتے ھوئے آنکھ ماری تھی۔

بابا۔۔ ھم بھی شائد آپکے بیٹے ھیں۔۔۔"

اسد نے یاد دلانا ضروری سمجھا تھا۔

کیونکہ اسے بنا غلطی کے ھی سزا مل گئی تھی۔

ایمو شنل بلیک میل کرنے کی بجائے کام کرو سمجھے۔۔۔"

ریحان نے آئبرو اچکا کر کہا تھا۔

اور وہ دونوں رونے والے ھو گئے تھے۔

حورین اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

اسد اور اریب نے مدد طلب نظروں سے اقراء بیگم کو دیکھا تھا۔

جاو تم دونوں بھی ریڈی ھو جاو میں یہ سب ملازمہ سے صاف کروا دوں گی۔۔۔"

اقراء بیگم نے انکی شکل دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

اور وہ دونوں مسکرانے لگے تھے۔

کوئی ضرورت نہیں ھے ملازمہ سے صاف کروانے کی یہ دونوں ھی کریں گے صفائی۔۔۔"

ریحان نے فورا"انکی بات رد کی تھی۔

اوراسداوراریب نے منہ لٹکایا تھا۔

شاہ۔۔۔یقینا"آپ نہیں چاھتے کہ میں ناراض ھو کراپنی امی کے ھاں چلی جاوں۔۔۔"

اقراء بیگم نے جتاتے ھوئے کہا تھا۔

ٹھیک ھے جاو معاف کیا تمھیں۔۔۔"

ریحان کے کہنے پر وہ دونوں اقراء بیگم کی طرف فلائنگ کس اچھالتے اپنے کمرے کی طرف بھاگے تھے۔

دور جانے کی دھمکی ناں دی کرو مسز۔۔۔"

وہ اقراء بیگم کی طرف آئے تھے۔

تو آپ بھی میرے معصوم بیٹوں کو سزا مت دیا کریں۔۔۔"

اقراء بیگم نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

تم بھی جا کر ریڈی ھو جاو۔۔۔اور سنو۔۔۔اپنی ریڈ والی ساڑھی پہننا۔۔۔"

ریحان نے اقراء بیگم کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔

اور وہ پل میں لال ھوئیں تھیں۔

اوئے ھوئے۔۔۔رومانس ھو رھا ھے یہاں تو۔۔۔"

اریب کے نعرہ مارنے پر وہ اچھل کر اقراء بیگم سے دور ھوئے تھے۔

ان دونوں کی اڑی رنگت دیکھ کر اسد اور اریب نے زور سے قہقہہ لگایا تھا۔

اور پھر ریحان کو جوتا اتارتا دیکھ دونوں سرپٹ بھاگے تھے۔

یہ کیا پہن لیا حور۔۔۔ کتنی بار کہا ھے اتنے ھلکے کلر کے کپڑے ناں پہنا کرو۔۔۔"

ریحان نے اسکے کمرے میں آتے ھوئے کہا تھا۔

وہ ھلکا سا گرے کلر کا سوٹ پہنے کھڑی تھی۔

اور کنگھا کر رھی تھی۔

ٹھیک تو ھے بابا۔۔۔"

وہ کنگھا رکھتے ھوئے انکی طرف مڑی تھی۔

کوئی ٹھیک نہیں ھے۔۔۔ تم۔۔ تم وہ والا بلیک ڈریس پہنو جو تمھاری مما پچھلے ھفتے لائی تھیں۔

ریحان نے یاد کرتے ھوئے کہا تھا۔

اور وہ اثبات میں سر ھلاتی الماری سے بلیک ڈریس لے کر واش روم گئی تھی۔

ریحان اسکے فورا" مان جانے پر مسکراتا ھوا دروازے کی طرف مڑا تھا۔
تبھی اسکی نظر عامل کی تصویر پر پڑی تھی۔

حورین عامل کے کمرے میں ھی رھتی تھی۔
اور عامل کی تصویر ابھی بھی وہاں لگی تھی۔

ریحان کو بے ساختہ وہ دن یاد آیا تھا۔
جب وہ حورین کو اپنے پاس رھنے کیلئے منا رھے تھے۔

چھ ماہ پہلے۔

حور بیٹا پلیز ھمارے ساتھ گھر چلو۔۔۔ ھمیں کس بات کی سزا دے رھی ھو آخر ھم نے کیا کیا ھے۔۔۔"

ریحان نے اسکے سامنے بیٹھتے ھوئے کہا تھا۔

حورین کو ڈسچارج مل گیا تھا۔

اور وہ انکے ساتھ نہیں جانا چاھتی تھی۔

میں آپکے ساتھ نہیں جاوں گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ھے۔۔۔میں کسی بھی یتیم خانے چلی جاوں گی یا پھر اس جگہ۔۔۔جہاں سے میں آئی ھوں۔۔۔"

حورین نے بیڈ سے اترتے ھوئے کہا تھا۔

تم وہاں نہیں جاو گی سمجھی تم۔۔۔"

عامل نے تیز آواز میں کہا تھا۔

تم ھوتے کون ھو مجھے روکنے والے ھاں۔۔۔میں جاوں گی وہاں۔۔۔"

حورا اسکی بات پر بھڑک اٹھی تھی۔

جو سزا دینی ھے مجھے دو باقی سب کو نہیں۔۔۔میں تمھیں ایسا ھر گز نہیں کرنے دوں گا۔۔۔"

عامل نے اسکا بازو دبوچا تھا۔

سزا تو تمھیں ملے گی ضرور ملے گی کیونکہ میری ھر تکلیف کی وجہ تم ھو۔۔۔تم چاھتے ھو ناں میں ان کے ساتھ رھوں تو ٹھیک ھے میں جاوں گی انکے ساتھ پر میری کچھ شرطیں ھیں۔۔۔"

حورین نے اسے خود سے دور کرتے کہا تھا۔

مجھے تمھاری ھر شرط۔۔۔ منظور ھے۔۔۔"

عامل نے بنا سوچے سمجھے کہا تھا۔

"عامل"

فضہ بیگم نے نفی میں سر ھلایا تھا۔

کیونکہ وہ جانتی تھیں حورین کو۔

کہ وہ اتنی آسانی سے معاف نہیں کرے گی۔

میری پہلی شرط ھے۔۔ تم اس گھر سے چلے جاوگے۔۔۔"

منظور ھے۔۔۔"

عامل گہری سانس بھرتے کہا تھا۔

عامل تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسکے کندھے پر ھاتھ رکھتے ھوئے اسے روکا تھا۔

عامل نے آنکھوں ھی آنکھوں میں انہیں چپ رھنے کا کہا تھا۔

میری دوسری شرط ھے۔۔۔ تم مجھ سے کوئی رابطہ نہیں رکھو گے ھمارا کوئی رشتہ نہیں ھے ایک دوسرے سے۔۔۔"

منظور ھے۔۔۔"

تم زندگی کے کسی بھی موڑ پر میری زندگی میں آنے کی کوشش نہیں کرو گے۔۔۔"

منظور ھے۔۔۔"

مجھ پر کبھی کوئی حق نہیں جتاو گے۔۔۔"

منظور ھے۔۔۔"

مجھے نفرت ھے تم سے تم میرے سامنے بھی نہیں آو گے کبھی۔۔۔"

منظور ھے۔۔۔"

ٹھیک ھے پھر۔۔۔میں جاوں گی انکے ساتھ۔۔۔"

حورین نے ایک نظر اسکے دھواں ھوتے چہرے پر ڈال کر کہا تھا۔

اور عامل باھر کی طرف مڑا تھا۔

اپنی باتوں سے مکر مت جانا ورنہ بہت برا کر گزروں گی میں۔۔۔"

حورین نے دھمکی دی تھی۔

عامل اسکی طرف پلٹا تھا۔

میں اس گھر سے،اس شہر سے ، بلکہ اس ملک سے ھی چلا جاوں گا ڈونٹ وری۔۔۔تم آرام سے رھو۔۔۔جہاں تم ھو وہاں عامل شاہ سانس بھی نہیں لے گا۔۔۔۔"

عامل نے ٹوٹے ھوئے لہجے میں کہا اور باھر نکل گیا تھا۔

ریحان اور افنان اسکے پیچھے آئے تھے۔

تم نہیں جاوگے عامل۔۔۔ ھم مل کر حور کو سمجھالیں گے ناں۔۔۔"

ریحان نے تھکی ھوئی آواز میں کہا تھا۔

وہ عامل کی جدائی بلکل بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

بھائی جان ٹھیک کہ رھے ھیں عامل مت جاو۔۔۔"

افنان نے اسکے کندھے پر ھاتھ رکھتے ھوئے کہا تھا۔

وہ نہیں مانے گی بابا۔۔۔ مجھے جانے دیں۔۔۔ میں کچھ ھی دنوں میں لوٹ آوں گا تب تک حور بھی سنبھل جائے گی۔۔۔"

عامل نے ریحان شاہ کے گلے لگتے کہا تھا۔

اور وہ خاموش رہ گئے تھے۔

حال"

تم نے کچھ دنوں کا کہا تھا اور چھ ماہ بیت گئے عامل۔۔۔ کب آو گے یار۔۔۔ حور نے تمھیں سزا دی اور تم نے ھم سب کو پلیز اب واپس آ جاو۔۔۔"

ریحان شاہ نے نم آنکھوں سے اسکی تصویر پر ھاتھ پھیرا تھا۔

اور پھر اپنی آنکھیں صاف کرتے باھر نکل گئے تھے۔

واو آپی یور لکنگ کول۔۔۔"

اسد نے سیٹی بجا کر کہا تھا۔

وہ بلیک کلر کا شیشوں سے مزین فراک پہنے ھم رنگ دوپٹہ سر پر اوڑھے سیڑھیوں سے اتر رھی تھی۔

ریحان اور اقراء بیگم نے بھی مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

چلیں بابا۔۔۔"

اس نے اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتے ھوئے کہا تھا۔

اور ریحان نے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

اور وہ سب باھر کی طرف بڑھ گئے تھے۔

آدھے گھنٹے بعد وہ ایک اوپن ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے۔

حورین نے اپنے دوپٹے سے اپنا چہرہ کافی حد تک چھپا لیا تھا۔

پہلے تو وہ باھر نکلتی ھی نہیں تھی۔

اس ڈر سے کہ کوئی اسے پہچان ناں لے کہ وہ ایک طوائف تھی۔

اب وہ ان سب کے ساتھ آتو جاتی پر اپنا چہرہ چھپا کر رکھتی تھی۔

اپیا تم کسے کھاو گی۔۔"

اریب نے اسکا ڈر محسوس کرتے اسے جان بوجھ کر چھیڑا تھا۔

میں تو تمھارے بارے میں سوچ رھی ھوں کہ آج تمھیں چبا جاوں۔۔۔دھرتی کا بوجھ کم ھو جائے گا۔۔۔"

حورین نے دانت پیستے ھوئے کہا تھا۔

ھائے آپی۔۔۔تم میرے معصوم جڑواں بھائی کو مت کھانا میں اسکے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔"

اسد نے فلمی انداز میں دھائی دی تھی۔

اور وہ مسکرادی تھی۔

کھانا کھا کر وہ لونگ ڈرائیو پر گئے تھے۔

حورین اب انکے ساتھ بہت خوش رھتی تھی۔

یا پھر دکھاوا کرتی تھی۔

افنان نے یہیں اسی سوسائیٹی میں گھر لے لیا تھا۔

وہ واپس گاوں نہیں گیا تھا۔

فضہ بیگم عامل اور حورین کو یاد کر کے بہت روتی تھیں۔

وہ بہت دفعہ حورین سے ملنے آئی تھیں۔

پر حورین نے ان سے ملنے سے انکار کر دیا تھا۔

اور اسکے چیخنے چلانے کی وجہ سے فضہ بیگم پھر واپس نہیں آئی تھیں۔

امی آپ عامل بھائی سے بات کیوں نہیں کر رھی ھیں وہ پریشان ھو رھے ھیں۔۔۔"

رمشا نے انکے پاس بیٹھتے ھوئے کہا تھا۔

اسے پرواھے میری وہ میرے کہنے پر آیا ھے واپس نہیں کرنی مجھے اس سے بات۔۔۔"

فضہ بیگم نے غصے میں کہا تھا۔

امی آپ جانتی تو ھیں وہ حور آپی کی وجہ سے واپس نہیں آرھا۔۔۔"

انشاء نے انکے ھاتھ تھامتے ھوئے کہا تھا۔

تو کیا حورا سکی سب کچھ ھے ھم کچھ نہیں۔۔۔ کہ دو اپنے بھائی سے جب تک وہ یہاں واپس نہیں آئے گا میں اس سے بات نہیں کروں گی۔۔۔"

فضہ بیگم نے خفگی سے کہا تھا۔

رمشا اور انشاء نے افنان کی طرف دیکھا تھا۔

اور پھر افنان کے اشارہ کرنے پر کمرے سے باھر گئی تھیں۔

کیا بات ھے مسز کیوں میرے معصوم بیٹے پر غصہ ھو رھی ھو۔۔۔"

افنان نے اسکے سامنے آتے ھوئے کہا تھا۔

اور اسکے آنسو دیکھ کر پریشان ھو گیا تھا۔

رو کیوں رھی ھو فضہ۔۔۔"

میں حور کے بغیر نہیں رہ سکتی افنان مجھے میری بیٹی لا کر دو۔۔۔چھ مہینے ھو گئے اس نے مجھ سے بات تک نہیں کی میں اسے اپنے سینے سے لگانا چاھتی ھوں۔۔۔عامل آئے گا تو اسے منائے گا ناں مگر وہ آھی نہیں رھا پلیز کچھ کرو افنان۔۔۔"

وہ انکے سینے سے لگ کر بری طرح روئی تھیں۔

اور وہ خاموش رہ گئے تھے۔

اور پھر رات کو فضہ بیگم کے سو جانے کے بعد انہوں نے عامل کو کال کی تھی۔

دور مانچسٹر میں آدھی رات کو وہ سوئیمنگ کر رھا تھا۔

موبائل بجنے پر وہ پول سے نکل کر ٹاول سے اپنے ھاتھ خشک کرتا موبائل کی طرف آیا تھا۔

گیلے کپڑوں سمیت چیئر پر بیٹھ کر اس نے کال یس کی تھی۔

اسلام و علیکم چاچو کیسے ھیں آپ۔۔۔"

وہ اب بھی افنان کو چاچو ھی کہتا تھا۔

بابا وہ صرف ریحان کو کہتا تھا۔

میں ٹھیک ھوں میرے شیر پر تمھاری ماں ٹھیک نہیں ھے۔۔۔"

افنان نے ایک نظر کمرے میں سوئی فضہ کو دیکھ کر کہا تھا۔

وہ گیلری میں کھڑے تھے۔

جو مما چاھتی ھیں وہ میں نہیں کر سکتا۔۔۔"

عامل نے اپنے گیلے بالوں میں ھاتھ پھیرتے کہا تھا۔

کیوں نہیں کر سکتے عامل۔۔۔بس بہت ھو گیا بند کرو خود کو سزا دینا۔۔۔واپس آ جاو عامل۔۔۔"

میں نہیں آ سکتا چاچو۔۔۔اگر میں لوٹ آیا تو حور چلی جائے گی۔۔۔سب سے بہت دور چلی جائے گی۔۔۔"

عامل نے ٹوٹے ھوئے لہجے میں کہا تھا۔

عامی میری جان۔۔دیکھو بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔تم اس سے بات کرو گے اسے مناو گے تو وہ مانے گی ناں۔۔۔وہ تمھاری بیوی ھے عامل تم اسے یوں چھوڑ نہیں سکتے۔۔۔"

میں نے کہاں چھوڑا ھے اسے چاچو۔۔۔میں تو اسے پانے کیلئے اپنی حدوں سے گزرا تھا۔۔۔اب سزا تو بھگتنی پڑے گی ناں۔۔۔"

بھگت لی سزا اب لوٹ آو۔۔۔یہاں سب ادھورا ھے تمھارے بنا۔۔۔ریحان بھائی تمھیں لے کر بہت ٹینس رھتے ھیں۔۔۔پلیز عامل۔۔۔"

انہوں نے منت کی تھی۔

اوکے میں دیکھتا ھوں۔۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"

عامل نے نم ھوتی آنکھوں سے کال کاٹی تھی۔

اور چیئر سے ٹیک لگا گیا تھا۔

پلیز حور۔۔۔مجھے واپس بلالو۔۔۔میرا دم گھٹتا ھے تمھارے بنا میں مر جاوں گا یار۔۔۔پلیز۔۔۔میں تمھارے ساتھ رھنا چاھتا ھوں تمھیں محسوس کرنا چاھتا ھوں۔۔۔پلیز حور مجھے معاف کر دو۔۔۔"

اسکی بند آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اسکی کنپٹی میں جذب ھوا تھا۔

آج صبح سے ھی رمشا اور انشاء آئی ھوئی تھیں۔

حورین ان دونوں سے نارمل بات کرتی تھی۔

حورین کچن میں گھسی کوفتے بنا رھی تھی۔

جبکہ اسد اور اریب گھر سے بھاگنے کا سوچ رھے تھے۔

کیونکہ ٹیسٹ تو ان بے چاروں کو ھی کرنا تھا ناں۔

آجاو تم سب کھانا تیار ھے۔۔۔"

حورین کی آواز پر اریب کے مسکراتے ھونٹ سکڑے تھے۔

اور اسد نے بھی رونی صورت بنائی تھی۔

اور پھر وہ چاروں ڈائینگ ٹیبل پر آ بیٹھے تھے۔

حورین کھانا لگا چکی تھی۔

اقراء بیگم اپنی کسی فرینڈ سے ملنے گئی ھوئی تھیں۔

اریب نے ڈرتے ڈرتے نوالا منہ میں رکھا تھا۔

اور پھر ھنسنے لگا تھا۔

وہ بھی پاگلوں کی طرح۔

باقی سب ھونق بنے اسے دیکھ رھے تھے۔

بڑی آریواوکے۔۔۔"

اسد نے اسکا بازو ھلاتے پوچھا تھا۔

کیا ھے کیوں گدھوں کی طرح ھنس رھے ھو پھوٹو بھی منہ سے کچھ۔۔۔"

حورین کو اسکی ھنسی سے شدید تپ چڑھی تھی۔

آپی۔۔۔مجھے ناں۔۔اپنی قسمت پر ھنسی آرھی ھے۔۔۔ تمھارے جیسی ناکام شیف میری بہن جو ھے۔۔۔اللہ مجھے اٹھانامت۔۔۔۔"

اریب نے اپنا ماتھا پیٹتے کہا تھا۔

کیا ھوا۔۔۔کوفتے اچھے نہیں ھیں۔۔۔"

حورین نے منہ لٹکاتے پوچھا تھا۔

شائد اچھے ھوتے اگر تم چینی کی بجائے ان میں نمک ڈال دیتی تو۔۔۔"

اریب نے اپنی پلیٹ میں بریانی ڈالتے کہا تھا۔

اور وہ منہ بنا گئی تھی۔

کوئی بات نہیں آپی نیکسٹ ٹائم تم بہت اچھا بنانا۔۔۔"

رمشا نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

تو وہ بھی بے دلی سے بریانی کھانے لگی تھی۔

کھانا کھا کر ان چاروں نے باھر جانے کا پروگرام بنایا تھا۔

حورین منع کر چکی تھی۔

وہ جو اپنے کمرے کی طرف جا رھی تھی۔

انشاء کی کھنکتی آواز پر اسکے قدم رکے تھے۔

مجھے یقین نہیں آ رھا بابا کہ عامی بھائی واپس آ رھے ھیں۔۔۔"۔

انشاء نے خوش ھو کر کہا تھا۔

جبکہ حورین ساکت ھو گئی تھی۔

عامل واپس آرھا ھے تو اسکے سامنے بھی آئے گا۔

وہ شل ھوتی ٹانگوں کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف گئی تھی۔

اور دروازہ لاک کر کے وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔

اس نے روتے ھوئے عامل کی تصویر کو دیکھا تھا۔

جسے وہ کبھی وہاں سے ھٹا نہیں سکی تھی۔

وہ وھاں سے اٹھ کر الماری کی طرف آئی تھی۔

اور عامل کے کپڑے نکال کر باھر پھینکے تھے۔

کیوں آرھے ھو تم واپس مت آو میں تمھیں دیکھنا نہیں چاھتی عامل پلیز مت آو۔۔۔۔"

وہ بری طرح اسکے کپڑے نوچتے چیختی چلی گئی تھی۔

اور پھر روتے ھوئے نیچے بیٹھی تھی۔

مجھے اور تکلیف مت دو عامل میں نہیں سہہ پاوں گی پلیز میرے سامنے مت آنا۔۔۔میں کچھ اور برداشت نہیں کر سکتی مت آو واپس پلیز مت آو عامل پلیز۔۔۔۔"

وہ سکی شرٹ سینے سے لگائے روتی چلی گئی تھی۔
عامل نے بے بسی سے لیپ ٹاپ کی سکرین کو چھوا تھا۔
حورین کے کمرے میں لگے خفیہ کیمرے اسے ھر خبر دے دیتے تھے۔

حورین کو اس طرح بکھرتا دیکھ کر عامل نے اپنے واپس آنے کا ارادہ پکا کیا تھا۔

آگے نجانے کیا ھونا تھا۔

وہ رات تک اپنے کمرے سے نہیں نکلی تو اقراء بیگم اسکے کمرے میں آئی تھیں۔

اور کمرے کی حالت دیکھ کر پریشان ھو گئی تھیں۔

حورین سو رھی تھی۔

حور۔۔۔حور کیا ھوا ھے بیٹا۔۔۔"

وہ اسکے پاس آ بیٹھی تھیں۔

مگر حورین نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

حور۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے چہرے سے کمبل ھٹایا تھا۔

اور اسکا سرخ ھوتا چہرہ دیکھ کر اسکے چہرے کو چھوا تھا۔

جو شدید تپ رہا تھا۔

حور میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

انہوں نے اسکا گال تھپتھپایا تھا۔

مگر وہ نیم بے ھوشی میں تھی۔

اسد،اریب یہاں آو۔۔۔"

وہیں بیٹھے بیٹھے انہوں نے آواز لگائی تھی۔

اور چند ھی سیکنڈ میں وہ دونوں وہاں تھے۔

کیا ھوا ھے امی آپی ٹھیک ھے ناں۔۔۔"

اسد نے پریشان ھوتے پوچھا تھا۔

بہت تیز بخار ھے حور کو تم ڈاکٹر کو کال کرو۔۔اور اریب جا کر باول میں ٹھنڈا پانی لے کر آو۔۔۔"

انکے کہنے پر وہ دونوں باھر بھاگے تھے۔

کیا ھوا ھے اقراء۔۔۔ کوئی بات ھوئی ھے کیا کمرے کی ایسی حالت کیوں ھے۔۔۔"

ریحان نے اندر آتے ھوئے پوچھا تھا۔

پتہ نہیں شاہ کیا ھوا ھے اسے صبح تو بلکل ٹھیک تھی۔۔۔"

اچھا فکر مت کرو یہ ٹھیک ھو جائے گی۔۔۔"

وہ انکے پاس آ بیٹھے تھے۔

تبھی اریب ٹھنڈا پانی لے آیا تھا۔

اور ڈاکٹر کے آنے تک اقراء بیگم اسکے ماتھے پر پٹیاں رکھتی رہی تھیں۔

رات کو بارہ بجے کے قریب اسکا بخار پوری طرح اترا تھا۔

اور ان سب نے سکون کا سانس لیا تھا۔

آپ سب جا کر سو جائیں میں ٹھیک ھوں۔۔۔"

حورین نے بیٹھتے ھوئے کہا تھا۔

اور کمرے پر نظر ڈالی تھی۔

جو بلکل صاف ستھرا تھا۔
اسے شرمندگی ھوئی تھی۔

میں تمھارے ساتھ سووں گی اگر تمھیں رات کو پھر سے بخار ھو گیا تو۔۔۔"

اقراء بیگم نے فکرمندی سے کہا تھا۔

میں چھوٹی بچی تھوڑی ھوں امی۔۔۔ میں اپنا خیال رکھ لوں گی آپ آرام سے اپنے روم میں جا کر سو جائیں۔۔۔۔"

اچھا ٹھیک ھے اگر طبیعت پھر سے بگڑے تو مجھے کال کر لینا۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکا ماتھا چومتے ھوئے کہا تھا۔

اور کھڑی ھوئی تھیں۔

تم سچ میں ٹھیک ھوناں۔۔۔"

ریحان نے اسکے سر پر ھاتھ رکھتے پوچھا تھا۔

حورین نے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

اور اٹھ کر انکے سینے سے لگی تھی۔

پریشان مت ھوا کرو جو بھی بات ھو مجھ سے آکر کہا کرو۔۔۔"

انہوں نے اسکے سر پر بوسہ دیتے کہا تھا۔

چل اسد ھمارا یہاں کوئی کام نہیں ھے۔۔۔ ھم تو کرائے پر اٹھائے بیٹے ھیں انکے مجال ھے جو کبھی پیار سے دیکھ ھی لیا ھو اس ھٹلر نے۔۔۔"

اریب نے مصنوعی آنسو صاف کرتے کہا تھا۔

مقصد حورین کا دھیان بٹانا تھا۔

ریحان نے ابرو اچکا کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

اسد کے نمائش کرتے دانت فورا" اندر ھوئے تھے۔

حورین نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

اور پھر انکے قریب جا کر ان دونوں کو گلے لگایا تھا۔

تھینک یو برادرز۔۔۔ تم ھمیشہ مجھے ٹینشن فری کر دیتے ھو تھینک یو سو مچ۔۔۔"

اسد اور اریب بھی مسکرا دیئے تھے۔

ان سب کے جانے کے بعد وہ سو گئی تھی۔

وہ گہری نیند میں تھی۔

رات کے دو بج رہے تھے۔

تبھی کوئی بہت آرام سے بنا شور کئے اسکے کمرے کی کھڑکی سے اندر آیا تھا۔

اور دبے پاوں اسکے قریب آیا تھا۔

وہ کمرے کی لائیٹ جلا کر سوتی تھی۔

اس نے ھاتھ بڑھا کر اسکا بخار چیک کیا تھا۔

اور پھر اسکے پاس بیٹھا تھا۔

ایم سوری۔۔۔آئی مس یو۔۔۔آئی لو یو۔۔۔"

عامل نے اسکے کان کے قریب دھیمی آواز میں سرگوشی کی تھی۔

وہ ھلکا سا کسمسائی تھی۔

پر عامل اس سے دور نہیں ھوا تھا۔

چھ مہینوں بعد اتنے پاس سے دیکھ رھا تھا۔

اتنی جلدی کیسے پھر سے دور ھو جاتا۔

کب معاف کرو گی مجھے۔۔۔آئی نیڈ یو حور۔۔۔میں تمھارا ساتھ چاھتا ھوں پہلے کی طرح۔۔۔پلیز معاف کر دو۔۔۔"

اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھتا وہ ھلکی آواز میں سرگوشی کر رھا تھا۔

میں نے تمھیں بہت مس کیا۔۔۔بہت یاد کیا۔۔۔مجھے کیوں نہیں بلایا واپس۔۔۔اب تمھیں چھوڑ کر میں کہیں نہیں جاوں گا چاھے تم کچھ بھی کرو۔۔۔میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا حور آئی رئیلی لو یو۔۔۔۔"

اس نے بھیگی آواز میں کہا تھا۔

اور اسکے ماتھے پر ھونٹ رکھے تھے۔

دل کو جیسے سکون سا ملا تھا۔

نیند میں کسی کا لمس محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔

عامل نے فورا" پیچھے ھو کر لائیٹس آف کی تھیں۔

حورین نے آنکھیں کھول کر کمرے میں پھیلے اندھیرے کو دیکھا تھا۔

عامل فورا"اٹھ کر پردے کے پیچھے ھوا تھا۔

کسی کی آھٹ محسوس کرتے وہ خوفزدہ ھوئی تھی۔

ککک۔۔کون ھے۔۔کون ھے یہاں۔۔۔۔"

اسنے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا تھا۔

پر کوئی جواب نہیں آیا تھا۔

امی۔۔آپ ھیں۔۔امی جواب دیں۔۔"

وہ بیڈ سے اتری تھی۔

کوئی ھے یہاں۔۔۔"

وہ بظاھر آوازیں دیتی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

اور عامل اسکی طرف بڑھا تھا۔

وہ دورازہ کھول کے اقراء بیگم کے کمرے کی طرف پوری طاقت سے بھاگی تھی۔

دروازے سے جھانکتا عامل تو اسکی رفتار دیکھ کر ھنس دیا تھا۔

امی دروازہ کھولیں۔۔۔امی پلیز جلدی کھولیں۔۔۔۔"

اسنے آتے ھی دروازہ پیٹ ڈالا تھا۔

اور کچھ ھی سیکنڈ میں اقراء بیگم نے دروازہ کھولا تھا۔

اور وہ انکے سینے سے لگی تھی۔

کیا ھوا ھے حور اتنی ڈری ھوئی کیوں ھو۔۔۔"

ریحان نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

باباوہ۔۔ مم۔۔ میرے کمرے میں کوئی ھے۔۔"

اس نے ڈرتے ھوئے کہا تھا۔

ایسا کیسے ھو سکتا ھے حور شائد تم خواب میں ڈر گئی ھو گی۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے خود سے الگ کرتے کہا تھا۔

خواب نہیں تھا امی سچ میں کوئی ھے۔۔۔شائد کوئی چور۔۔۔"

اس نے اندازہ لگایا تھا۔

اوکے آپی ریلیکس ھم جا کر دیکھتے ھیں۔۔۔۔"

اسد نے جمائی لیتے کہا تھا۔

وہ دونوں بھی اسکے دروازہ پیٹنے پر جاگ گئے تھے۔

حورین اقراء بیگم کے ساتھ رک گئی تھی۔

جبکہ اسد اریب اور ریحان شاہ حورین کے کمرے میں گئے تھے۔

جہاں کوئی نہیں تھا۔

تمھارے کمرے میں کوئی نہیں ھے حور تم خواب میں ڈر گئی ھو گی۔۔۔"

ریحان نے اسکے پاس آتے ھوئے کہا تھا۔

ہاں شائد۔۔میں سو رھی تھی تو شائد۔۔خواب ھی ھو گا۔۔۔"

اس نے الجھتے ھوئے کہا تھا۔

اور اپنے ماتھے کو چھوا تھا۔

جہاں اس نے کسی کا لمس محسوس کیا تھا۔

پر نیند میں ھونے کی وجہ سے وہ پہچان نہیں سکی تھی۔

آجاو تم میرے پاس سو جاو۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے گم سم دیکھ کر کہا تھا۔

نہیں امی۔۔۔میں اپنے کمرے میں سو جاوں گی۔۔۔سوری آپ سب کو ڈسٹرب کیا۔۔۔"

وہ شرمندہ ھوئی تھی۔

کوئی بات نہیں میری جان۔۔جاو سو جاو۔۔۔"

ریحان نے پیار سے کہا تھا۔

اور وہ اپنے کمرے کی طرف گئی تھی۔

کمرے میں آتے ھی اسنے ھر طرف کا جائزہ لیا تھا۔

اور پھر کھڑکی چیک کی تھی جو کہ بند تھی۔

وہ حیران پریشان ھوتی بیڈ پر آلیٹی تھی۔

ویسے ایک بات مجھے سمجھ نہیں آئی بابا۔۔۔آپی تو اپنے کمرے کی لائیٹ جلا کر سوتی ھے ناں پھر لائیٹ بند کیوں تھی۔۔۔"

اسد بال کی کھال اتارنے میں ماھر تھا۔
اسلئے اب تفشیش کر رھا تھا۔

ھاں اور کھڑکی بھی تو کھلی تھی ناں۔۔۔"

اریب نے یاد آتے ھی کہا تھا۔

ھو سکتا ھے کوئی اندر آیا ھو شاہ۔۔۔ حورین ایسے ھی خواب میں ڈرتی تو نہیں ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے پریشان ھوتے ھوئے کہا تھا۔

آپ سب کو ناں جاسوس ھونا چاھیئے تھا۔۔۔۔"

عامل نے اندر آتے ھوئے کہا تھا۔

اور وہ سب شاکڈ رہ گئے تھے۔

کچھ لمحے اسے دیکھنے کے بعد اسد اور اریب بھاگ کر اسکے گلے لگے تھے۔

عامل نے مسکراتے ھوئے دونوں کو خود میں بھینچا تھا۔

وہ کتنی ھی دیر اس سے الگ نہیں ھوئے تھے۔

آئی مس یو بھائی۔۔۔"

اسد اور اریب نے ایک ساتھ بھیگے لہجے میں کہا تھا۔

آئی مس یو ٹو میرے شہزادو۔۔۔"

عامل نے ان دونوں کو خود سے الگ کر کے انکے گال کھینچتے کہا تھا۔

اور پھر اقراء بیگم کی طرف آیا تھا۔

جو روتے ھوئے اسے ھی دیکھ رھی تھیں۔

عامل نے انہیں سینے سے لگایا تھا۔

ایم سوری امی۔۔۔"

اسکی آواز بھیگ گئی تھی۔

تم اچھے بیٹے نہیں ھو عامل۔۔اتنے ماہ لگا دیئے تم نے۔۔۔"

انہوں نے روتے ھوئے شکوہ کیا تھا۔

ایم رئیلی سوری امی اب وعدہ کرتا ھوں پھر سے نہیں جاوں گا۔۔۔"

عامل نے انکے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔

اور ریحان کی طرف دیکھا تھا۔

جو اسے دیکھ کر رخ موڑ گئے تھے۔

ایم سوری بابا۔۔۔"

وہ انکے سامنے آیا تھا۔

چاھے تو مار لیں پر بات تو کریں بابا پلیز ایم سوری۔۔۔"

عامل نے انکا ھاتھ تھامتے کہا تھا۔

ریحان نے اسکی گال پر ھلکی سی چپت لگائی تھی۔

اور پھر اسے سینے سے لگایا تھا۔

بہت بڑی سزا دی تم نے عامل۔۔بہت تنگ کیا مجھے۔۔۔"

ایم سوری بابا اب ایسا نہیں ھو گا۔۔۔"

اب ایسا کیا تو زور سے تھپڑ لگاوں گا۔۔۔"

ریحان نے اسکا ماتھا چومتے دھمکی دی تھی۔

ویسے آپی کے کمرے میں تم تھے کیا۔۔۔"

اریب نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا تھا۔

ہاں میں تھا۔۔۔اور تمھاری بے وقوف آپی نے آدھی رات کو بریکنگ نیوز چلادی یعنی کہ حد ھے۔۔۔"

عامل نے منہ بنایا تھا۔

تو تم چوروں کی طرح آپی کے کمرے میں گئے کیوں سیدھی طرح چلے جاتے۔۔۔"

اسد نے فورا" کہا تھا۔

ہاں۔۔ جیسے میں سیدھی طرح جاتا تو وہ پھولوں کا ھار لے کر کھڑی ھوتی میرے لئے۔۔۔ قتل عام کر دیتی وہ جلاد۔۔۔"

عامل نے جل کر کہا تھا۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ھے میری بیٹی بہت سویٹ ھے۔۔۔"

ریحان نے حورین کی سائیڈ لیتے کہا تھا۔

ہاں سویٹ تو وہ ھے۔۔۔"

عامل بڑبڑایا تھا۔

یہ بتاو تم پاکستان کب آئے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بٹھاتے پوچھا تھا۔

ائیر پورٹ سے سیدھا یہی آرھا ھوں۔۔۔"

عامل نے انہیں دیکھ کر کہا تھا۔

مطلب تم افنان اور فضہ سے ملنے نہیں گئے اب تک۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکا کان مروڑا تھا۔

اوئی امی کان تو چھوڑیں۔۔۔"

اسکے ڈرامہ کرنے پر اقراء بیگم نے مسکراتے ھوئے اسکا کان چھوڑا تھا۔

آج آپ کے ساتھ رھوں گا آپکی گود بہت مس کر رھا تھا ناں اس لئے کل صبح وہاں جاوں گا۔۔ابھی مجھے اپنی گود میں سونے دیں۔۔۔"

عامل نے انکی گود میں سر رکھتے ھوئے کہا تھا۔

اقراء کو مس کر رھے تھے یا اسے جس کے کمرے میں سب سے پہلے حاضری دی ھے تم نے۔۔۔"

ریحان نے شرارت اے کہا تھا۔

اور عامل مسکرا دیا تھا۔

اسد نے اسکے بیڈ سے لٹکتے پیروں سے جوتے اتارے تھے۔

اور عامل پاوں اوپر رکھتے ھوئے ریلیکس ھو گیا تھا۔

موقع کا فائدہ اٹھا کر اسد اور اریب بھی عامل کی ٹانگوں پر سر رکھتے لیٹ گئے تھے۔

بہت تھک گیا ھوں امی۔۔۔آپکی بیٹی نے بہت تھکا دیا ھے مجھے۔۔۔"

عامل نے اپنی نم ھوتی آنکھیں بند کرتے ھوئے کہا تھا۔

تم بھول رھے ھو برخوردار۔۔وہ پہلے تمھاری بیوی بنی تھی پھر ھماری بیٹی اس لئے ھم تم دونوں کے معاملے میں کچھ نہیں بول سکتے۔۔۔"

ریحان نے شرارت سے کہتے ھاتھ کھڑے کئے تھے۔

اور عامل آنکھیں بند کئے مسکرا دیا تھا۔

اقراء بیگم بھی پاس بیٹھے ریحان کے کندھے پر سر ٹکا گئی تھی۔

اتنے مہینے بعد انہیں پر سکون نیند آنے والی تھی۔

وہ پر امید تھیں کہ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔

صبح آٹھ بجے وہ اپنے کمرے سے نکلی تو باہر خاموشی تھی۔

اسے شدید حیرت ہوئی تھی۔

اس وقت تو اسد اور اریب نے ہنگامہ مچایا ہوا ہوتا ہے ناشتے کیلئے۔

اور ریحان بھی آفس کیلئے تیار ہو کر ناشتہ کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر آج اتنی خاموشی۔

وہ سوچتے ہوئے اقراء بیگم کے کمرے کی طرف آئی تھی۔

اور دستک دی تھی۔

مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آئی تھی۔

امی۔۔۔بابا۔۔۔"

اس نے دستک دیتے ہوئے آواز دی تھی۔

ریحان شاہ کی آنکھ کھلی تھی۔

اور اس نے ارد گرد دیکھا تھا۔

اقراء بیگم کی گود میں سر رکھے سوتا ھوا عامل، عامل کی ٹانگوں پر سر رکھے ایک دوسرے کے اوپر لگ بھگ چڑھ کر سوتے اسد اور اریب، اور انکے کندھے پر سر رکھ کر سوتی اقراء بیگم سب بہت سکون سے سو رھے تھے۔

ریحان شاہ نے مسکرا کر اپنی مکمل فیملی کو دیکھا تھا۔

تبھی دستک دیتی حورین کی آواز پر انکے ھوش اڑے تھے۔

انہوں نے فورا" سب کو جگایا تھا۔

امی آپ دروازہ کیوں نہیں کھول رھی آپ ٹھیک ھیں ناں۔۔۔"

حورین نے پریشان ھوتے کہا تھا۔

اور اسکی آواز پر عامل کی نیند سے بند ھوتی آنکھیں ایک ھی جھٹکے میں کھلی تھیں۔

وہ فورا" اٹھ کر واشروم میں جا چھپا تھا۔

اسد اور اریب گرتے پڑتے پردوں کے پیچھے چھپے تھے۔

اقراء بیگم نے اپنی گھبراھٹ پر قابو پاتے دروازہ کھولا تھا۔

آپ دروازہ کیوں نہیں کھول رھی تھیں۔۔۔"

میں سو رھی تھی حور بس آج آنکھ نہیں کھلی۔۔۔"

اقراء بیگم نے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے کہا تھا۔

آپ اتنی دیر تک سوتی نہیں ھیں تو مجھے پریشانی ھو رھی تھی۔۔۔۔"

حورین نے انکے گلے لگتے کہا تھا۔

تم چلو میں فریش ھو کر آتی ھوں۔۔۔"

اقراء بیگم نے مسکرا کر کہا تھا۔

حورین واپس پلٹ گئی تھی۔

اقراء بیگم نے گہرا سانس بھرتے دروازہ بند کیا تھا۔

اسد اور اریب بھی بیڈ پر آ بیٹھے تھے۔

عامل بھی انکے پاس آ بیٹھا تھا۔

میں اب چلتا ھوں۔۔ حور نے دیکھ لیا مجھے تو بہت مسئلہ ھو جائے گا۔۔۔"

عامل نے جوتے پہنتے کہا تھا۔

اوکے تم جاو ھم ناشتہ کر کے وھیں آ جائیں گے۔۔۔"

اریب نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

ویسے تھوڑی دیر پہلے مجھے ایسا لگا کہ ھم کوئی چوری کرتے پکڑے گئے ھوں۔۔۔پوری چھاپا مار ھے تمھاری بیوی۔۔۔"

اسد نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

میں اپنی حور کے بارے میں کچھ نہیں سنوں گا سمجھے۔۔۔"

عامل نے اسکی گردن دبوچی تھی۔

سوری۔۔مذاق تھابھائی مذاق تھا۔۔۔۔"

اسد نے معصوم بن کر کہا تھا۔

اور عامل کے شکنجے سے اپنی گردن چھڑوائی تھی۔

تھوڑی دیر بعد عامل کسی طرح بچتے بچاتے گھر سے نکل گیا تھا۔

رمشا،انشاء،آجاو بچے ناشتہ کرلو۔۔"

فضہ بیگم نے کچن سے آواز لگائی تھی۔

افنان آپ کیوں اتنی دیر کر رہے ھیں آپکو آفس سے لیٹ ھو رھا ھے آکر ناشتہ کر لیں۔۔۔۔"

انہوں نے ٹیبل پر ناشتہ لگاتے کہا تھا۔

اور واپس کچن کی طرف مڑی تھیں۔
تبھی پیچھے سے عامل نے آکر انہیں ھگ کیا تھا۔

"عامل"

انہوں نے بے یقینی سے اسکا نام لیا تھا۔

گڈ مارننگ مائی کیوٹ مام۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

فضہ بیگم اسکی طرف مڑی تھیں۔

اور اسکے چہرے کو چھوا تھا۔

اور پھر اسکے سینے سے لگی تھیں۔

تمھیں ذرا خیال نہیں آیا اپنی ماں کا کہ وہ تمھارے بغیر تڑپ رھی ھو گی بہت غلط کیا تم نے عامل۔۔۔"

انہوں نے روتے ھوئے شکوہ کیا تھا۔

ایم سوری مام۔۔۔"

عامل نے انکے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔

"عامی بھائی"

انشاء کی زوردار آواز پر اس نے پیچھے دیکھا تھا۔

اور مسکراتے ھوئے اپنے بازو وا کئے تھے۔

رمشا اور انشاء بھاگتے ھوئے اسکے سینے سے آلگی تھیں۔

مس یو سو مچ بھائی۔۔۔"

دونوں نے ایک ساتھ کہا تھا۔

آئی مس یو ٹو مائی کیوٹ لٹل سسٹرز۔۔۔"

عامل نے دونوں کے سر پر ھاتھ رکھتے ھوئے کہا تھا۔

اور پھر سامنے کھڑے افنان شاہ کو دیکھا تھا۔

وہ چلتا ھوا انکے سامنے آیا تھا۔

سوری چاچو۔۔۔"

اس نے کان پکڑتے کہا تھا۔

افنان نے مسکراتے ھوئے اسے گلے لگایا تھا۔

میرے شیر کو سوری کہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"

افنان نے اسکی پیٹھ تھپکتے کہا تھا۔

ویسے پوری رات کہاں گزاری۔۔۔"

افنان نے اسے خود سے الگ کرتے شرارت سے پوچھا تھا۔

آپ جانتے تو ھیں پھر کیوں پوچھ رھے ھیں۔۔"

عامل نے سر کھجاتے کہا تھا۔

تم رات کو آئے تھے۔۔۔تو کیا تم اب تک حور کے پاس تھے۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکے قریب آتے پوچھا تھا۔

توبہ کریں موم میں اسکے ساتھ نہیں تھا۔۔۔اور اگر میں اسکے سامنے جاتا تو کیا آپکے سامنے سہی سلامت کھڑا ھوتا۔۔۔"

آخری بات اس نے شرارت سے کہی تھی۔

اب ایسی بھی نہیں ھے میری بیٹی۔۔۔"

فضہ بیگم نے فورا"حورین کی سائیڈ لی تھی۔

بابا نے بھی بلکل ایسے ھی کہا تھا۔۔۔"

عامل نے ریحان کی بات یاد کرتے کہا تھا۔

اچھا جاو فریش ھو جاو پھر ناشتہ کرو۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکا گال کھینچتے کہا تھا۔

ویسے بھائی۔۔۔ تمھاری حالت دیکھ کر لگتا ھے کہ تم وہاں سے بھاگ کر آئے ھو۔۔"

انشاء نے آنکھیں سکیڑتے کہا تھا۔

سہی کہا۔۔ تمھاری چھاپہ مار بھابھی نے ھم سوئے ھوئے نفوسوں پر چھاپا مار دیا تھا اس لئے افراتفری میں بھاگنا پڑا۔۔۔"

عامل نے منہ بنا کر کہا تھا۔

اور وہ سب اسکی شکل دیکھ کر ھنسے تھے۔

حور تم ناشتہ کیوں نہیں کر رھی۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسے صرف چائے پیتا دیکھ کر پوچھا تھا۔

ابھی موڈ نہیں ھے بابا بعد میں کرلوں گی۔۔۔"

حور مجھے آج اپنی فرینڈ کی طرف جانا ھے۔۔۔تم بھی ساتھ چلنا گھر میں اکیلی بور ھو جاو گی۔۔۔"

اقراء بیگم کو پتہ تھا وہ نہ کرے گی لیکن پھر بھی پوچھا تھا۔

نہیں امی مجھے آج ستارا آپی کی طرف جانا ھے آپ جائیں۔۔۔"

حورین نے اٹھتے ھوئے کہا تھا۔

ستارا کی شادی 4 مہینے پہلے عامل نے اپنے آفس کے ایک ورکر حماد سے کروادی تھی۔

وہ پاکستان سے چلا گیا تھا لیکن ستارا بائی کی مدد نہیں بھولا تھا۔

چلو ٹھیک ھے بیٹا تم اریب کی گاڑی لے جاو اریب میرے ساتھ آفس چلا جائے گا۔۔۔اور ڈرائیور کے ساتھ جانا۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

نہیں بابا اسکی ضرورت نہیں ھے۔۔۔ مم۔۔میرا مطلب ھے میں خود ڈرائیو کر لوں گی۔۔۔"

اسنے بوکھلاتے ھوئے کہا تھا۔

اچھا دھیان سے جانا۔۔۔"

اقراء بیگم نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

اور وہ اپنے کمرے کی طرف گئی تھی۔

اور کچھ ھی دیر میں گاڑی لے کر نکل گئی تھی۔

اسکے جانے کے بعد باقی سب بھی افنان کے گھر روانہ ھوئے تھے۔
افنان کا گھر دو منٹ کی مسافت پر ھی تھا۔

یہ کیا بچوں جیسی حرکت ھے دوائی کیوں نہیں لی آپ نے۔۔۔"

اندر آتے ھی اس نے کمر پر ھاتھ رکھ کر پوچھا تھا۔

تمھیں پتہ ھے میں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔"

انہوں نے سکون سے کہا تھا۔

آپ کو مجھ سے ملنا ھوتا ھے تو کہہ دیا کریں۔۔۔یوں دوائی چھوڑنے کی ضرورت نہیں ھے۔۔۔"

وہ خفا ھوئی تھی۔

لو کان پکڑ لئے معاف کر دو لاڈلی۔۔۔"

انکے ھاتھ کانوں تک جانے سے پہلے ھی حورین نے پکڑے تھے۔

بڑے اس طرح بچوں سے سوری نہیں کرتے آغا جان۔۔۔"

حورین نے انکے ھاتھ چومتے کہا تھا۔

اداس کیوں لگ رھی ھو۔۔۔"

تبریز شاہ نے اسکا چہرہ دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

ایسی کوئی بات نہیں ھے۔۔"

وہ نظریں چرا گئی تھی۔

تم مجھ سے اپنے آنسو نہیں چھپا سکتی لاڈلی۔۔۔بتاو کیا ھوا ھے۔۔۔"

انہوں نے اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا تھا۔

وہ۔۔وہ واپس آ گیا ھے۔۔۔"

حورین نے بھیگی آواز میں کہا تھا۔

یہ تو خوشی کی بات ھے کہ لاڈلا واپس آ گیا ھے۔۔۔"

وہ مسکرائے تھے۔

حورین نے شکایتی نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

اچھا تم کس بات پر رو رھی ھو۔۔۔وہ چھ مہینوں بعد آیا ھے اس لئے۔۔۔"

وہ اب بھی غیر سنجیدہ تھے۔

بھاڑ میں جائے آپکا لاڈلا مجھے نہیں فرق پڑتا وہ آئے یا جائے۔۔۔"

حورین نے رخ پھیرتے ھوئے کہا تھا۔

پھر پریشان کیوں ھو لاڈلی۔۔۔"

وہ میرے سامنے آیا تو مجھ سے برداشت نہیں ھو گا۔۔۔"

حورین نے اپنی بھیگی پلکیں صاف کرتے کہا تھا۔

وہ بہت ضدی ھے اس بار تمھیں منا کر ھی مانے گا۔۔۔"

انہوں نے یقین سے کہا تھا۔

میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی چاھے وہ کچھ بھی کرے۔۔۔"

غلطی میری تھی۔۔۔تو جب مجھے معاف کر دیا ھے تو اسے کیوں نہیں کر دیتی۔۔۔۔ایسا کب تک چلے گا لاڈلی۔۔۔"

وہ سنجیدہ ھوئے تھے۔

اسے آپکی غلطی کی سزا نہیں دی ھے میں نے۔۔۔آپکی بات اور ھے۔۔۔آپ نے جو کیا میرے ساتھ اس سے مجھے اتنی تکلیف نہیں ھوئی جتنی عامل کے دھوکے سے ھوئی۔۔۔اس نے بھروسہ دلا کر مجھے توڑا ھے محبت کر کے مجھے چھوڑا ھے۔۔۔میں آپکی وجہ سے اس سے ناراض نہیں ھوں میں اسکی وجہ سے اس سے ناراض ھوں بلکہ نفرت کرتی ھوں میں اس سے شدید نفرت۔۔۔"

وہ پھٹ پڑی تھی۔

جن سے محبت کی جاتی ھے ان سے کبھی نفرت نہیں ھوتی لاڈلی۔۔۔عامل شاہ پورا کا پورا تمھارا ھے چاھے تو سمیٹ لو۔۔چاھے تو مزید بکھیر دو پر یاد رکھنا۔۔۔اسکے بغیر تم رہ نہیں سکتی۔۔۔لاڈلا جان ھے تمھاری۔۔۔"

انہوں نے اسکے سر پر ھاتھ رکھتے کہا تھا۔

اس نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا۔۔۔میں تو اس سے محبت کی تھی پر اس نے۔۔اس نے ھر بار مجھے دھوکہ ھی دیا ھے۔۔۔آپکا لاڈلا بہت برا ھے میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ روتے ھوئے انکے سینے سے لگی تھی۔

اور تبریز شاہ نے گہری سانس لیتے ھوئے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

ھر بار بحث کا یہی نتیجہ نکلتا تھا۔

وہ عامل معاف کرنے پر کبھی راضی نہیں ھوتی تھی۔

آج آنے میں بہت دیر کر دی حور۔۔۔"

اسکے گھر آتے ھی اقراء بیگم نے کہا تھا۔

سوری امی۔۔وہ ستارا آپی آنے ھی نہیں دی رھی تھی۔۔۔"

اس نے صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔

کیونکہ گھر میں کوئی بھی تبریز شاہ سے رابطے میں نہیں تھا۔

کوئی بات نہیں جاو فریش ہو جاو پھر آ کر کھانا کھاو۔۔۔"

ریحان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

میں کھانا کھا کر آئی ہوں بابا اب بس آرام کروں گی بہت تھک گئی ہوں۔۔۔"

حورین نے انہیں دیکھ کر کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی۔

تبھی وہ کل رات والی خوشبو اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔

عامل کے پرفیوم کی خوشبو وہ اچھے سے پہچانتی تھی۔

وہ واپس مڑی تھی۔

اگر آپکو اس شخص کو یہاں رکھنا ھے تو آپ رکھ سکتے ھیں۔۔میرا فیصلہ اب بھی وھی ھے میں اپنا انتظام کہیں اور کر لوں گی۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

یہ تم کیسی باتیں کر رھی ھو حور کیا ھوا ھے۔۔۔"

اقراء بیگم پریشان ھوئی تھیں۔

عامل سے کہہ دیں کہ میری زندگی میں آنے کی کوشش ناں کرے۔۔۔ورنہ حدوں سے گزرنا حورین فاطمہ بھولی نہیں ھے۔۔۔"

وہ تیز آواز میں کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

اور اقراء بیگم اور ریحان شاہ پریشان ھو گئے تھے۔

کمرے میں آتے ھی اس نے دروازہ زور سے بند کیا تھا۔

اور پرس صوفے پر اچھالتے ھوئے لائیٹ جلائی تھی۔

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکی چیخ نکلتے نکلتے بچی تھی۔

وہ بے ساختہ پیچھے ھوتے دروازے سے لگی تھی۔

کمرے کے درمیان میں سینے پر ھاتھ باندھے اسے دیکھتا عامل اسکے سہی معنوں میں ھوش اڑا گیا تھا۔

اتنے مہینوں بعد اسے دیکھ کر حورین اس پر سے اپنی نظریں نہیں ھٹا پائی تھی۔

دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔

عامل دھیرے دھیرے چلتا ھوا اسکی طرف ایا تھا۔

کیسی ھو۔۔۔"

عامل نے اسکے دائیں بائیں دروازے پر ھاتھ رکھتے پوچھا تھا۔

تت۔۔تم۔۔یہاں۔۔۔"

اسکی طرم خانی جیسے ھوا ھوئی تھی اسے اپنے قریب دیکھ کر۔

تمھیں دیکھنے آیا ھوں۔۔ مس کر رھا تھا اپنی بیوی کو۔۔۔"

عامل نے اسکے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔

اور وہ زور سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔

آئی مس یو یار۔۔۔ آئی لو یو۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

اور پھر اسکے ماتھے پر اپنے ھونٹ رکھے تھے۔

حورین نے ایک جھٹکے سے اپنی انکھیں کھولی تھیں۔

اور اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

دور رھو مجھ سے۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔

ایم سوری۔۔"

عامل نے کان پکڑے تھے۔

نکلو میرے کمرے سے تمھاری ھمت کیسے ھوئی یہاں آنے کی۔۔۔چیٹنگ کی ھے تم نے پھر سے۔۔۔ ھمیشہ کی اب بھی مجھے دھوکہ ھی دیا ھے تم نے کہا تھا تم میری زندگی میں آنے کی کوشش نہیں کروگے پھر کیوں آئے واپس۔۔۔"

وہ پاگلوں کی طرح چلائی تھی۔

میں ساری زندگی تم سے دور نہیں رہ سکتا کب کرو گی مجھے معاف۔۔۔"

کبھی نہیں۔۔۔میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گی آئی ھیٹ یو۔۔۔"

بٹ آئی لو یو۔۔۔پلیز یار۔۔۔پلیز ختم کرو یہ سب۔۔۔مجھے تمھارے قریب تمھارے ساتھ رھنا ھے۔۔۔"

وہ بے بس ھوا تھا۔

میری نفرت۔۔۔میری سانسوں کے ساتھ ختم ھو گی اگر تم یہی چاھتے ھو تو کر دیتی ھوں ختم خود کو۔۔۔"

حور۔۔۔مت مارو مجھے۔۔۔میری سانسیں تنگ ناں کرو مجھ پر۔۔۔سزا دے دو پر ساتھ رھنے دو اپنے۔۔۔"

تم رھو یہاں۔۔پر میں چلی جاوں گی یہاں سے۔۔۔"

اپنا گھر چھوڑ کر کہاں جاو گی بولو۔۔۔"

عامل کو غصہ آیا تھا۔

میری مرضی جہاں بھی جاوں۔۔اور کوئی جگہ ناں ملی تو۔۔۔تو چلتی گاڑی کے نیچے آجاوں گی پر تمھارے ساتھ نہیں رھوں گی سمجھے تم۔۔۔"

اسکی بات سن کر عامل دو قدم پیچھے ھوا تھا۔

اتنی نفرت حور کو اس سے۔

کہ عامل اسکی آنکھیں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔

جہاں دور دور تک شناسائی کی کوئی رمق ناں تھی۔

میں تمھارے بنا۔۔۔مر جاوں گا حور۔۔۔"

عامل کی آواز جیسے کھائی سے آئی تھی۔

تو مر جاو۔۔یہی کہا تھاناں تم نے۔۔۔ تمھارے کہے لفظ واپس تم تک ھی آ گئے۔۔۔پھر سے کبھی میرے سامنے مت آنا دفعہ ھو جاو یہاں سے۔۔۔"

اس نے نفرت سے کہا تھا۔

عامل کو وہاں سے ناں ھلتا دیکھ حورین نے اسکا ھاتھ پکڑ کر اسے کمرے سے باھر نکالا تھا۔

اور دروازہ لاک کیا تھا۔

منہ پر سختی سے ھاتھ رکھے وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔
عامل بھی دروازے کے پاس بیٹھا تھا۔

اسکی سسکیاں سنتے عامل کی آنکھ سے بھی ایک موتی پھسلا تھا۔

مجھے اتنا مت تھکا دینا حور۔۔۔کہ تھکن کے بوجھ سے میری آنکھیں ناں کھل سکیں۔۔۔"

عامل نے دروازے پر ھاتھ رکھتے کہا تھا۔

اور حور نے روتے ھوئے اپنے کانوں پر ھاتھ رکھے تھے۔

عامل اٹھ کر نیچے چلا گیا تھا۔

آپی دروازہ کھولو۔۔۔۔"

عامل کے جانے کے بعد اریب نے دروزہ بجایا تھا۔

چلے جاو یہاں سے مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔۔۔"

حورین روتے ھوئے چیخی تھی۔

آپی کیا ھو گیا ھے پلیز دروازہ کھولو ناں۔۔۔"

اسد نے پریشانی سے کہا تھا۔

مر گئی تمھاری آپی دفعہ ھو جاو یہاں سے۔۔۔"

اس نے غصے میں کہا تھا۔

ایسا مت کہو آپی پلیز بات تو سنو۔۔۔"

اریب اسکی بات پر تڑپ اٹھا تھا۔

حورین نے تیزی سے دروازہ کھول کر اسے دیکھا تھا۔

کیا سنوں ھاں۔۔بولو کیا سنوں کچھ سننے لائق بچا ھے کیا۔۔۔"

آپی عامی بھائی تم سے بہت پیار کرتا ھے پلیز اسے ایک موقع تو دے کر دیکھو۔۔۔"

اسد نے التجا کی تھی۔

اس کمینے کا نام مت لو میرے سامنے ورنہ حشر بگاڑ دوں گی تمھارا۔۔۔میں تمھاری بہن ھوں میرے بارے میں کبھی سوچا ھے تم نے یا وھی سب کچھ ھے تمھارا۔۔۔"

وہ پھٹ پڑی تھی۔

کیسی باتیں کر رھی ھو آپی ھم تمھارے بارے میں ھی تو سوچ رھے ھیں پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔"

بکواس بند کرو اپنی مجھے تم دونوں سے بحث کرنی ھی نہیں ھے میں مما اور بابا سے بات کرتی ھوں آج فیصلہ ھو کر رھے گا یا تو میں یا پھر وہ کمینا۔۔۔"

وہ ان دونوں سے کہتی سیڑھیاں اتر کے نیچے آئی تھی۔

اریب نے جلدی سے عامل کو میسیج کیا تھا۔

اور اسد اور وہ نیچے آئے تھے۔

کیا آپ یہی چاھتے ھیں کہ میں اس گھر سے چلی جاوں۔۔۔"

اس نے لاونج میں آتے ھوئے تیز آواز میں کہا تھا۔

ھم ایسا کیوں چاھیں گے حور کیسی باتیں کر رھی ھو بیٹا۔۔۔"

اقراء بیگم نے پریشان ھو کر کہا تھا۔

پھر اس کمینے کی ھمت کیسے ھوئی میرے کمرے میں آنے کی بتائیں۔۔۔آپ کے ھوتے ھوئے وہ میرے کمرے میں آیا کیسے کیا آپ نہیں جانتے کہ میں اس سے کتنی نفرت کرتی ھوں کہ میں اسے اپنی زندگی میں دیکھنا نہیں چاھتی۔۔۔"

اس نے روتے ھوئے کہا تھا۔

لیکن ایسا کب تک چلے گا بیٹا عامل شوھر ھے تمھارا تمھیں بہت چاھتا ھے اسے معاف کر دو میری جان۔۔۔"

ریحان شاہ نے پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

میرا۔۔۔اس کمینے سے کوئی تعلق نہیں ھے۔۔۔میں اس دھوکے کی شادی کو نہیں مانتی اور رھی بات معافی کی تو وہ تو اسے کبھی نہیں ملے گی میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

یہ پاگل پن چھوڑ دو حور کیوں خود کو اور عامل کو اذیت دے رہی ہو تم۔۔۔ تمھارے کہنے پر وہ اتنی ماہ سب سے دور رہا کیا یہ کافی نہیں ہے تمھارے لئے اور کتنی سزا دو گی اسے۔۔۔"

اقراء بیگم نے غصے میں کہا تھا۔

اوہ اچھا۔۔۔ آپ کو عامل کی تکلیف کیلئے تکلیف ہو رہی ہے میرے لئے نہیں۔۔۔ مجھے لگا تھا کہ یہ گھر اور اس گھر کے لوگ میرے ہیں پر نہیں۔۔۔ میرا کوئی نہیں ہے یہاں۔۔۔"

اس نے تکلیف سے کہا تھا۔

تم غلط سمجھ رھی ھو حور ایسا کچھ نہیں ھے۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسکے پاس آتے ھوئے کہا تھا۔

میں بلکل سہی سمجھ رھی ھوں بابا ایسا ھی ھے۔۔۔ حورین فاطمہ آج بھی وھیں کھڑی ھے جہاں چھ مہینے پہلے کھڑی تھی۔۔ تنہا اور لاوارث۔۔۔ اگر آپ سب میرے ھوتے تو عامل یوں آسانی سے میری زندگی میں واپس ناں آتا۔۔۔"

اس نے پیچھے ھٹتے ھوئے کہا تھا۔

تم ھماری بیٹی ھو حور تو عامل بھی ھمارا بیٹا ھے ھم کس کا ساتھ دیں بتاو۔۔۔"

اقراء بیگم کے کہنے پر وہ انکی طرف مڑی تھی۔

آپ اپنے چہیتے کا ساتھ دیں مما کیونکہ مجھے عادت ھے اکیلے زندگی گزارنے کی میں اب بھی رہ لوں گی۔۔۔بس اپنے بھرم کے ٹوٹ جانے پر افسوس ھو رھا ھے۔۔۔مجھے لگا تھا کہ ان چھ مہینوں میں آپ سب کی زندگی میں اپنی جگہ بنا چکی ھوں میں پر نہیں۔۔۔میں آج بھی بے یار و مددگار ھوں۔۔۔میری ماں آج بھی میرے بارے میں نہیں عامل کے بارے میں سوچ رھی ھے آپ سب سپورٹ کرتے ھیں اسے اس لئے وہ پھر سے میرے سامنے آیا۔۔۔پتہ ھے مما۔۔۔مجھے یہ بھرم ھوا تھا کہ میرا باپ اور میرے بھائی اب میری مرضی کے بنا کچھ نہیں ھونے دیں گے میرے ساتھ تحفظ کا احساس ھونے لگا تھا مجھے لیکن۔۔۔لیکن جب میں نے عامل کو اپنے کمرے میں دیکھا ناں تو سارے مان کرچی کرچی ھوتے چلے گئے۔۔۔آپ سب کیلئے میری مرضی کوئی معنی نہیں رکھتی اسلئے اب۔۔مجھے یہاں نہیں رھنا۔۔۔"

اس نے آخری بات رخ پھر کر کہی تھی۔

اور وہاں موجود سب کو شاک لگا تھا۔

ھم تمھاری مرضی کے بنا کچھ نہیں کریں گے حور یہ تمھارا گھر ھے اپنے گھر کو چھوڑ کر کوئی جاتا ھے کیا۔۔۔"

مجھے بھی ایسا ھی لگتا تھا بابا کہ یہ میرا گھر ھے پر میں غلط تھی۔۔۔میرا کوئی نہیں ھے آج بھی لاوارث ھوں میں۔۔۔عامل جو چاھے میرے ساتھ کر سکتا ھے آپ میں سے کوئی اسے نہیں روکے گا آخر وہ آپکا بیٹا جو ھے۔۔۔پر میں اپنی زندگی کو تماشا نہیں بنانا چاھتی آپ رکھیئے اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگا کر میں جا رھی ھوں اس گھر سے ھمیشہ کیلئے۔۔۔"

اس نے اپنے آنسو صاف کرتے حتمی انداز میں کہا تھا۔

کہاں جاو گی تم بولو۔۔۔اپنی ضد میں آکر کیوں خود کو اور ھمیں خوار کرنا چاھتی ھو حور بس کردو پلیز میں ھاتھ جوڑتی ھوں۔۔۔"

اقراء بیگم نے ھاتھ جوڑتے ھوئے اونچی آواز میں کہا تھا۔

میں کہیں بھی چلی جاوں گی مما۔۔۔مردوں کی حوس بھری نظروں میں رہ کر سروائیو کرنا سیکھا ھے میں نے پہلے بھی تو اتنے سالوں سے اکیلی ھی رھتی آئی ھوں ناں تو اب بھی رہ لوں گی مگر جو آپ سب چاھتے ھیں وہ کبھی نہیں کروں گی۔۔۔"

جو تم چاھو گی وھی ھو گا حور بس تم گھر سے جانے کی ضد چھوڑ دو۔۔۔"

ریحان شاہ نے ھار مانتے ھوئے کہا تھا۔

ٹھیک ھے۔۔۔چھوڑ دوں گی ضد مگر ایک شرط۔کے "پورا" ھونے کے بعد۔۔۔"

اس نے پورا پر زور دے کر کہا تھا۔

ککک۔۔کونسی شرط۔۔۔"

اقراء بیگم نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔

عامل سے کہیں کہ مجھے۔۔۔مجھے وہ۔۔۔وہ مجھے طلاق دے دے۔۔۔"

اس نے بہت ھمت کر کے کہا تھا۔

اوران سب کے ھوش اڑے تھے۔

جھٹکا تواندر آتے عامل کو بھی اچھا خاصا لگا تھا۔

"چٹاخ"

عامل نے اسے اپنے طرف گھماتے کھینچ کر تھپڑ مارا تھا۔

حورین نے اپنے گال پر ھاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

جو آگ برساتی نظروں سے اسے ھی دیکھ رھا تھا۔

اب بولو کیا بکواس کی ھے تم نے تمھاری ھمت کیسے ھوئی وہ لفظ اپنی زبان سے نکالنے کی۔۔۔"

وہ اسکا بازو دبوچ کے دھاڑا تھا۔

عامل یہ کیا طریقہ ھے چھوڑو اسے۔۔۔ تمھیں یہی تربیت دی ھے میں نے کہ تم اپنی بیوی پر ھاتھ اٹھاو۔۔۔"

اقراء بیگم نے غصے میں کہا تھا۔

اور حورین کو اس سے چھڑوایا تھا۔

"یہ مجھ پر پہلی بار ھاتھ نہیں اٹھا رھا پہلے بھی کئی بار مجھ پر ھاتھ اٹھا چکا ھے۔۔۔"

حورین نے نفرت سے کہا تھا۔

"ھاں تو کیوں کرتی ھو ایسی باتیں جن سے میرا دماغ خراب ھو۔۔۔میں تمھاری دی ھر سزا قبول کر سکتا ھوں پر تم سے دور اب نہیں جا سکتا سمجھ لو اس بات کو۔۔۔"

عامل نے تیز آواز میں کہا تھا۔

"تو ھر بات کا ایک طریقہ ھوتا ھے عامل یوں ھاتھ اٹھانا مسئلے کا حل تو نہیں ھے سنبھالو خود کو۔۔۔"

ریحان شاہ نے سختی سے کہا تھا۔

اس مسئلے کا ایک ھی حل ھے کہ یہ مجھے چھوڑ دے۔۔۔"

حورین نے چلا کر کہا تھا۔

عامل مٹھیاں بھینچے اسکی طرف بڑھا تھا۔

پر ریحان شاہ نے اسکے بازو سے پکڑ کر اسے روکا تھا۔

تمھاری یہ خواھش تو میرے مرنے کے بعد ھی پوری ھو گی کیونکہ اپنے جیتے جی۔۔۔عامل شاہ تمھیں خود سے دور نہیں کرے گا حورین عامل شاہ۔۔۔"

عامل نے چبا چبا کر کہا تھا۔

تم مجھے خود سے دور کر کے گئے تھے عامل۔۔ تم مجھے اکیلا چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔تب تمھیں میرا خیال نہیں آیا اب جب خود پر پڑی تو تڑپ رہے ھو میں بھی تڑپی تھی عامل شاہ میں بھی روئی تھی۔۔۔مجھے اب تمھارے ساتھ کی خواھش نہیں رھی عامل شاہ۔۔۔تم سے جو تھوڑی بہت محبت میں کرتی تھی ناں وہ بھی اس دن ختم ھو گئی جس دن مجھے پتہ چلا کہ تم نے فضہ بیگم کی موت کا جھوٹ بولا ھے مجھ سے۔۔۔ نفرت کے سوا باقی سارے جزبے ختم ھو گئے تھے اس دن عامل مجھے کھوکھلا کر دیا ھے تم نے۔۔۔"

اس نے بھرائی ھوئی آواز میں کہا تھا۔

تو میں اپنی غلطی مان تو رھا ھوں یار۔۔۔پلیز معاف کر دو۔۔۔میں غلط تھا میں نے غلط کیا تمھارے ساتھ ایم سوری۔۔۔میں ھر بات کی معافی مانگتا ھوں پلیز مجھے خود سے دور مت کرو۔۔۔"

جو محبت کرتے ھیں۔۔۔وہ قربانی دیتے ھیں۔۔۔ تمھیں مجھ سے محبت ھے تو ثابت کرو۔۔۔مجھے چھوڑ دو۔۔۔"

حورین نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

کبھی نہیں۔۔۔اگر تمھیں لگتا ھے کہ تم مجھے بلیک میل کر سکتی ھو تو اپنی غلط فہمی دور کر لو کیونکہ میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا اب۔۔۔محبت کی ھے تو نبھاوں گا۔۔۔ مگر تمھیں چھوڑ کر نہیں۔۔ تمھارے ساتھ رہ کر۔۔۔"

عامل نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔

میں تمھارے ساتھ نہیں رھنا چاھتی تمھیں سمجھ کیوں نہیں آرھی میری بات چلے جاو میری زندگی سے جینے دو مجھے۔۔۔"

وہ دو قدم پیچھے ھٹتے چیخی تھی۔

تمھیں ھر قیمت پر میرے ھی ساتھ رھنا ھے حور اس بات کو اپنے دماغ میں بٹھالو اچھے سے۔۔۔"

عامل نے دانت پیستے ھوئے کہا تھا۔

تم دونوں آرام سے بات کیوں نہیں کر سکتے آخر ھر بات میں لڑائی ضروری ھے کیا۔۔۔"

ریحان شاہ نے تنگ آکر کہا تھا۔

آرام سے بات آپکی لاڈلی کو سمجھ نہیں آتی بابا اسے یہی زبان سمجھ آتی ھے۔۔۔آپ رخصتی کی تیاری کریں میں اگلے کچھ ھی دنوں میں رخصتی چاھتا ھوں۔۔۔"

عامل نے اسے ایک نظر دیکھ کر ریحان شاہ سے کہا تھا۔

تمھارا دماغ خراب ھو گیا ھے ذلیل کمینے شخص میں تمھارے ساتھ کہیں نہیں جاوں گی ۔۔۔۔"

حورین نے احتجاج کیا تھا۔

عامل۔۔دیکھو بیٹا ٹھنڈے دماغ سے سوچو ابھی حالات ایسے نہیں کہ ھم رخصتی کر سکیں۔۔۔"

ریحان شاہ نے حورین کو نظر انداز کرتے ھوئے عامل سے کہا تھا۔

ابھی سے آپکا کیا مطلب ھے بابا میں کبھی بھی رخصتی نہیں کروں گی یاد رکھیئے گا میری بات مجھے اس سے طلاق چاھیئے۔۔۔"

حورین نے چلا کر کہا تھا۔

تمھارا دماغ تو میں ٹھکانے لگاتا ھوں چلو میرے ساتھ۔۔۔"

عامل نے سختی سے اسکا ھاتھ پکڑتے کہا تھا۔

ھاتھ چھوڑو میرا ذلیل، کمینے، گھٹیا شخص میں تمھارے ساتھ کہیں نہیں جاوں گی۔۔۔"

حورین نے اپنا ھاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

عامل چھوڑواسے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے پاس آتے کہا تھا۔

آج ابھی اور اسی وقت۔۔۔آپکی بیٹی کو رخصت کر کے لے جا رہا ہوں امی مجھے روکنے کی کوشش مت کیجیئے گا۔۔۔"

عامل کے سخت تیور دیکھ کر وہ پیچھے ہٹی تھیں۔

بابا روکیئے اسے یہ میرے ساتھ زبردستی کر رہا ہے بابا آپ روکتے کیوں نہیں اسے بابا۔۔۔"

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

عامل اسے زبردستی کھینچتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

ریحان شاہ نے بے بسی سے دونوں کو دیکھا تھا۔

اسد،اریب رو کو عامل کو۔۔۔ذلیل کمینوں تمھیں شرم نہیں آتی وہ تمھاری بہن کو زبردستی لے جارھاھے اور تم دونوں خاموش کھڑے ھوڈوب کے مر جاو کہیں۔۔۔واپس آکر تمھیں دیکھ لو گی کمینوں۔۔۔"

وہ باھر نکلتے نکلتے ان دونوں کی ستھری کر گئی تھی۔

عامل نے اسے زبردستی گاڑی میں بٹھاتے دروازہ لاک کیا تھا۔

اور دوسری طرف بیٹھتے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

کہاں لے جا رہے ہو مجھے کمینے شخص بتاتے کیوں نہیں۔۔۔"

حورین نے اسکا بازو جھنجھوڑا تھا۔

عامل خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا رہا تھا۔

کان بیچ کھائیں ہیں کیا تم سے بات کر رہی ہوں میں جواب دو عامل۔۔۔"

اپنی انرجی ویسٹ کیوں کر رہی ہو جانم ریلیکس ہو جاو۔۔۔"

عامل نے نارمل لہجے میں کہا تھا۔

مجھے کسی گھٹیا نام سے بلانے کی ضرورت نہیں ہے گاڑی روکو اور جانے دو مجھے۔۔۔"

اس نے جل کر کہا تھا۔

تم چلی جاو گی تو میرا کیا ھو گا جانم کبھی میرے بارے میں بھی سوچ لیا کرو بہت سیلفش ھو تم۔۔۔"

عامل نے منہ بنایا تھا۔

میرا تمھارا کوئی مذاق نہیں ھے عامل اسلئے مذاق کرنا بند کرو اور جانے دو مجھے تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔"

پر میں تمھارے ساتھ زبردستی کر چکا ھوں جانم۔۔۔"

عامل نے گویا اسے اطلاع دی تھی۔

مجھے جانے دو عامل ورنہ میں۔۔میں تمھاری جان لے لوں گی۔۔۔"

چلو تم نے کم سے کم اپنی دھمکی تو چینج کی۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

میں اپنی جان بھی لے سکتی ھوں کسی غلط فہمی میں مت رھنا۔۔۔"

حورین نے پھر سے دھمکی دی تھی۔

یہ تو اور بھی اچھی بات ھے ساتھ ساتھ مریں گے۔۔"

عامل نے مزے سے کہا تھا۔

مرنے کے بعد ھم ساتھ نہیں رھیں گے کیونکہ تم سیدھا جہنم میں جاوگے اور میرا وہاں کوئی کام نہیں ھے۔۔۔"

حورین نے بھناتے ھوئے کہا تھا۔

پر میں نے تو سنا تھا کہ جہنم میں زیادہ تر عورتیں جاتی ھیں۔۔۔"

عامل نے معصومیت سے کہا تھا۔

مرد بھی جاتے ھیں مسٹر عامل اور تم بھی جاوگے۔۔۔خدا جانے میری کب جان چھوٹے گی تم سے۔۔۔"

اس نے رخ موڑتے ھوئے کہا تھا۔

عامل نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

اور پھر ڈرائیونگ پر توجہ دی تھی۔

کچھ ھی دیر میں وہ دونوں فارم ہاوس پہنچ گئے تھے۔

عامل نے اسے زبردستی کار سے نکالا تھا۔

اور اندر لایا تھا۔

تمھیں لگتا ھے کہ تمھاری ایسی حرکتوں کے بعد میں تمھیں معاف کر دوں گی اپنی غلطیوں میں اضافہ کیوں کر رھے ھو تم۔۔۔"

حورین نے اپنا بازو چھڑواتے کہا تھا۔

تو کیا کروں میں۔۔ کیا کروں ایسا کہ تم مجھے معاف کر دو بولو۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

مجھے اپنے ساتھ رکھو گے تو معاف نہیں کروں گی۔۔۔اور اگر معاف کروں گی تو ساتھ نہیں رھوں گی۔۔۔چوائس از یورز۔۔۔"

مجھے یقین ھے۔۔جس دن میری سانسیں رکیں گی اس دن ضرور معاف کر دو گی مجھے۔۔۔اور مجھے اس دن کا انتظار رھے گا۔۔۔۔"

عامل نے زخمی مسکراھٹ کے ساتھ کہا تھا۔
اور اسکی بات سن کر حورین کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔

اپنے چہرے پر آئی میری فکر تو تم چھپا نہیں سکتی اور بات کرتی ھو نفرت کی۔۔۔تم سے نفرت نہیں ھو پا رھی حور مت کرو یہ دکھاوا۔۔۔"

مجھے دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں۔۔دھوکہ دینے کی عادت نہیں ھے مجھے یہ بس تم ھی کر سکتے ھو۔"

اس نے طنز کیا تھا۔

جن سے محبت کی جاتی ھے انہیں اتنی سزا تو نہیں دیتے حور۔۔پلیز۔۔۔معاف کر دو اس سے پہلے کہ میں تھک جاو پلیز یار۔۔۔"

تھک تو میں گئی ھوں عامل پلیز رحم کرو مجھ پر جانے دو مجھے آزاد کر دو اپنے نام کی قید سے ۔۔۔میں نہیں رہ سکتی تمھارے ساتھ تمھیں معاف نہیں کر سکتی میں پلیز عامل۔۔۔"

حورین نے بے بسی سے کہا تھا۔

میں تمھیں نہیں چھوڑ سکتا حور۔۔۔"

کیوں نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔ مجھ سے نکاح کر سکتے ھو چھوڑ نہیں سکتے مجھے۔۔۔ تم میری جان لے رھے ھو عامل چلے جاو میری زندگی سے واپس کبھی مت آنا۔۔۔"

ھو سکتا ھے کہ کبھی تمھیں اپنے لفظوں پر پچھتاوا ھو اور وقت تمھارے ھاتھ سے نکل چکا ھو۔۔۔ کبھی ایسا ھو کہ تم صدا دو اور میں ناں سنوں۔۔ اور میں ناں آوں۔۔۔ مجھے خود سے دور مت کرو حور۔۔۔"

میں تمھیں کبھی بھی نہیں پکاروں گی عامل۔۔۔"

پر نجانے کیوں مجھے لگتا ھے کہ ایسا ھو گا۔۔۔ میں تو تڑپ ھی رھا ھوں حور لیکن تمھارے تڑپنے سے ڈرتا ھوں۔۔۔"

مجھے بابا کے گھر واپس جانا ھے جانے دو مجھے۔۔۔"

مجھ چھوڑ کر تم کہیں نہیں جا سکتی اب۔۔۔اور ویسے بھی ھماری رخصتی ھو چکی ھے اب تمھیں میرے ساتھ ھی رھنا ھے۔۔۔"

عامل نے صوفے پر بیٹھتے ھوئے کہا تھا۔

میں ناں تو نکاح کو مانتی ھوں ناں ھی رخصتی کو۔۔۔"

وہ اسکے سامنے آ کھڑی ھوئی تھی۔

تو پھر تو طلاق کا بھی کوئی مطلب نہیں ھوا ناں۔۔۔"

عامل نے اسکی بات پکڑی تھی۔

بھاڑ میں جاو تم مجھے بابا کے پاس جانے دو۔۔۔"

وہ بھڑکی تھی۔

تبھی عامل کا موبائل بجا تھا۔

وہ کال سننے کے بعد حورین کو لے کر گھر روانہ ھوا تھا۔

کیونکہ افنان نے اسے فوری طور پر گھر آنے کا کہا تھا۔

عامل یہ کیا حرکت کر کے آئے ھو تم اس طرح کوئی کرتا ھے کیا۔۔۔"

اسکے گھر داخل ھوتے ھی افنان نے کہا تھا۔

میں نے کوئی انوکھا کام نہیں کیا چاچو نکاح کے بعد تو رخصتی تو سبھی کرتے ھیں ناں۔۔"

اس نے اطمینان سے کہا تھا۔

نکاح بھی زبردستی کیا ھے تم نے اور رخصتی بھی۔۔۔میں تمھارے ساتھ نہیں رھوں گی عامل یاد رکھنا یہ بات۔۔۔۔"

حورین نے تپ کر کہا تھا۔

حور میری جان۔۔کیسی ھو تم۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکے قریب آتے پوچھا تھا۔

میرے لئے اپنی محبت ویسٹ کرنے کی ضرورت نہیں ھے اپنا پیار اپنے بیٹے پر لٹایئے آپ۔۔۔"

اس نے تلخی سے کہا تھا۔

کب معاف کرو گی مجھے حور میں سب سے پہلے تمھاری ماں ھوں باقی سب کچھ بعد میں آتا ھے میری جان۔۔۔"

تو کیوں دھوکہ دیا مجھے کیوں دیا اس کمینے کا ساتھ بتائیں۔۔۔آپ جانتی ھیں کیا گزری تھی مجھ پر اپنے سامنے آپکو مرا ھوا دیکھ کر۔۔۔اس کمینے کے ساتھ مل کر آپ نے وہ جھوٹی ویڈیو بنائی مجھے بلیک میل کیا آپ جانتی تھیں ناں کہ میں عامل سے نفرت کرتی ھوں پھر کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔آپ میرے بارے میں سوچتی تو اسکا ساتھ نہیں دیتی آپ میری ماں نہیں ھیں۔۔۔۔"

وہ پھٹ پڑی تھی۔

میں تمھاری بھلائی چاھتی تھی حور تم عامل سے نفرت نہیں کرتی بس تمھاری انا تمھیں اس کے سامنے جھکنے نہیں دیتی۔۔۔بس کردو حور خود کو اور سزا مت دو۔۔"

فضہ بیگم نے اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لے کر کہا تھا۔

انا ھے تو انا ھی سہی۔۔۔پر میں اسے معاف نہیں کروں گی کسی بھی قیمت پر کبھی بھی نہیں۔۔۔آپ اسکا ساتھ دینا بند کردیں میں آپکو معاف کردوں گی میں بھول جاوں گی سب کچھ۔۔۔"

حورین نے انکے ھاتھ تھامتے کہا تھا۔

ایک بلیک میلنگ ھے جو تمھیں اچھے سے آتی ھے۔۔۔"

عامل نے طنز کیا تھا۔

تم خاموش رھو عامل۔۔۔"

حورین اور فضہ بیگم نے ایک ساتھ کہا تھا۔
اور عامل کا منہ کھل گیا تھا۔

میں ھمیشہ تمھارا ھی ساتھ دوں گی حور میں تمھاری ماں ھوں میں بس تمھیں خوش دیکھنا چاھتی ھوں۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسے سینے سے لگا کر کہا تھا۔

آپ عامل سے کہیں کہ مجھے جانے دے یہ مجھے زبردستی یہاں لایا ھے۔۔۔"

حورین نے ان سے الگ ھو کر کہا تھا۔

اور عامل نے اس شاطر لڑکی کو حیرت سے دیکھتے دانت پیسے تھے۔

میں خود تمھیں واپس چھوڑ کر آوں گی میں جانتی ھوں عامل نے غلط کیا ھے بس تم عامل کو معاف کر دو۔۔۔"

یہ آپ کیا کہہ رھی ھیں مما حور کہیں نہیں جائے گی۔۔۔"

عامل انکی بات پر تڑپ اٹھا تھا۔

فضہ ٹھیک کہہ رھی ھے عامل ھر بات کا ایک طریقہ ھوتا ھے۔۔۔ جزبات میں ایسے فیصلے نہیں کئے جاتے ھم بیٹھ کر بات کریں گے ناں اس بارے میں۔۔۔"

افنان نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ھے چاچو۔۔۔حور میری بیوی ھے اور اب یہ میرے ساتھ ھی رھے گی۔۔۔"

عامل نے دوٹوک انداز میں کہا تھا۔

تمھارے باپ کا راج ھے کیا جو دل میں آئے گا کرو گے میں تمھارے ساتھ نہیں رھوں گی سمجھے تم۔۔۔"

حورین نے چلا کر کہا تھا۔

بی ھیو حور۔۔۔مجھے مجبور ناں کرو کہ میں تمھارے ساتھ سختی کروں۔۔۔"

میں تم سے ڈرتی نہیں ھوں سمجھے۔۔۔کرلو جو کرنا ھے۔۔۔"

حورین نے دیدہ دلیری سے کہا تھا۔

فلحال تو اپنے کمرے میں چلو بہت بکواس کرلی ھے تم نے آج کیلئے اتنا کافی ھے۔۔۔"

عامل نے اسکا ھاتھ پکڑتے ھوئے کہا تھا۔

مجھے نہیں جانا کہیں چھوڑو میرا ھاتھ۔۔۔امی اس سے کہیں کہ مجھے جانے دے۔۔۔"

اسنے فضہ بیگم کو دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

عامل اس طرح مت کرو بیٹا۔۔۔"

فضہ بیگم مجبور ہوئی تھیں۔

ایک طرف بیٹا تھا تو دوسری طرف جان سے پیاری بیٹی۔

واپس آکر آپ سے بات کرتا ہوں مما۔۔۔"

عامل نے اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تھا۔

چاچو پلیز اسے روکیں ناں یہ پاگل ہو چکا ہے۔۔۔"

حورین نے پیچھے دیکھتے ہوئے افنان سے کہا تھا۔
اور وہ بنا کسی غلطی کے سر جھکا گئے تھے۔

عامل نے کمرے میں آتے ہی اسے بیڈ پر دھکیلا تھا۔

اب یہاں آرام کرو تم بہت تھک گئی ھو۔۔۔"

اللہ پوچھے تمھیں عامل بہت ڈھیٹ اور کمینے ھو تم۔۔۔"

حورین نے جل کر کہا تھا۔

بس اللہ کی دین ھے کبھی غرور نہیں کیا۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

نکلو یہاں سے میں تمھاری شکل نہیں دیکھنا چاھتی۔۔۔"

حورین نے کشن اسے مارتے ھوئے کہا تھا۔

شادی کی پہلی رات ھی شوھر کو کمرے سے نکال رھی ھو بیڈ مینرز جانم۔۔۔"

تم جاتے ھو یا میں تمھارا سر پھاڑ دوں۔۔۔اور غلطی سے بھی مجھے ھاتھ لگانے کی کوشش مت کرنا۔۔۔"

حورین نے انگلی دکھاتے وارننگ دی تھی۔

واپس آکر تمھیں دیکھتا ھوں جانم بہت پر نکل آئے ھیں تمھارے۔۔۔اور میرے واپس آنے تک اپنا موڈ ٹھیک کر لینا۔۔۔"

عامل نے فلائنگ کس اچھالتے کہا اور باھر نکل گیا تھا۔

جاتے ھوئے وہ دروازہ لاک کرنا نہیں بھولا تھا۔

اسکے بعد دو گھنٹے فضہ بیگم نے اسکی کلاس لی تھی۔

اور تو اور افنان نے بھی اسے خوب ڈانٹا تھا۔

وہ معصوم صورت بنائے ان دونوں کی ڈانٹ سنتا رہا تھا۔

اور پھر ریحان کو کال کر کے انکی اور، اقراء بیگم کی بھی ڈانٹ سنی تھی۔

باہر کی عدالت نمٹا کر وہ کمرے میں آیا تھا۔
جہاں وہ کمبل میں لپٹی یقیناً "سو رہی تھی۔
حورین کو ٹینشن میں نیند بہت جلدی آجاتی تھی۔

عامل اپنے کپڑے لے کر واش روم چلا گیا چینج کرنے کے بعد وہ سادی سی ٹراوزر شرٹ پہنے باہر آیا تھا۔

اور حورین کے پاس آلیٹا تھا۔
وہ اسکے کمرے میں اسکے بیڈ پر تھی پوری کی پوری اسکی تھی۔

یہی سوچ اسکے چہرے پر مسکراھٹ بکھیر گئی تھی۔

اس نے ھاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کیا تھا۔

اور دھیرے سے اسکے گالوں کو چھوا تھا۔

وہ کسمساتے ھوئے کروٹ بدل گئی تھی۔
عامل بھی مسکراتے ھوئے آنکھیں موند گیا تھا۔

رات کے کسی پہر نرم سے احساس سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔

اس نے بمشکل آنکھیں کھولتے اپنے آس پاس دیکھا تھا۔

اور اسکی نیند بھک سے اڑی تھی۔

وہ سکون سے عامل کے بازو پر سر رکھے اور ایک ھاتھ اسکے سینے پر رکھے سو رھی تھی۔

وہ فورا" پیچھے کھسکی تھی۔

عامل گہری نیند میں تھا۔

وہ خود کو سنبھالتی دھیرے سے بیڈ سے اتری تھی۔

سائیڈ ٹیبل پر عامل کی کار کی چابی پڑی تھی۔

چابی اٹھاتے اس نے ایک نظر عامل کو دیکھا تھا۔

اور پھر سر جھٹکتے کار کی چابی لے کر باھر نکلی تھی۔

صبح کے چار بج رھے تھے۔

گارڈ نے اسے نہیں روکا تھا اور وہ آرام سے گاڑی لے کر نکل گئی تھی۔

عامل کی آنکھ صبح آٹھ بجے کھلی تھی۔

اسنے مسکراتے ھوئے اپنے سائیڈ میں اسے ٹٹولا تھا۔

اور خالی جگہ پا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

پھر جا کر واشروم چیک کیا تھا۔

پر وہ نہیں تھی۔

باھر کی طرف بڑھتے اسکی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑی تھی۔

جہاں کار کی چابی نہیں تھی۔

وہ فورا" باھر بھاگا تھا۔

حور کہاں ھے مما۔۔۔"

اسنے کچن میں کھڑی فضہ بیگم سے پوچھا تھا۔

اپنے کمرے میں ھو گی عامل وہ باھر تو نہیں آئی۔۔۔"

فضہ بیگم نے پراٹھا بناتے ھوئے کہا تھا۔

وہ مجھے پھر سے چھوڑ کر جا چکی ھے امی اس بار اسے چھوڑوں گا نہیں میں جان لے لوں گا اسکی۔۔۔"

عامل نے تیز آواز میں کہا تھا۔

اور اپنے کمرے سے اپنا موبائل لے کر باھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

فضہ بیگم پریشان ھو گئی تھیں۔

ڈرائیور سے افنان کی کار کی چابی لیتے وہ گاڑی لے کر نکل گیا تھا۔

اسکی اپنی گاڑی میں جی پی ایس تھا۔
اس نے لوکیشن ٹریس کی تھی۔

اور ایک بار پھر سے حیران رہ گیا تھا۔
کیونکہ لوکیشن آغا جان کی حویلی بتا رھی تھی۔
وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے حویلی کی طرف روانہ ھوا تھا۔

جب سے آئی ھو روئے جا رھی ھو ھوا کیا ھے یہ تو بتاو۔۔۔"

آغا جان نے اپنے سینے سے لگ کر روتی حورین سے پوچھا تھا۔
جو کافی دیر سے چھکوں پھکوں روئے جا رھی تھی۔

آپکو پتہ ھے اس نے میرے ساتھ کیا کیا ھے۔۔۔"

اس نے انہیں دیکھ کر پوچھا تھا۔

تم بتاو گی تو مجھے پتہ چلے گا ناں۔۔۔"

آغا جان نے اسکے آنسو پونچتے کہا تھا۔

وہ مجھے زبردستی اپنے گھر لے گیا رخصتی کر کے۔۔۔اور مجھے تھپڑ بھی مارا تھا۔۔۔اور مجھ پر
چیخا بھی تھا۔۔۔اور۔۔اور ھاں۔۔۔مجھے بیڈ پر دھکا بھی دیا تھا۔۔۔"

اس نے بچوں کی طرح منہ بناتے شکایت لگائی تھی۔

تو تم آرام سے مان جاتی ناں پھر وہ ایسا کچھ نہیں کرتا۔۔۔"

آغا جان نے سکون سے کہا تھا۔

آپ اسکی سائیڈ مت لیں آپ میرے آغا جان ھیں۔۔۔"

اچھا بابا نہیں لے رھا اسکی سائیڈ میں بس اپنی لاڈلی کی سائیڈ لوں گا اب خوش۔۔۔"

اور آپ عامل کو مجھے لے جانے سے روکیں گے۔۔۔آپ روکیں گے ناں آغا جان۔۔۔۔"

بچوں جیسی حرکتیں چھوڑ دو لاڈلی۔۔۔وہ شوھر ھے تمھارا کب تک اس سے دور بھاگو گی۔۔۔"

انہوں نے پیار سے کہا تھا۔

پر اس نے زبردستی مجھ سے نکاح کیا تھا دھوکہ دیا تھا مجھے یہ بھول گئے آپ۔۔۔"

وہ خفا ھوئی تھی۔

تو ھر خطا کی سزا ھوتی ھے لاڈلی اور سزا کے بعد معافی ھوتی ھے۔۔۔پر تمھاری ڈکشنری میں تو صرف سزا ھے معافی کا تو دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں ھے۔۔۔"

پھر وہ ایسے کام کرتا کیوں ھے کہ مجھے غصہ آئے کہ میں اسے معاف ناں کر پاوں۔۔۔بس وہ بہت برا ھے۔۔۔"

اس نے گویا بات ختم کی تھی۔

اب تم بہت کر رہی ہو لاڈلی۔۔۔"

انہوں نے اسے احساس دلانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

میں نہیں آپکا لاڈلا بہت کر چکا ہے آغا جان ہر بات پر زبردستی کرتا ہے میرے ساتھ وہ کسی کو نظر نہیں آتا۔۔۔"

اس نے احتجاج کیا تھا۔

اپنی انا کو سائیڈ میں رکھ کر میری بات کا جواب دو لاڈلی۔۔۔بتاو کیا تم ساری زندگی لاڈلے کے بغیر رہ سکتی ہو۔۔۔اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر جواب دو۔۔۔"

آغا جان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکے دل پر رکھا تھا۔

اور وہ چند پل کیلئے خاموش ھی رہ گئی تھی۔

جواب دو لاڈلی کیا رہ لو گی اسکے بنا۔۔۔"

آغا جان نے اپنی بات دھرائی تھی۔

اور وہ بے اختیار نفی میں سر ھلا گئی تھی۔

میں نہیں رہ سکتی۔۔۔"

اس نے آھستہ سے کہا تھا۔

پھر یہ انا یہ نفرت کیوں لاڈلی۔۔۔انا محبت کو کھا جاتی ھے اپنی انا کو مت جیتنے دو۔۔۔اپنی انا کو ھار جانے دو اور اپنی محبت کو بچا لو۔۔۔خدا ھمارا بڑے سے بڑا گناہ معاف کر دیتا ھے تو ھم انسان چھوٹی سی غلطی معاف کیوں نہیں کر سکتے۔۔۔محبت میں تو قتل معاف کر دیئے جاتے ھیں تو کیا لاڈلے کی غلطی قتل سے بھی بڑی ھے جو تم اسے معاف نہیں کر پا رھی۔۔۔"

آج آغا جان آر یا پار کا فیصلہ کرنا چاھتے تھے۔

ایم سوری آغا جان مجھ سے غلطی ھو گئی۔۔۔"

اس نے روتے ھوئے کہا تھا۔

تم اب بچی نہیں رھی لاڈلی جو ایسے احمقانہ فیصلے کرو گی خود کو اور لاڈلے کو سمجھو۔۔۔اپنی زندگی کو سمجھو۔۔۔کسی کو اتنا نہیں آزمانا چاھیئے کہ وہ تھک جائے۔۔۔ھار جائے۔۔۔اللہ

کو بھی ایسی عورت پسند نہں جو اپنے شوھر کو تکلیف دے اس لئے اب بھی وقت ھے۔۔۔معاف کر دو لاڈلے کو اس سے پہلے کہ اللہ تم سے ناراض ھو جائے۔۔۔ سمجھ رھی ھو ناں میری بات۔۔۔"

آغا جان کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

میں بس۔۔۔بس اس سے ناراض تھی۔۔۔اس نے جو کیا مجھے بہت تکلیف ھوئی تھی۔۔۔مجھے معاف کر دیں آغا جان۔۔۔"

وہ روتے ھوئے انکے سینے سے لگی تھی۔

اور تبریز شاہ نے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

معافی اللہ سے مانگو۔۔۔اور لاڈلے سے بھی۔۔اسے بہت تنگ کیا ھے تم نے ویسے۔۔۔ضدی بلکل میری طرح ھو تم۔۔۔لاڈلے کو بڑا ٹف ٹائم دیا ھے تم نے۔۔۔"

انہوں نے اسکے آنسو صاف کرتے شرارت سے کہا تھا۔

وہ اسی لائق ھے کہ اسے بہت تنگ کیا جائے بہت برا ھے وہ۔۔۔"

اس نے خفگی سے کہا تھا۔

جانتا ھوں بہت برا ھے وہ۔۔۔پر حورین فاطمہ کی جان ھے عامل شاہ۔۔۔"

انہوں نے مسکرا کر کہا تھا۔
اور وہ جھینپتے ھوئے سر جھکا گئی تھی۔

اچھا جاو اور لاڈلے کو فون کرو۔۔اسے کہو کہ تمھیں آکر لے جائے۔۔۔"

میں کیوں اسے کال کروں وہ خود مجھے ڈھونڈ لے۔۔۔اور ویسے بھی آغا جان بہت جاسوس قسم کا ھے آپکا پوتا اب تک تو اسے پتہ چل بھی گیا ھو گا کہ میں یہاں ھوں آپکے پاس۔۔۔"

اس نے منہ بناتے ھوئے کہا تھا۔

جو میں نے کہا ھے وہ کرو جاو کال کرو اسے۔۔تب تک میں تمھارے لئے فروٹ کاٹتا ھوں۔۔۔"

انہوں نے فروٹس کی پلیٹ اٹھاتے ھوئے کہا تھا۔

آپ مت کاٹیں میں آپکے لاڈلے کو کال کرنے کے بعد خود ھی کاٹ دوں گی۔۔۔اور اگر اس نے مجھے ڈانٹا تو اسکی خیر نہیں میں بتا رھی ھوں میں لحاظ نہیں کروں گی۔۔۔"

اس نے وارننگ دیتے ھوئے کہا تھا۔

اور پاس رکھا فون اٹھایا تھا۔

حویلی کا نمبر دیکھ کر عامل نے فورا" کال پک کی تھی۔

ھیلو کون۔۔۔"

عامل کی آواز پر اس نے منہ بنا کر آغا جان کو دیکھا تھا۔

اور انہوں نے اسے گھوری سے نوازہ تھا۔

کہاں ھو تم۔۔۔"

حورین نے بے زاری سے پوچھا تھا۔

جہنم میں۔۔۔"

اسکی آواز سن کر عامل نے جل کر کہا تھا۔

ھیں۔۔میں تو ایسے ھی کہا تھا تم تو سیریس ھی ھو گئے اتنی جلدی چلے گئے وھاں۔۔۔"

حورین نے لطف اندوز ھوتے ھوئے کہا تھا۔

بکواس بند کرو اپنی ورنہ بہت برا کروں گا میں۔۔۔ویسے ھی میرا دماغ بہت گھوما ھوا ھے۔۔۔"

عامل نے غصے میں کہا تھا۔

تمھارا دماغ تو پیدائشی گھوما ھوا ھے گھومیو کہیں کے۔۔۔اچھا سنو مجھے۔۔۔مجھے لے جاو ۔۔میں آغا جان کی طرف ھوں۔۔۔"

مجھے پتہ ھے تم کہاں ھو آرھا ھوں میں۔۔۔اور یاد رکھنا۔۔۔آج تمھیں ایسی سزا دوں گا کہ تم ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔"

سنیں آغا جان آپکا لاڈلا مجھے دھمکیاں دے رھا ھے اس لئے میں اسے کال نہیں کرنا چاھتی تھی۔۔۔"

اس نے تازہ ترین شکایت آغا جان کو لگائی تھی۔

تم وھاں کیا کرنے گئی ھو آخر۔۔۔"

عامل نے الجھتے ھوئے پوچھا تھا۔

میری مرضی میرے آغا جان کا گھر ھے جب چاھے آسکتی ھوں یہاں۔۔۔"

اسنے کندھے اچکا کر کہا تھا۔

تو آغا جان کو تم نے معاف کر دیا ھے اور مجھے معاف کرتے ھوئے تمھیں تکلیف ھو رھی تھی۔۔۔"

عامل نے بھناتے ھوئے کہا تھا۔

تم یہاں آجاو پھر بات کرتے ھیں۔۔۔ جلدی آنا۔۔۔ میں تمھارا ویٹ کر رھی ھوں۔۔۔"

حورین نے جلدی سے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔

اور عامل بے یقینی سے فون کان پر رکھے اسکی بات سمجھتا رہ گیا تھا۔

اور سمجھ آنے پر اسکے چہرے پر خوبصورت سی سمائل آئی تھی۔

وہ گہری سانس لے کر آنکھیں بند کرتا سیٹ سے ٹیک لگا گیا تھا۔

یہ دیکھے بنا کہ وہ ڈرائیو کر رہا ہے۔

اسنے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تھا۔

اس سے پہلے کہ اسکی گاڑی ٹرک سے ٹکراتی اس نے فورا" گاڑی سائیڈ میں موڑی تھی۔
پر سائیڈ سے آتے دوسرے ٹرک سے اسکی گاڑی بری طرح ٹکرائی تھی۔

اور قلابازیاں کھاتی ہوئی دور جا گری تھی۔

عامل کا سر زور سے سٹیئرنگ سے لگا تھا۔

درد کی شدت سے اسکا سر سن ھو گیا تھا۔

گاڑی کے شیشے ٹوٹ کر اسکے جسم میں پیوست ھوئے تھے۔

قطرہ قطرہ بہتا خون اسکے حواس چھین رھا تھا۔

سب گھر والوں کے چہرے اسکی آنکھوں کے سامنے آئے تھے۔

اور اس دشمن جان کز مسکراتا چہرہ اسکے زخمی چہرے پر مسکراھٹ بکھیر گیا تھا۔

جلدی آنا۔۔میں تمھارا ویٹ کر رھی ھوں۔۔۔"

حورین کی آواز اسکے پاس گونجی تھی۔

میں۔۔نہیں آ۔۔پاوں۔۔گا۔۔حور۔۔۔ایم۔۔سو۔۔ری۔۔۔"

وہ سر گوشی کرتے آنکھیں بند کر گیا تھا۔

سیب کاٹتی حورین کی ھتھیلی پر بے خیالی میں بہت گہرا کٹ لگا تھا۔

"عامل"

اسنے بے اختیار عامل کا نام لیتے سسکی لی تھی۔

کیا کر رھی ھو لاڈلی دھیان سے۔۔۔"

آغا جان نے اسکے خون میں لت پت ھاتھ کو دیکھ کر کہا تھا۔

حورین نے اپنا خون میں بھرا ھاتھ اپنے بری طرح دھڑکتے دل پر رکھا تھا۔

جو کسی انہونی کے خیال سے بے قابو ھو رھا تھا۔

اسنے نم آنکھوں سے دروازے کو دیکھا تھا۔

نوراں۔۔۔فرسٹ ایڈ بکس لے کر آو۔۔۔"

آغا جان نے ملازمہ کو آواز دی تھی۔

کچھ ھی دیر بعد آغا جان نے اسکی مرھم پٹی کر دی تھی۔

عامل کب آئے گا آغا جان۔۔۔اتنی دیر ھو گئی اب تک آیا کیوں نہیں۔۔۔"

کیا ھو گیا ھے لاڈلی ابھی کچھ دیر پہلے ھی تو تمھاری بات ھوئی ھے لاڈلے سے آجائے گا وہ

صبر کرو۔۔۔"

میرا دل گھبرا رھا ھے آغا جان پتہ نہیں کیوں۔۔ عجیب سا لگ رھا ھے رونا آرھا ھے۔۔۔"

اسکی آواز بھر آئی تھی۔

وہ تبریز شاہ کے سینے سے لگی تھی۔

دو گھنٹے ھو گئے ھیں آغا جان عامل اب تک کیوں نہیں آیا۔۔۔"

اس نے دروازے کو دیکھتے پریشانی سے کہا تھا۔

آجائے گا وہ کسی کام میں پھنس گیا ہو گا۔۔۔تم کپڑے تو چینج کر لو کب سے کہہ رہا ہوں تمھیں سارا خون لگا ہے تمھاری شرٹ پر۔۔۔"

آغا جان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

وہ آئے گا تو چینج کر لوں گی۔۔۔آ کیوں نہیں رہا ہے وہ۔۔۔"

ٹہلتے ٹہلتے اس نے پھر سے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

یہاں بیٹھو اور کچھ کھا لو جب سے آئی ہو تم نے کچھ نہیں کھایا۔۔۔"

آغا جان نے اسے صوفے پر بٹھایا تھا۔

مجھے بھوک نہیں ھے آغا جان۔۔۔دل عجیب سا ھو رھا ھے پتہ نہیں کیوں۔۔۔ایک بار عامل آجائے پھر آپکی ساری باتیں مان لوں گی۔۔۔"

اسنے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

تم ریحان یا افنان کو کال کر کے اسکا پوچھ لو ھو سکتا ھے کہ کسی کام میں الجھا ھو۔۔۔یا پھر اسد اریب کو کال کر لو۔۔۔"

اگر وہ سچ میں کسی کام میں الجھا ھے تو اسکی خیر نہیں ھے آغا جان۔۔۔وہ ھمیشہ مجھے ایسے ھی پریشان کرتا ھے اسلئے میں اسے معاف نہیں کر رھی تھی بہت برا ھے وہ۔۔۔"

اس نے اریب کو کال ملاتے بھرائی ھوئی آواز میں کہا تھا۔

ھو اریب۔۔۔عامل کہاں ھے۔۔۔"

اریب کے کال پس کرتے ھی اس نے پوچھا تھا۔

تم کہاں ھو آپی۔۔۔"

اریب نے بھاری آواز میں پوچھا تھا۔

تمھاری آواز کو کیا ھوا ھے اریب۔۔سب ٹھیک ھے ناں۔۔۔"

تم فورا"آجاو آپی یہاں کچھ ٹھیک نہیں ھے۔۔۔"

ھوا کیا ھے اریب۔۔۔عامل کہاں ھے پہلے یہ بتاو۔۔۔"

اسنے کانپتی آواز میں پوچھا تھا۔

عامل بھائی۔۔۔بھائی ھسپتال میں ھیں آپی۔۔۔انکا بہت برا ایکسیڈنٹ ھوا ھے سر پر بہت چوٹ آئی ھے انکی سرجری چل رھی ھے۔۔۔وہ آپریشن تھیٹر میں ھیں آپی۔۔۔"

اریب نے روتے ھوئے بتایا تھا۔

اور وہ اپنی جگہ پر جیسے فریز ھو گئی تھی۔

جھ۔۔ جھوٹ بول رھے ھو ناں۔۔۔اریب۔۔۔عامل نے کہا ھے ناں ایسا کہنے کو۔۔۔اس سے کہو کہ میں اسے معاف نہیں کروں گی میرے ساتھ ایسا مذاق ناں کرے۔۔۔وہ ایسا کیوں کر رھا ھے میرے ساتھ کر تو دیا اسے معاف۔۔۔پھر کیوں جھوٹ بول رھے ھو اریب۔۔۔"

حورین نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا آپی یہ سچ ھے۔۔۔بھائی زندگی اور موت کے بیچ جھول رہا ھے پلیز آجاو۔۔۔"

اریب نے چیخ کر کہا تھا۔

اور حورین کے ھاتھ سے فون گرا تھا۔

آج تمھیں ایسی سزا دوں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔"

عامل کی آواز اسکے کانوں میں گونجی تھی۔

کیا ھوا ھے لاڈلی کیا کہا اریب نے۔۔۔"

آغا جان نے اسکا کندھا ھلاتے پوچھا تھا۔

مگر وہ بے جان سی بیٹھی تھی۔

ھیلو اریب۔۔۔کیا ھوا ھے۔۔۔"

آغا جان نے فون اٹھاتے پوچھا تھا۔

اور اریب کی بات سن کر وہ بھی سکتے میں آ گئے تھے۔

حورین اٹھ کر باھر بھاگی تھی۔

آغا جان بھی اسکے پیچھے آئے تھے۔

آغا جان۔۔۔عامل کو کچھ ھو گا تو نہیں ناں۔۔۔"

ھسپتال کے باھر گاڑی رکتے دیکھ کر اس نے روتے ھوئے ان سے پوچھا تھا۔

اللہ پر بھروسہ رکھو لاڈلی وہ سب بہتر کرے گا۔۔۔"

آغا جان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔
اور اسے لے کر اندر آئے تھے۔

حورین نے ڈرتے ہوئے آپریشن تھیٹر کے بند دروازے کو دیکھا تھا۔
پوری فیملی باہر بیٹھی تھی۔

"چٹاخ"

اقراء بیگم نے کھینچ کر اسے تھپڑ مارا تھا۔
اور وہ آغا جان کے کندھے سے جا لگی تھی۔

کیوں آئی ھو یہاں۔۔۔یہ دیکھنے کہ عامل مرا کہ نہیں۔۔۔سب تمھاری وجہ سے ھوا ھے حور اس سب کی ذمہ دار تم ھو۔۔۔جب سے تم عامل کی زندگی میں آئی ھو میرے بیٹے نے ایک چین کا سانس نہیں لیا کھا گئی تم اسکی خوشیوں کو قاتل ھو تم اسکی۔۔۔"

وہ روتے ھوئے چیخی تھیں۔

"خود کو سنبھالو اقراء بیگم اس میں اس بچی کا کیا قصور ھے۔۔۔"

آغا جان نے روتی ھوئی حورین کو سینے سے لگا کر کہا تھا۔

"سب اسکا قصور ھے آغا جان اسکی انا اسکی اکڑ کا قصور ھے۔۔۔میرے بیٹے کی ایک غلطی معاف ناں ھو سکی اس سے اور آج میرا بچہ موت کے منہ میں پڑا ھے۔۔چلی جاو یہاں سے حور میں تمھاری شکل نہیں دیکھنا چاھتی۔۔۔"

انہوں نے رخ موڑ کر کہا تھا۔

آپ غلط کر رہی ھیں بھابھی۔۔۔یہ سب اللہ کی مرضی ھے حور کا کوئی قصور نہیں ھے اور میری بچی کیوں چاھے گی کہ عامل کی ایسی حالت ھو۔۔۔وہ تو خود بے حال ھو چکی ھے آپکو اسکی حالت نظر نہیں آ رہی۔۔۔"

فضہ بیگم نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

امی۔۔۔میں نے کبھی ایسا نہیں چاھا۔۔۔ھاں میں ناراض تھی اس سے مگر اللہ گواہ ھے میں نے ھمیشہ ھی عامل کی سلامتی چاھی ھے اسے کچھ ھوا تو میں مر جاوں گی۔۔۔"

وہ روتے ھوئے فضہ بیگم کے سینے سے لگی تھی۔

تم دعا کرو میری جان اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

بابا۔۔۔اسے کچھ نہیں ھو گا ناں۔۔۔میں۔۔میں نے اسے معاف کر دیا ھے اسنے۔۔اسنے کہا کہ مجھے سزا دے گا اس سے کہیں کہ یہ سزا ناں دے بابا۔۔اس سے کہیں میں مر جاو گی مجھے چھوڑ کر ناں جائے۔۔۔۔میں غلط تھی میں نے اسے معاف کرنے میں دیر کر دی ایم سوری عامل۔۔۔پلیز ایم سوری۔۔۔پلیز مجھے سزا مت دو مجھے۔۔مجھے تمھارے ساتھ رھنا ھے عامل پلیز۔۔۔"

وہ روتے ھوئے نیچے بیٹھی تھی۔
فضہ بیگم اسکے قریب بیٹھی تھیں۔

امی۔۔۔میں بہت بری ھوں۔۔۔مما ٹھیک کہہ رھی ھیں سب میری وجہ سے ھوا ھے۔۔میری وجہ سے۔۔عامل۔۔۔اس حالت میں ھے۔۔۔میں نے اسے سزا دی تھی

ناں اس لئے وہ مجھے سزا دے رہا ھے۔۔۔میں پھر کبھی ایسا نہیں کروں گی امی اس سے کہیں مجھے معاف کر دے۔۔۔عامل۔۔۔ایم سوری۔۔۔پلیز سوری۔۔۔"

وہ چہرہ ھاتھوں میں چھپائے شدتوں سے روئی تھی۔

آغا جان نے اسے پکڑ کر اٹھایا تھا۔

اور کرسی پر بٹھایا تھا۔

وہ رو رو کر نڈھال ھو چکی تھی۔

چار گھنٹوں بعد ڈاکٹرز باھر آئے تھے۔

ڈاکٹر میرا بیٹا۔۔۔"

ریحان شاہ نے بھرائی ھوئی آواز میں پوچھا تھا۔

انکے سر پر بہت بری طرح چوٹ لگی تھی مسٹر شاہ۔۔ ھم نے بہت کوشش کی بٹ۔۔۔ایم سوری۔۔۔"

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا تھا۔

اور وھاں موجود سب جیسے سکتے میں آ گئے تھے۔

حورین نے روتے ھوئے اپنے منہ پر ھاتھ رکھا تھا۔

مجھے اتنا مت تھکا دینا حور۔۔ کہ تھکن کے بوجھ سے میری آنکھیں ناں کھل سکیں۔۔۔"

جس دن میری سانسیں رکیں گی اس دن ضرور معاف کر دو گی مجھے۔۔۔"

عامل کی باتیں یاد کرتے وہ ھوش و حواس سے بیگانہ ھوتی چلی گئی تھی۔

حورین نے آنکھیں کھول کر آس پاس دیکھا تھا۔

وہ ھسپتال کے بیڈ پر تھی۔

ھم نے بہت کوشش کی بٹ۔۔۔ایم سوری۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات اسکے کانوں میں گونجی تھی۔

عامل۔۔۔"

عامل نہیں پلیز۔۔۔پلیز ایسا مت کرنا۔۔۔"

اس نے روتے ھوئے نفی میں سر ھلایا تھا۔

اور اپنے ھاتھ پر لگی ڈرپ نوچ کر پھینکی تھی۔

یہ آپ کیا کر رہی ھیں۔۔۔"

نرس نے اندر آتے کہا تھا۔

اور اسے پکڑ کر واپس بیڈ پر بٹھایا تھا۔

دور ھٹو مجھے جانے دو مجھے عامل کے پاس جانا ھے۔۔۔"

حورین نے اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

اور باھر کی طرف بڑھی تھی۔

میم رکیں آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ھے۔۔"

نرس پھر سے اسکے سامنے آئی تھی۔

میں بلکل ٹھیک ھوں ھٹو سامنے سے مجھے جانا ھے عامل کے پاس جانا ھے وہ۔۔وہ ناراض ھے مجھ سے۔۔مجھے اسے سوری کہنا ھے اسے منانا ھے۔۔۔"

حورین اپنی ھی دھن میں کہتی نرس کو ایک طرف کرتی دروازے کی جانب گئی تھی۔

تبھی اریب اندر آیا تھا۔

خدا کا شکر ھے آپی تمھیں ھوش تو آیا۔۔۔"

اریب نے اسے گلے لگاتے کہا تھا۔

عامل کہاں ھے اریب مجھے عامل کے پاس لے چلو یہ سسٹر مجھے جانے نہیں دے رھی۔۔۔"

حورین نے اس سے الگ ھو کر کہا تھا۔

پہلے تم ریسٹ کرو پھر چلیں گے تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ھے۔۔۔"

اریب نے اسے بیڈ کی طرف لاتے کہا تھا۔
نرس باھر نکل گئی تھی۔

سب ایک ھی بات کیوں کر رھے ھو ٹھیک ھوں میں مجھے عامل کے پاس جانا ھے تمھیں سمجھ نہیں آرھی میری بات۔۔۔وہ ناراض ھے مجھ سے اریب مجھے اسے سوری کہنا ھے پلیز مجھے لے چلو۔۔۔"

حورین نے اسکا گریبان پکڑتے چیخ کر کہا تھا۔

عامل بھائی نہیں سن سکتا آپکی بات اور ناں ھی جواب دے سکتا ھے پلیز سمجھنے کی کوشش کرو آپی۔۔۔"

اریب نے منت کی تھی۔

وہ اسے عامل کے پاس نہیں لے جا سکتا تھا۔

وہ جانتا تھا حورین سچائی برداشت نہیں کر پائے گی۔

کک۔۔ کیا ھوا ھے۔۔ عامل کو۔۔۔ وہ ٹھیک ھے ناں اریب بولو ناں کہ وہ ٹھیک ھے۔۔۔ تم مجھے تنگ کر رھے ھو ناں۔۔۔ دیکھنا ابھی عامل آئے گا اور کہے گا کہ "جانم "مجھے معاف کر دو میں تم سے بہت پیار کرتا ھوں۔۔۔ وہ ھمیشہ ایسے ھی کہتا ھے اریب وہ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔۔۔"

حورین نے پیچھے ھٹتے پاگلوں کی طرح کہا تھا۔

اور اریب نے رخ موڑ کر اپنی پلکوں سے اترتا آنسو صاف کیا تھا۔

اور باھر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

حورین اسکے پیچھے آئی تھی۔

پر اریب پہلے ھی باھر نکل کر دروازہ لاک کر چکا تھا۔

اریب دروازہ کھولو مجھے جانا ھے پلیز اریب مجھے عامل کے پاس جانا ھے دروازہ کھولو۔۔۔"

وہ اپنے دونوں ھاتھ دروازے پر مارتے چلائی تھی۔

اور اریب روتے ھوئے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھتا چلا گیا تھا۔

اریب۔۔۔پلیز مجھے۔۔۔عامل۔۔۔کے پاس۔۔۔لے چلو۔۔۔"

اس نے چکراتے سر کے ساتھ کہا تھا۔

اور بے ھوش ھو کر نیچے گری تھی۔

اریب نے فوراً اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔

اور اندر آیا تھا۔

"آپی پلیز اٹھو کیا ھو گیا ھے آپی آنکھیں کھولو۔۔۔"

اریب نے اسکا چہرہ تھپتھپایا تھا۔

"سسٹر۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔کوئی ھے پلیز میری آپی کو دیکھو آکر۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔"

وہ حورین کو اپنے بازووں میں اٹھاتے حلق کے بل چیخا تھا۔

اور آکر حورین کو بیڈ پر لٹایا تھا۔

تبھی ڈاکٹر اندر آیا تھا اور اریب کو باھر بھیجا تھا۔

کیا ھوا ھے اریب تم چیخ کیوں رھے تھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکے پاس آتے پوچھا تھا۔
باقی فیملی بھی آگئی تھی۔

یہ سب کیا ھو رھا ھے امی آخر سب ٹھیک کیوں نہیں ھو جاتا اللہ ھماری مشکل آسان کیوں نہیں کر دیتا۔۔۔"

وہ روتے ھوئے اقراء بیگم کے گلے لگا تھا۔

سب ٹھیک ھو جائے گا میری جان تم فکر مت کرو۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکی پیٹھ سہلاتے کہا تھا۔

ریحان نے بھی اسکے قریب آتے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باھر آیا تھا۔

کیا ھوا ڈاکٹر۔۔۔آپی ٹھیک ھے ناں۔۔۔۔"

اریب نے بے تابی سے پوچھا تھا۔

وہ اب ٹھیک ھے پر۔۔۔آپکو حورین کو بتانا ھو گا عامل کے بارے میں ورنہ وہ اور زیادہ سٹریس لے گی اور ویسے بھی تین دن پہلے ھی اسکا نروس بریک ڈاؤن ھوا ھے وہ بہت ویک ھو چکی ھے۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے تفصیل سے کہا تھا۔

ریحان شاہ نے خاموشی سے سر ھلایا تھا۔

ڈاکٹر کے چلے جانے کے بعد وہ سب اندر آئے تھے۔

جہاں وہ ھوش و حواس سے بیگانہ سو رھی تھی۔

اقراء بیگم نے اسکے پاس بیٹھتے اسکا ھاتھ پکڑا تھا۔

اور روتے ھوئے اپنے ھونٹوں سے لگایا تھا۔

فضہ بیگم نے اقراء بیگم کے کندھے پر ھاتھ رکھا تھا۔

حوصلہ کریں بھابھی اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔"

فضہ بیگم نے بھیگی آواز میں انہیں تسلی دی تھی۔

مجھ سے غلطی ھو گئی فضہ میں نے اپنی بیٹی پر ھاتھ اٹھایا۔۔۔میں پاگل ھو گئی تھی عامل کی حالت دیکھ کر میں بھول گئی تھی کہ میرے بیٹے کی زندگی حورین سے ھی جڑی

ھے۔۔۔اور حورین بھی عامل سے بہت پیار کرتی ھے پر اللہ نے بہت سخت امتحان لے لیا میرے بچوں کا ھم حورین کو سچ کیسے بتائیں گے۔۔۔۔"

وہ حورین کا ھاتھ اپنے سینے سے لگائے شدتوں سے رو دی تھیں۔
فضہ بیگم انکے گلے لگی تھیں۔

سب ٹھیک ھو جائے گا اقراء پلیز سنبھالو خود کو۔۔۔"

ریحان شاہ نے انکے قریب آتے کہا تھا۔

شاہ میری بیٹی۔۔۔بہت تکلیف میں ھے میں کیا کروں مجھے سمجھ نہیں آرھا۔۔۔"

دعا کرو اقراء دعا میں بہت طاقت ھے۔۔۔۔"

ریحان شاہ نے انکے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔

اور وہ سر ھلاتی خاموش ھو گئی تھی۔

حورین کو کافی دیر بعد ھوش آیا تھا۔
فضہ بیگم فوراً اسکے پاس آئی تھیں۔

تم ٹھیک ھو ناں۔۔۔"

امی۔۔۔عامل۔۔۔عامل کہاں ھے۔۔۔"

اس نے بمشکل آنکھیں کھولتے پوچھا تھا۔

عامل ٹھیک ھے میری جان۔۔۔تم ریلیکس کرو۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسکے بال سنوارتے کہا تھا۔

جھوٹ بول رھی ھیں ناں۔۔۔مجھے بہلا رھی ھیں ناں۔۔۔پلیز امی۔۔۔مجھے عامل کے پاس لے جائیں میں مر جاوں گی پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔"

اسکی آواز بھر آئی تھی۔

چلو۔۔۔میں تمھیں عامل کے پاس لے جاتی ھوں۔۔۔پر تم نے رونا نہیں ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے اندر آتے ھوئے کہا تھا۔

میں نہیں رووں گی آپ بس مجھے عامل کے پاس لے جائیں وہ مجھ سے ناراض ھے مجھے اسے منانا ھے پلیز مما۔۔۔"

اس نے اٹھتے ھوئے کہا تھا۔

اقراء بیگم نے نم آنکھوں سے اسکی بیتابی کو دیکھا تھا۔

اور پھر اسے لے کر باھر آئی تھیں۔

عامل ٹھیک ھے ناں امی۔۔وہ مجھے معاف کر دے گا ناں میں نے اسے بہت تنگ کیا ھے۔۔۔بولیں ناں امی۔۔۔۔"

حورین نے چلتے چلتے پوچھا تھا۔

پر اقراء بیگم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

عامل۔۔۔عامل۔۔۔حورین وہ عامل۔۔۔"

اقراء بیگم چاہ کر بھی اسے نہیں بتا پائی تھیں۔
اور عامل کے کمرے کے سامنے رکی تھیں۔

حورین نے ایک نظر اقراء بیگم کو دیکھا تھا۔
اور پھر دروازے کو۔

اسنے کانپتے ھاتھ سے دروازہ کھولا تھا۔
سامنے ھی تو بیڈ پر وہ لیٹا تھا۔
جسے دیکھنے کیلیئے وہ اتنا تڑپی تھی۔

اس نے بے ساختہ لمبا سانس لیا تھا۔
اور دھیرے دھیرے چلتی اندر آئی تھی۔
اور اسکے پاس بیڈ پر آ بیٹھی تھی۔

عامل۔۔۔عامل ایم سوری۔۔۔میں نے تمھیں اتنا تنگ کیا اس لئے تم نے مجھے سزا دی ھے ناں۔۔۔میں کبھی تم سے ناراض نہیں ھوں گی میں کبھی تم سے دور جانے کی بات نہیں کروں گی تم جلدی سے ٹھیک ھو جاو۔۔۔سوری عامل۔۔۔"

وہ اسکے سینے پر سر رکھے رو دی تھی۔
اقراء بیگم اسکے پاس آئی تھیں۔
اور اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

امی۔۔۔عامل اٹھ کیوں نہیں رھا مجھ سے بات کیوں نہیں کر رھا۔۔۔اس سے کہیں ناں کہ اٹھ جائے مجھے ڈانٹ لے غصہ کر لے پر خاموش تو ناں رھے۔۔۔عامل آنکھیں کھولو ناں۔۔۔عامل۔۔۔"

حورین نے اسکا چہرہ اپنے ھاتھوں میں لیا تھا۔

پر وہ ھنوز آنکھیں بند کئے سو رھا تھا۔

اوہ اچھا یہ سو رھا ھے۔۔۔مجھے دیکھیں کتنی پاگل ھوں اسے ڈسٹرب کر رھی ھوں میں اسکے اٹھنے کا ویٹ کر لیتی ھوں۔۔۔ھاں یہ کچھ دیر میں اٹھ جائے گا۔۔۔"

اسنے اپنے آنسو صاف کرتے خود کو تسلی دی تھی۔
اقراء بیگم نے روتے ھوئے اپنے منہ پر ھاتھ رکھا تھا۔

آپ رو کیوں رھی ھیں مما عامل ٹھیک ھے ناں اب۔۔۔پلیز رونا بند کریں عامل آپکو روتا دیکھے گا تو اسے تکلیف ھو گی ناں۔۔۔"

حورین نے مسکراتے ھوئے انکے آنسو صاف کئے تھے۔
مگر اندر سے اسکا دل کسی انہونی کے خیال سے سوکھے پتے کی طرح لرز رھا تھا۔

آپی۔۔اب دیکھ لیاناں عامی بھائی کو اب اپنے روم میں چلیں آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ھے ڈاکٹر نے آپکو ریسٹ کرنے کا کہا ھے۔۔۔۔"

اسد نے اندر آتے ھوئے کہا تھا۔

عامل جاگ جائے میں اس سے بات کر لوں پھر جو کہو گے کروں گی۔۔۔"

حورین نے عامل کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔

اور اقراء بیگم نے مجبور نظروں سے پیچھے کھڑی فضہ بیگم کو دیکھا تھا۔

جب عامل اٹھے گا تو میں تمھیں بتا دوں گی ابھی تم چلو۔۔۔"

فضہ بیگم نے پیار سے کہا تھا۔

مجھے عامل کے ساتھ رھنا ھے امی مجھے کہیں نہیں جانا میں بلکل چپ کر کے بیٹھوں گی عامل کو ڈسٹرب نہیں کروں گی۔۔۔"

اس نے منہ پر بچوں کی طرح انگلی رکھی تھی۔

فضہ بیگم اقراء بیگم کو لے کر صوفے پر جا بیٹھی تھیں۔

اور اسد پیچھے ھوتے دیوار سے ٹیک لگا گیا تھا۔

حورین نے عامل کا ھاتھ اپنے ھاتھ میں لیا تھا۔

اور اسکے چہرے کے زخموں پر دھیرے سے انگلی پھیری تھی۔

اسکے چہرے پر آکسیجن ماسک لگا تھا۔

چہرے پر کافی زخم تھے اور ھاتھوں پر بھی۔

اسکی حالت دیکھتے وہ پھر سے رونے لگی تھی۔

آج تمھیں ایسی سزا دوں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔"

عامل کی بات یاد کرتے اسکے آنسو میں تیزی آئی تھی۔

کوئی اپنی۔۔۔ جانم کو ایسی سزا دیتا ھے عامل۔۔۔ میری جان نکال لی تم نے۔۔۔ میں نہیں ھوں تم سے ناراض ایم سوری عامل پلیز سوری۔۔۔ میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتی آئی رئیلی لو یو۔۔۔۔"

اپنے ھونٹ اسکے ھاتھ پر رکھے وہ دل میں اس سے مخاطب تھی۔

کافی دیر گزرنے کے بعد بھی عامل کو ھوش نہیں آیا تھا۔

حورین نے سوالیہ نظروں سے ان سب کو دیکھا تھا۔

مگر سب نظریں چرا گئے تھے۔

مما۔۔۔ عامل۔۔۔ کب اٹھے گا۔۔۔"

اسنے دھیمی آواز میں پوچھا تھا۔

اقراء بیگم خاموشی سے روتے ھوئے سر جھکا گئی تھیں۔

اسد۔۔۔تم بتاوناں۔۔۔عامل کب اٹھے گا۔۔۔بلکہ رھنے دو میں ڈاکٹر سے ھی پوچھ لیتی ھوں۔۔۔"

اس نے بیڈ سے اترتے ھوئے کہا تھا۔

اسد تیزی سے اسکے سامنے آیا تھا۔

ڈا۔۔ڈاکٹر۔۔ڈاکٹرا بھی بزی ھے۔۔۔بعد میں پوچھ لینا ابھی تم اپنے کمرے میں چلو تمھاری دوائی کا وقت ھو گیا ھے۔۔۔۔"

اسد نے ھڑبڑاتے ھوئے کہا تھا۔

ھاں آپی۔۔۔اسد ٹھیک کہ رھا ھے سسسٹر تمھیں ڈھونڈ رھی ھے چلو۔۔۔"

رمشا نے اسکے پاس آتے کہا تھا۔

جبکہ انشاء نے مجبور نظروں سے اسد کو دیکھا تھا۔

کچھ۔۔۔کچھ چھپا رھے ھو ناں مجھ سے۔۔۔بتاو کیا بات ھے اسد۔۔۔"

حورین نے اسے غور سے دیکھتے پوچھا تھا۔

کوئی بات نہیں ھے آپی تم چلو یہاں سے۔۔۔"

اسد نے یہاں وھاں دیکھتے اسکا بازو پکڑا تھا۔

مگر حورین نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا تھا۔

اور عامل کے پاس آئی تھی۔

عامل اٹھوناں تم اٹھ کیوں نہیں رہے۔۔۔دیکھو۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے عامل۔۔۔پلیز اٹھ جاو کوئی مجھے کچھ بتا بھی نہیں رہا ہے پلیز تم آنکھیں کھولوناں۔۔۔عامل۔۔پلیز اوپن یور آئیز۔۔۔۔"

حورین نے اسکے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا۔

اسد نے مدد طلب نظروں سے اندر آتے ریحان شاہ اور اریب کو دیکھا تھا۔

حور سنبھالو خود کو کیا ہو گیا ہے بیٹا۔۔۔عامل کو آرام کرنے دو۔۔۔"

ریحان نے اسے اپنی طرف موڑتے کہا تھا۔

بابا۔۔۔یہ اٹھ کیوں نہیں رہا۔۔۔مجھے بات کرنی ہے اس سے مجھے آواز سننی ہے عامل کی پلیز اسے اٹھائیں ناں بابا۔۔۔"

وہ انکے سینے سے لگ کر رو دی تھی۔

ڈاکٹر۔۔۔نے۔۔عامل کو نیند۔۔۔نیند کا انجیکشن دیا ہے۔۔۔تم چلو یہاں سے۔۔۔"

ریحان شاہ نے اٹکتے ہوئے بمشکل جملہ پورا کیا تھا۔

اور حورین نے نظر اٹھا کر انکے چہرے کو دیکھا تھا۔

کیوں جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔۔۔آپکی نظریں آپکی لڑکھڑاتی آواز کا ساتھ نہیں دے رہیں بابا پلیز مجھے سچ بتائیں۔۔۔"

اس نے دو قدم پیچھے ہٹتے کہا تھا۔

اور عامل کی طرف مڑی تھی۔

عامل دیکھوناں۔۔۔یہ سب جھوٹ بول رھے ھیں مجھ سے کوئی مجھے کچھ نہیں بتا رھا تم مجھے سچ بتاوناں پلیز اٹھوناں۔۔۔میں تم سے بات کر رھی ھوں عامل شاہ اوپن یور آئیز ڈیم اٹ۔۔۔"

وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

وہ تمھیں جواب نہیں دے سکتا آپی وہ کوما میں ھے۔۔۔"

اریب بھی اسی کے انداز میں چیخا تھا۔

اور وہ اپنی جگہ سن ھو گئی تھی۔

دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ھے۔۔۔یہ اٹھے گا ابھی دیکھنا تم سب۔۔۔عامل اٹھوناں پلیز دیکھو مجھے تنگ مت کرو عامل اٹھ جاو۔۔۔ تم اٹھ کیوں نہیں رھے تمھیں سنائی نہیں دے رھی میری آواز اٹھوناں۔۔۔"

وہ اسے جھنجھوڑتے ھوئے چیخی تھی۔

اور روتے ھوئے اسکے سینے پر سر رکھ گئی تھی۔

حور۔۔۔بیٹا صبر کرو اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسکے سر پر ھاتھ رکھا تھا۔

بابا یہ جھوٹا ھے یہ مجھ سے پیار نہیں کرتا اسے میری کوئی پروا نہیں ھے۔۔۔ غلطی اس نے کی تھی اور سزا مجھے دے رھا ھے میں نے کر تو دیا ھے اسے معاف پھر کیوں ایسے کر رھا ھے۔۔۔"

عامل۔۔۔میں پھر سے ناراض ھو جاوں گی تم سے بلکل بات نہیں کروں گی تم کیوں تنگ کر رھے ھو مجھے پلیز آنکھیں کھولو ناں۔۔۔عامل۔۔۔تم بہت برے ھو سنا تم نے بہت برے ھو تم آئی ھیٹ یو عامل شاہ آئی رئیلی رئیلی ھیٹ یو۔۔۔۔"

وہ اپنے بال نوچتے چیخی تھی۔

تبریز شاہ نے اسکے قریب آتے اسے سینے سے لگایا تھا۔

اور وہ شدت سے رودی تھی۔

آغا جان۔۔۔آپ نے کہا تھا کہ میں عامل کو معاف کر دوں تو میں نے کر دیا ناں۔۔پھر بھی دیکھیں اپنے لاڈلے کو مجھے ستا رھا ھے اٹھ نہیں رھا پلیز آغا جان آپ اسے ڈانٹیں ناں۔۔اس سے کہیں ناں مجھے تنگ نہ کرے میں سچ میں پھر سے اس سے ناراض ھو جاوں گی پلیز آغا جان اسے اٹھائیں ناں۔۔۔"

اس نے انکا بازو پکڑے روتے ھوئے بچوں کی طرح ضد کی تھی۔

لاڈلی۔۔۔بس کرو۔۔۔ تمھاری حالت ھم سب کو مزید تکلیف میں مبتلا کر رھی ھے ۔۔۔لاڈلے کیلئے دعا کرو اللہ پر یقین رکھو وہ سب ٹھیک کر دے گا۔۔۔"

کیسے۔۔۔کیسے دعا کروں آغا جان۔۔۔اللہ تو ناراض ھے مجھ سے کیونکہ میں نے اپنے شوھر کو تکلیف دی۔۔۔میں نے اللہ کی نافرمانی کی ھے آغا جان وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔۔"

وہ روتے ھوئے نیچے بیٹھی تھی۔
اقراء بیگم نے اسکے پاس بیٹھتے اسکے آنسو صاف کئے تھے۔

اللہ ھماری ھر غلطی معاف کر دیتا ھے تم سچے دل سے معافی مانگ کر تو دیکھو۔۔۔وہ تمھاری ھر دعا قبول کرے گا۔۔۔"

اقراء بیگم نے یقین سے کہا تھا۔

میں نے کبھی دعا نہیں مانگی۔۔۔مجھے عامل کے سوا کچھ نہیں چاھیئے مما۔۔۔بس اللہ میرا عامل مجھے لوٹا دے مجھے اور کچھ نہیں چاھیئے۔۔۔"

حورین نے انکے سینے سے لگ کر کہا تھا۔

ریحان شاہ اپنے آنسو چھپائے رخ موڑ گئے تھے۔

اور تبریز شاہ نے اپنے گالوں پر پھسلتا آنسو فوراً صاف کیا تھا۔

دو ماہ بعد۔۔"

مجھے پتہ ھے تم نے اس میں کچھ ملایا ھے میں نہیں پیوں گی۔۔۔"

حورین نے موبائل اپنے پرس میں ڈالتے ھوئے کہا تھا۔

تمھیں ھم پر۔۔۔اپنے بھولے بھالے بھائیوں پر ذرا سا بھی بھروسہ نہیں ھے۔۔۔"

اریب اور اسد نے معصوم صورت بنائی تھی۔

بلیک میل کرنا بند کرو اور مجھے جانے دو مجھے پہلے ھی دیر ھو گئی ھے۔۔۔"

حورین نے انکی اوور ایکٹ دیکھ کر بیزاری سے کہا تھا۔

ٹھیک ھے۔۔۔ ھم مما کو شکایت لگا دیں گے کہ تم نے کچھ نہیں کھایا اور تو اور ھمارا بنایا جوس بھی نہیں پیا۔۔۔"

اریب نے اپنی مسکراھٹ دباتے دھمکی دی تھی۔

اوکے۔۔۔پہلے تھوڑا سا تم پیو اسکے بعد میں پیوں گی۔۔۔"

حورین نے چالاکی سے کہا تھا۔

اور اریب نے بظاھر مسکراتے ایک گھونٹ جوس پیا تھا۔

اور پھر گلاس حورین کو تھمایا تھا۔

حورین نے آنکھیں سکیڑے اسے گھورا تھا اور جوس پیا تھا۔

خالی گلاس اسد کو تھماتے وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔

اسکے باھر جاتے ھی اریب واش روم بھاگا تھا۔

اور اپنے منہ میں موجود جوس باھر نکالا تھا۔

اسد حورین کے پیچھے گیا تھا۔

جو اپنا چکراتا سر تھامے سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔

اسد دھیرے سے اسکے قریب جا بیٹھا تھا۔

تم دونوں نے۔۔۔مجھے پھر سے نیند۔۔۔نیند کی دوائی دی ھے۔۔۔مجھے۔۔عامل کو۔۔دیکھنا ھے۔۔اسد۔۔۔"

وہ بڑبڑاتے ھوئے بے ھوش ھو گئی تھی۔

اسد نے اسے اٹھایا تھا۔

اور اسکے کمرے میں آ کر اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔

ایم سوری آپی۔۔۔پر امی نے کہا تھا کہ تمھیں سلانا ھے۔۔۔تم اپنا خیال بلکل نہیں رکھتی اس لئے مجبوراً مجھے یہ کرنا پڑا۔۔۔"

اسد نے اسے کمبل اوڑھاتے کہا تھا۔

چل اسد۔۔۔عامی بھائی کو آج ڈسچارج ملنے والا ھے اسے لینے بھی جانا ھے۔۔۔"

اریب نے واش روم سے باھر آتے کہا تھا۔

اسد اثبات میں سر ھلاتا اسکے ساتھ باھر نکل گیا تھا۔

اسد اور اریب اسکے کمرے میں آئے تو وہ منہ بنائے اقراء بیگم کے ھاتھوں سے سوپ پینے میں مصروف تھا۔

سوپ اسے بچپن سے ھی ناپسند تھا۔

کیوں بھائی پر ظلم کر رھی ھیں امی۔۔۔"

اریب نے عامل کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔

کوئی ظلم نہیں ھے۔۔سوپ اسکی صحت کیلئے بہت اچھا ھے اور زیادہ بھائی کا چمچا بننے کی ضرورت نہیں ھے منہ بند رکھو اپنا۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسے گھورتے ھوئے کہا تھا۔

ان دونوں کو مت ڈانٹا کرے امی۔۔۔میرے بھائی بہت اچھے ھیں۔۔۔"

عامل نے لاڈ سے اریب کو اپنے ساتھ لگاتے کہا تھا۔

وہ ایک ہفتہ پہلے کوما سے باھر آیا تھا۔

چلیں جی۔۔ڈسچارج پیپرز بن گئے ھیں اور ابھی ھم گھر کیلئے نکل رھے ھیں۔۔۔"

افنان نے اندر آتے ھوئے کہا تھا۔

ریحان شاہ آغا جان کو ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کیلئے لے گئے تھے۔

آپ سب چلیں ھم عامی بھائی کو لے آئے گے۔۔۔"

اسد نے عامل کے قریب آتے کہا تھا۔

یاد ھے ناں۔۔عامل کو ھمارے گھر لانا ھے۔۔۔"

اقراء بیگم نے عامل کو جتاتے ھوئے اسد سے کہا تھا۔

اور اسد نے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

عامل ریحان مینشن میں رھنے کیلئے بہت مشکل سے مانا تھا۔

وہ جب سے کوما سے باھر آیا تھا۔

اس نے حورین سے بات نہیں کی تھی۔

اور اس سے ملا بھی نہیں تھا۔

اسلئے اقراء بیگم نے اسد اور اریب سے کہا تھا کہ حورین کو ھسپتال ناں لے کر آئیں۔

بھائی تم چینج کر لو پھر چلتے ھیں۔۔۔"

اریب نے شوپنگ بیگ سے اسکے کپڑے نکالتے کہا تھا۔

عامل اپنے کپڑے لے کر واش روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

باقی سب کے گھر روانہ ھو گئے تھے۔

فضہ بیگم پہلے ھی رمشااور انشاء کے ساتھ جا چکی تھیں۔

تم یہاں بیٹھو میں تمھیں جوتا پہناتا ھوں۔۔۔"

اسد نے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا۔

اور اسے جوتا پہنانے لگا تھا۔

عامل نے مسکراتے ھوئے اسے دیکھا تھا۔

چلیں بھائی۔۔۔"

اریب نے اسے گلاسز پہناتے کہا تھا۔

اور وہ اثبات میں سر ھلاتا اٹھ کھڑا ھوا تھا۔

کچھ ھی دیر میں وہ تینوں ھسپتال سے نکل گئے تھے۔

بھائی۔۔۔مجھے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔"

اریب نے ڈرائیونگ کرتے کہا تھا۔

اگر بات حورین ریحان شاہ کے بارے میں ھے تو مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔"

عامل نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

نہیں۔۔بات حورین عامل شاہ کے بارے میں ھے اور وہ تمھیں سننی ھی ھو گی۔۔۔"

اریب نے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا تھا۔

مجھے تنگ مت کرو اریب مجھے اسکے بارے میں بات نہیں کرنی۔۔۔"

لیکن کیوں بھائی۔۔۔وہ بیوی ھے تمھاری پتہ ھے کتنا پریشان تھی وہ تمھارے لئے۔۔۔اب تو سب ٹھیک ھو گیا ھے پھر کیوں کر رھے ھو ایسا تمھاری بے رخی سے وہ ھرٹ ھو رھی ھے بھائی۔۔۔"

اسد نے تیزی سے کہا تھا۔

عامل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

تو وہ دونوں بھی خاموش ھو گئے تھے۔

میں اسکے کمرے میں نہیں جاوں گا میں کسی اور کمرے میں رہ لوں گا۔۔۔"

عامل نے پانی کا گلاس ایک طرف رکھتے ھوئے کہا تھا۔

یہ کیسی ضد ھے عامل۔۔۔تم اپنے کمرے میں ھی رھو گے حور کے ساتھ۔۔۔"

فضہ بیگم نے سختی سے کہا تھا۔

میں نہیں آپ ضد کر رھی ھیں مما۔۔۔مجھے اسکے ساتھ نہیں رھنا۔۔۔"

عامل۔۔۔میں تمھاری کوئی بات نہیں ماننے والی جاو اپنے کمرے میں۔۔۔"

انہوں نے گویا بات ختم کی تھی۔

پر مما۔۔۔"

بحث مت کرو عامل۔۔۔جاو۔۔۔"

اقراء بیگم نے بھی فضہ بیگم کا ساتھ دیا تھا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

کمرے میں آتے ھی اس نے دروازہ زور سے بند کیا تھا۔

مگر مقابل نیند کی دوائی سے بے ھوش تھی اسلئے اس پر کوئی اثر نہیں ھوا تھا۔

اس پر نظر پڑتے ھی عامل کا غصہ جیسے ھوا ھوا تھا۔

وہ دھیرے دھیرے چلتا اسکے قریب آ بیٹھا تھا۔

وہ جب سے کوما سے باھر آیا تھا۔

حورین اسکے سامنے نہیں آئی تھی۔

اور آج اسے ایسا لگا جیسے وہ سالوں بعد اسے دیکھ رھا ھو۔

ھاتھ خود بخود اس دشمن جاں کے چہرے کی طرف بڑھے تھے۔

عامل نے دھیرے سے اسکے چہرے پر آئے بالوں کو ھٹایا تھا۔

اور پھر کچھ یاد آتے ھی اس نے اپنا ھاتھ واپس کھینچا تھا۔

اور فوراً کمرے سے نکل گیا تھا۔

وھاں سے وہ سیدھا آغا جان کے کمرے میں آیا تھا۔

آغا جان بیڈ پر بیٹھے بک پڑھنے میں مصروف تھے۔

وہ انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔

کیا بات ھے لاڈلے۔۔سب ٹھیک ھے ناں۔۔۔"

انہوں نے بک سائیڈ میں رکھتے پوچھا تھا۔

مجھے نہیں سمجھ آرھا آغا جان میں کیا کروں۔۔۔"

لاڈلی کو تنگ کرنا بند کرو سب سمجھ آجائے گا۔۔۔"

انہوں نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

میں اسے نہیں بلکہ خود کو تکلیف دے رھا ھوں۔۔۔ میرا ظرف اتنا بڑا نہیں تھا کہ میں آپکو معاف کر پاتا پھر میں حور سے معافی کی امید کیسے کر سکتا تھا۔۔۔ میں اسی لائق ھوں کہ وہ مجھے معاف ناں کرتی۔۔۔۔۔"

یہ سب باتیں مت سوچو لاڈلے۔۔۔ آگے بڑھو خوش رھو۔۔۔ وہ تمھیں معاف کر چکی ھے اور تم مجھے معاف کر چکے ھو پھر ان باتوں کا کیا فائدہ۔۔۔"

پر میں نے خود کو معاف نہیں کیا آغا جان۔۔۔ آپکا لاڈلہ بہت غلطیاں کر چکا ھے بہت زیادہ۔۔۔"

ماضی کو ساتھ لے کر انسان کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا لاڈلے۔۔۔ بھول جاو سب کچھ۔۔۔ لاڈلی سے بے رخی مت برتو وہ ھرٹ ھو رھی ھے۔۔۔"

میں کوشش کروں گا آغا جان کہ سب بھول کر آگے بڑھ جاوں۔۔۔"

اس نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

اور کروٹ بدل گیا تھا۔

آغا جان بھی مسکراتے ھوئے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگے تھے۔

عامل۔۔۔"

حورین نے اسکے پاس آتے اسے پکارا تھا۔

ھمم۔۔۔"

عامل نے اسے دیکھے بنا کہا تھا۔

مجھے بات کرنی ھے تم سے۔۔۔"

وہ اسکے سامنے آئی تھی۔

بولو میں سن رھا ھوں۔۔۔"

تم مجھے اگنور کیوں کر رھے ھو مجھ سے ملنا کیوں نہیں چاھتے۔۔۔"

اسکا جواب تم بہتر جانتی ھو حورین ریحان شاہ۔۔۔"

حورین۔۔ریحان شاہ۔۔۔"

حورین نے حیرت سے اپنا نام دھرایا تھا۔

جو شرط تم نے رکھی تھی اس گھر میں رھنے کی۔۔۔وہ میں پوری کرنے کیلئے تیار ھوں۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ھوا تھا۔

پہلے تو حورین کو اسکی بات سمجھ ھی نہیں آئی تھی پھر سمجھ آتے ھی اسکے ھوش اڑے تھے۔

کک۔۔کیا کہہ رھے ھو عامل۔۔۔"

تمھاری شرط پوری کر رھا ھوں حورین ریحان شاہ۔۔۔ تمھیں اپنے نام کی قید سے آزاد کر رھا ھوں یہی چاھتی تھی ناں تم۔۔۔"

عامل نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

میں۔۔میں اس وقت۔۔۔میں اس وقت غصے میں تھی عامل ایم سوری۔۔۔پلیز ایم سوری مجھ سے غلطی ھو گئی۔۔۔"

تم بنا غلطی کے سوری کیوں کہ رھی ھو غلط تو میں تھا ھمیشہ اس لئے اب اپنی غلطی سدھار رھا ھوں۔۔۔"

عامل نہیں۔۔۔مجھے تم سے دور نہیں ھونا آئی لو یو پلیز ایم سوری۔۔۔"

حورین نے روتے ھوئے اسکا ھاتھ پکڑا تھا۔

پر عامل نے اسکا ھاتھ جھٹک دیا تھا۔

عامل میری بات تو سنو۔۔۔"

حور سٹاپ اٹ۔۔۔"

میں نے معاف کر تو دیا ھے تمھیں پھر ایسا کیوں کر رھے ھو۔۔۔عامل۔۔۔ایم سوری مجھے پتہ ھے میں نے تمھیں بہت ھرٹ کیا ھے پلیز سوری عامل میں آج کے بعد کبھی تم سے ناراض نہیں ھوں گی۔۔۔"

وہ روتے ھوئے اسکے سینے سے لگی تھی۔

حور۔۔۔"

نہیں۔۔۔مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔بس تم میرے ھو۔۔۔بھول جاوناں سب کچھ پلیز مجھے معاف کردو میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتی آئی رئیلی لو یو عامل۔۔۔"

حورین نے اسکے گرد اپنی گرفت مظبوط کرتے کہا تھا۔

اچھا رونا تو بند کرو۔۔۔"

عامل نے اپنی مسکراھٹ دبائے کہا تھا۔
اور وہ مزید رونے لگی تھی۔

حور پلیز رونا بند کرو میں نہیں چھوڑ رھا تمھیں ایسے ھی تنگ کر رھا تھا بس۔۔۔"

عامل کی بات پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

سوری۔۔۔"

عامل نے اپنے کان پکڑتے کہا تھا۔

اور وہ اسکے سینے پر مکے مارتے پھر سے اسکے گلے لگی تھی۔

اندر آتے ریحان شاہ کو زور سے کھانسی آئی تھی۔

باقی پوری فیملی تو کب سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی مگر وہ بیچارے اب آئے تھے۔

حور۔۔۔ پیچھے ھٹو سب دیکھ رہے ھیں۔۔۔"

عامل نے اسکے کان میں سرگوشی کی تھی۔

توسب کو چلے جانا چاھیئے۔۔۔"

حورین نے اس سے الگ ھوئے بنا ھی حل پیش کیا تھا۔

ریحان شاہ نے پھر کھانس کر ان دونوں کو متوجہ کرنا چاھا تھا۔

اریب۔۔۔بابا کو کھانسی کی دوائی دو۔۔۔"

حورین نے وھیں سے آواز لگائی تھی۔

ریحان شاہ مسکراتے ھوئے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

عامل نے دھیرے سے اسے خود سے الگ کیا تھا۔

اور اسکے آنسو صاف کئے تھے۔

میں نے بہت دیر کر دی ناں۔۔۔"

حورین کی بات پر عامل نے نفی میں سر ھلایا تھا۔

مجھے میری جانم جھگڑا کرتی ھوئی ھی اچھی لگتی ھے سوری مت کہنا پھر سے۔۔۔"

تم نے بہت بڑی سزا دے دی مجھے عامل۔۔مجھے لگا میں تمھیں کھو دوں گی۔۔۔"

سوری۔۔۔"

عامل نے پھر سے کان پکڑے تھے۔

مجھے چھوڑنے کی بات کبھی مت کرنا ورنہ حشر کر دوں گی تمھارا۔۔۔"

اس نے سوں سوں کرتے دھمکی دی تھی۔

پر چھوڑنے کی بات تو پہلے تم نے کی تھی ناں۔۔۔"

عامل نے آنکھیں سکیڑتے پوچھا تھا۔

ھاں تو۔۔۔میں حورین عامل شاہ ھوں کچھ بھی کہ سکتی ھوں پر تم نہیں کہ سکتے سمجھے۔۔۔"

حورین نے آبرو اچکا کر کہا تھا۔

اور عامل نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

تم کچھ زیادہ ھی نہیں کہ رھی اب۔۔۔"

نہیں مسٹر عامل افنان شاہ۔۔۔میں زیادہ نہیں بہت کم کہ رھی ھوں ابھی تو میں نے کوئی شرط بھی نہیں رکھی۔۔۔"

اس نے شان بے نیازی سے کہا تھا۔

اچھاا۔۔۔تو کونسی شرطیں رکھنی ھیں میڈم کو۔۔۔ویسے پہلے ھی بتادوں میں کوئی شرط نہیں ماننے والا۔۔۔"

عامل نے سکون سے ھاتھ جھاڑے تھے۔

تمھیں ھر حال میں میری شرطیں ماننے پڑیں گی وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔"

حورین نے اسے آنکھیں دکھاتے کہا تھا۔

ھر بار میں ھی شرطیں کیوں مانوں۔۔۔"

عامل نے احتجاج کیا تھا۔

کیونکہ تم نے مجھ سے نکاح کیا ھے اس لئے تم میری ھر بات مانو گے۔۔۔اور آپ سب بھی باھر آجائیں زیادہ چھپنے کی ضرورت نہیں ھے۔۔۔"

حورین کے کہتے ھی سب انکی طرف آئے تھے۔

ھاں تو میری پہلی شرط یہ ھے۔۔۔"

آغا جان دیکھیں ناں اپنی لاڈلی کو یہ ھمیشہ ایسے ھی کرتی ھے میرے ساتھ۔۔۔"

عامل نے منہ بناتے آغا جان کو شکایت لگائی تھی۔

وہ میرے آغا جان ھیں تو میری سائیڈ لیں گے تم چپ کر کے میری شرطیں مانو گے۔۔۔"

حورین نے اسکے بازو پر چٹکی کاٹتے کہا تھا۔

میں کوئی ناجائز شرط نہیں مانوں گا۔۔۔بولو اپنی شرطیں۔۔۔"

عامل نے اپنا بازو مسلتے کہا تھا۔

پہلی شرط۔۔۔"

تم کبھی مجھ پر غصہ نہیں کرو گے چاھے میں تم پر جتنا بھی چیخوں۔۔۔"

منظور ھے۔۔۔"

دوسری شرط۔۔۔"

تم مجھے چھوڑنے کی بات کبھی نہیں کروگے۔۔۔"

منظور ھے۔۔۔"

تیسری شرط۔۔۔"

تم مجھ پر کبھی ھاتھ نہیں اٹھاوگے۔۔۔"

منظور ھے۔۔۔"

چوتھی اور آخری شرط۔۔۔"

تم میری ھر بات مانو گے چاھے وہ غلط بھی کیوں ناں ھو۔۔۔"

نہ منظور۔۔۔"

میں تمھاری غلط بات نہیں مانوں گا۔۔۔"

عامل نے آغا جان کے پاس بیٹھتے کہا تھا۔

آغا جان دیکھیں اسے۔۔۔"

حورین بھی آغا جان کے دوسری طرف آ بیٹھی تھی۔

عامل۔۔۔شرط منظور کرو ھماری لاڈلی کی۔۔۔"

آغا جان نے حورین کو خود سے لگاتے کہا تھا۔

یہ غلط ھے آغا جان آپکو اسکی نہیں میری سائیڈ لینی چاھیئے۔۔۔"

میرے آغا جان کو بھڑکانا بند کرو تم۔۔۔اور شرط منظور کرو۔۔۔"

حورین نے اسے گھورتے ھوئے کہا تھا۔

منظور ھے۔۔۔"

عامل نے دانت پیستے ھوئے کہا تھا۔

ھاں اب ٹھیک ھے اب تم میرے کمرے میں رہ سکتے ھو۔۔۔"

حورین نے گویا احسان کرتے کہا تھا۔

وہ تمھارا نہیں میرا کمرہ ھے۔۔۔"

عامل نے اسے یاد دلایا تھا۔

اب ھر چیز میری ھے کیونکہ۔۔۔عامل شاہ میرا ھے۔۔۔"

حورین نے مسکراتے ھوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔

عامل اسکے پیچھے گیا تھا۔

اور باقی سب نے مسکراتے ھوئے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

ویسے سچ میں مجھے یقین نہیں آرھا کہ تم میرے ساتھ ھو۔۔مجھے لگ رھا ھے کہ ابھی تم مجھ پر چیخو گی اور کہو گی کہ کمینے ذلیل گھٹیا شخص مجھ سے دور رھو۔۔۔"

عامل نے اسکا ناک کھینچتے شرارت سے کہا تھا۔

اور حورین نے گھورتے ھوئے اسے دیکھا تھا۔

جو سکون سے اسکی گود میں سر رکھے اسی پر طنز کر رھا تھا۔

اگر تم نے مجھے طعنے ھی دینے ھیں تو نکلو یہاں سے۔۔۔"

حورین نے اسے پیچھے کرتے کہا تھا۔

یہاں سے نکلو تو کہاں جاوں۔۔۔"

عامل نے پھر سے اسکی گود میں سر رکھتے پوچھا تھا۔

جہاں بھی جاو مجھے کیا پتہ۔۔۔"

حورین نے آرام سے کہا تھا۔

ویسے باھر جاوں گا تو حسین لڑکیاں دیکھوں گا تمھیں کوئی مسئلہ تو نہیں ھے ناں۔۔۔"

اس نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

میں تمھاری ھڈیاں توڑ دوں گی عامل اگر کسی اور کو دیکھا تو۔۔۔"

حورین نے اسکے بال مروڑتے کہا تھا۔

نہیں دیکھوں گا ظالم لڑکی بال تو چھوڑو۔۔۔"

عامل نے دھائی دی تھی۔

یہ ھوئی نہ بات۔۔۔اسی طرح میری ھر بات مانا کرو۔۔۔"

حورین نے مسکراتے ھوئے اسکے بال چھوڑے تھے۔

جی ھم تو خادم ھیں راجکماری کے۔۔ھر حکم سر آنکھوں پر۔۔۔"

عامل نے سینے پر ھاتھ رکھتے کہا تھا۔

اور وہ کھلکھلا کر ھنسی تھی۔

عامل نے سکون کا سانس لیتے اسکا ھنستا ھوا چہرہ دیکھا تھا۔

حور۔۔۔تم نے سچ میں مجھے معاف کر دیا ھے ناں۔۔تم سب کچھ بھول گئی ھو ناں۔۔۔"

عامل نے اسکے ھاتھ تھامتے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

حورین کے چہرے سے مسکراھٹ غائب ھوئی تھی۔

یہ بات سچ ھے۔۔کہ میں سچے دل سے تمھیں معاف کر چکی ھوں۔۔۔لیکن میں منافق نہیں ھوں جو یہ کہہ دوں کہ میں سب بھول گئی۔۔۔بھولتا کوئی نہیں ھے عامل بس ماضی

کو چھوڑ کر آگے بڑھنا پڑتا ھے۔۔۔میں بھی اپنا حال اور مستقبل تمھارے ساتھ جینا چاھتی ھوں۔۔۔"

میں وعدہ کرتا ھوں حور۔۔۔میں اور تم اتنی اچھی یادیں بنائیں گے کہ پچھلا سب خود بخود ذھن سے نکل جائے گا۔۔۔اینڈ تھینکس۔۔مجھے ایک اور موقع دینے کیلئے۔۔۔"

عامل نے اسکے ھاتھ اپنے سینے پر رکھتے کہا تھا۔

اٹھو اب۔۔تمھاری دوائی کا وقت ھو جائے گا کھانا کھالو۔۔۔"

مجھے کسی دوائی کی ضرورت نہیں ھے بس تم میرے پاس رھو۔۔۔"

عامل نے اسکے ھاتھوں پر اپنے ھونٹ رکھتے کہا تھا۔

مسٹر عامل افنان شاہ۔۔۔یہ فلمی ڈائیلاگ کسی اور وقت مارنا چلو اٹھو۔۔۔"

حورین اسے پیچھے کرتی بیڈ سے اتری تھی۔

یار یہ غلط بات ھے تم تھوڑا سا بھی رمانس نہیں کرنے دیتی۔۔۔"

عامل نے منہ بنایا تھا۔

بلاتی ھوں آغا جان کو نکالیں گے تمھارا رمانس کا کیڑا۔۔۔"

حورین نے اسے گھورتے ھوئے کہا تھا۔

میاں بیوی کی پر سنل بات میں آغا جان کو کیوں لا رہی ہو تم۔۔۔"

وہ اسکے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

اچھا کسی کو نہیں لا رہی۔۔۔ چلو کھانا کھا لو۔۔۔"

حورین نے ہار مانتے کہا تھا۔

ناں ہی مجھے کھانا کھانا ہے ناں ہی دوائی۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہتے بیڈ پر بیٹھا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔اپنی آنکھیں بند کرو۔۔۔"

حورین نے اسکے پاس آتے کہا تھا۔

عامل نے اسے ایک نظر دیکھتے آنکھیں بند کی تھیں۔

حورین نے اسکے چہرے کو تھامتے اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

عامل کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ آئی تھی۔

اب تو چلو۔۔۔ کر لیا ہر جانہ وصول۔۔۔"

حورین نے پیچھے ہوتے کہا تھا۔

عامل مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑے باہر نکل گیا تھا۔

ھم نے فیصلہ کیا ھے کہ اب تم دونوں کی آفیشلی شادی کر دی جائے۔۔۔"

کھانا کھاتے وقت افنان نے کہا تھا۔

اور عامل کے گلے میں نوالا اٹکا تھا۔

اسے بری طرح کھانستے دیکھ کر حورین نے اسکی

پیٹھ سہلائی تھی۔

اور پھر اسے پانی پلایا تھا۔

کیا ھو گیا ھے عامل آرام سے کھاؤ۔۔۔"

فضہ بیگم نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

آرام سے ھی کھا رھا تھا مگر چاچو نے دھماکا کر دیا۔۔اور یہ آفیشلی شادی کا کیا مطلب ھے

ھماری شادی ھو چکی ھے۔۔۔"

وہ افنان کی طرف مڑا تھا۔

ویسی سوکھی سڑی شادی نہیں لاڈلے۔۔۔پھر سے ھو گی تم دونوں کی شادی وہ بھی دھوم

دھام سے پوری دنیا کے سامنے۔۔آخر ھمارے بھی کچھ ارمان ھیں۔۔۔"

آغا جان نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

اوران سب کی تان اس بات پر آکر ٹوٹے گی کہ ھم دونوں شادی ھونے تک ایک کمرے میں نہیں رہ سکتے یعنی کہ حد ھے۔۔۔"

عامل نے حورین کی طرف جھکتے سرگوشی سے کہا تھا۔

اور وہ زور سے ھنسی تھی۔

اسے ھنستا دیکھ کر سب نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر وہ اپنی پلیٹ پر جھک گئی تھی۔

جب تک شادی نہیں ھو جاتی تب تک تم حور کے ساتھ نہیں رھو گے۔۔۔۔"

فضہ بیگم نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

اور عامل نے جتاتی نظروں سے حورین کو دیکھا تھا۔

پھر اسی مہینے کی کوئی ڈیٹ رکھ دیں۔۔۔"

عامل نے ان سب کو دیکھتے مفت مشورہ دیا تھا۔

ویسے عامل۔۔آج تیس تاریخ ھے اس ماہ کی لاسٹ ڈیٹ۔۔۔آج کے آج شادی کیسے ھو گی بیٹا یہ کچھ زیادہ جلدی نہیں ھے۔۔۔"

ریحان نے اسے اطلاع دیتے کہا تھا۔

میرے خیال میں آنے والی پچیس تاریخ ٹھیک رھے گی۔۔۔"

افنان نے اپنی مسکراھٹ دبائے کہا تھا۔

اور عامل نے پوری آنکھیں کھولتے انہیں دیکھا تھا۔

اسکی ھونق بنی شکل دیکھ کر اسد، اریب، رمشا اور انشاء خوب ھنسے تھے۔

کیوں تنگ کر رھے ھیں میرے بیٹے کو۔۔۔آٹھ تاریخ فائنل ھے بس۔۔۔"

اقراء بیگم کی بات پر عامل کا رکا سانس خارج ھوا تھا۔

شائد ھم بھی اب بڑے ھو گئے ھیں۔۔شادی لائق۔۔۔"

اریب نے یہاں وہاں دیکھتے کہا تھا۔

اور ریحان نے اسکا کان مروڑا تھا۔

آفس تم آتے نہیں اور صاحب زادے کو شادی کرنی ھے۔۔۔"

آغا جان دیکھیں ناں اپنے بیٹے کو یہ ھمیشہ مجھ معصوم کے ساتھ ایسا ھی کرتے ھیں۔۔۔"

اریب نے مظلوم شکل بنا کر کہا تھا۔

ریحان۔۔۔چھوڑو اسے۔۔۔اور وہ ٹھیک ھی تو کہہ رھا ھے۔۔۔"

آغا جان کے سائیڈ لینے پر وہ اور شیر ہوا تھا۔

پلیز آغا جان بھائی کے ساتھ میری شادی بھی کر دیں ناں۔۔۔"

وہ کھسک کر آغا جان کے قریب ہوا تھا۔

رمشا نے اسکی بے باکی پر لال ہوتے چہرے کے ساتھ سر جھکایا تھا۔

شادی نہیں صرف نکاح۔۔۔ تمھارا صرف نکاح ہو گا اور رخصتی رمشا کی پڑھائی پوری ہونے کے بعد ہو گی۔۔۔"

آغا جان نے مسکراتے ہوئے اسے شاک دیا تھا۔

نہیں۔۔۔ یہ ظلم ہے آغا جان پلیز اپنے فیصلے میں رد و بدل کریں۔۔۔ اور مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے رمشا شادی کے بعد بھی پڑھتی رہے گی۔۔۔"

اریب نے فلمی انداز میں دھائی دیتے گویا مسئلے کا حل پیش کیا تھا۔

رمشا اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

فیصلہ یہی ہے بچے۔۔۔ یا تو نکاح۔۔۔ یر پھر انتظار۔۔۔"

آغا جان نے ھاتھ کھڑے کرتے کہا تھا۔

اور اریب نے منہ لٹکایا تھا۔

اب کی بار عامل اس پر ھنسا تھا۔

آھم آھم آھم۔۔۔"

اسد کے گلہ کھنکھارنے پر سب اسکی طرف متوجہ ھوئے تھے۔

ویسے۔۔۔میری۔۔۔شادی کے بارے میں کیا خیال ھے۔۔۔"

اسد نے دانت دکھاتے تیزی سے کہا تھا۔

اور ان سب کے ھوش اڑے تھے۔

تم۔۔تم کسی کو پسند کرتے ھو۔۔۔"

عامل نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

اور وہ دلہن کی طرح شرماتے ھوئے سر ھلا گیا تھا۔

اوئے ھوئے۔۔۔کون ھے وہ بدنصیب آئی مین خوش نصیب۔۔۔کہاں رھتی ھے کیا کرتی ھے۔۔۔"

انشاء نے جلدی سے پوچھا تھا۔

یہی رھتی ھے میرے آس پاس۔۔۔"

اسد نے مسکراتے ھوئے اپنے دل پر ھاتھ رکھا تھا۔

ایک تو پاگل تھا ھی اب تم بھی ھو گئے۔۔۔پورا بیوقوفوں کا ٹولہ میرے ھی گھر میں ھے۔۔۔"

ریحان نے اسد کو دیکھتے اپنا ماتھا پیٹتے کہا تھا۔

آپ کو بس موقع چاھیئے میرے بچوں کو ڈانٹنے کا۔۔۔"

اقراء بیگم نے انہیں گھورتے ھوئے کہا تھا۔

ایسے تو ناں کہیں بابا اور ویسے بھی اریب کے ساتھ ساتھ اسد کا بھی نکاح کر دیتے ھیں۔۔۔"

عامل نے اسد کا گال کھینچتے کہا تھا۔

اب یہ بھی پھوٹ دو کہ بے چاری لڑکی کون ھے۔۔۔"

ریحان نے اس لڑکی پر افسوس کرتے کہا تھا۔

بابا وہ۔۔وہ لڑکی۔۔۔افنان چاچو آپ سمجھیں ناں۔۔۔"

وہ گڑبڑاتے ھوئے افنان کی طرف مڑا تھا۔

میں کیا سمجھوں۔۔ایک منٹ۔۔۔ کہیں تم۔۔۔ تم انشاء۔۔۔"

انشاء کے خطرناک تیور دیکھتے افنان نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا۔

ایسا سوچنا بھی مت ادروائز آئی ول کل یو۔۔۔"

انشاء نے اسد کو چھری دکھاتے کہا تھا۔

اور اپنے کمرے کی طرف گئی تھی۔

چاچو۔۔۔"

اسد نے بچوں کی طرح منہ لٹکاتے افنان کو دیکھا تھا۔

اور وہ آرام سے کندھے اچکا گئے تھے۔

اگر لڑکی مان جائے تب آکر بات کرنا۔۔۔بیسٹ آف لک۔۔۔"

ریحان شاہ نے مزہ لیتے ہوئے کہا تھا۔

اور سب ھنس دیئے تھے۔

اب ایسا بھی کیا برا ھو گیا جو تم اس قدر رو رھی ھو۔۔۔"

حورین نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔

ابھی بھی کچھ ھونا باقی ھے آپی۔۔۔اس کن کھجورے نے سب کے سامنے کہا کہ اسے مجھ سے شادی کرنی ھے اسکے سوا بھی کچھ برا ھو سکتا ھے میرے ساتھ۔۔۔"

انشاء نے روتے ھوئے کہا تھا۔

بری بات ھے انشاء ایسا نہیں کہتے۔۔۔اور تم چھوٹی بچی نہیں ھو جو اس طرح بی ھیو کر رھی ھو۔۔۔۔"

رمشا نے ڈانٹنے والے انداز میں کہا تھا۔

سب مجھے سمجھا واس لوفر، لفنگے، ڈھیٹ شخص کو کوئی کچھ مت کہنا وہ جو چاھے کرتا رھے۔۔۔"

وہ کشن پھینکتے چیخی تھی۔

ریلیکس ھو جاو انشاء۔۔۔ تمھاری مرضی کے بنا کچھ نہیں ھو گا میری جان۔۔۔"

حورین نے اسکے پاس بیٹھتے کہا تھا۔

میں اسد سے شادی نہیں کروں گی آپی کسی بھی قیمت پر نہیں پلیز آپ بابا کو منع کر دیں۔۔۔"

اس نے حورین کو دیکھتے امید سے کہا تھا۔

اچھا ٹھیک ھے۔۔۔ایک بات بتاو۔۔۔کیا تم کسی اور سے پیار۔۔۔۔"

نہیں آپی ایسا کچھ نہیں ھے۔۔۔"

اسکی بات پوری ھونے سے پہلے ھی انشاء نے کہا تھا۔

تو پھر کیا مسئلہ ھے انشاء۔۔کیا کمی ھے اسد میں۔۔۔۔"

رمشا نے جھنجھلاتے ھوئے پوچھا تھا۔

کیا کمی ھے؟۔۔۔خوبی کیا ھے اس میں۔۔۔وہ بس مجھے تنگ کرنا جانتا ھے اور کچھ نہیں ۔۔۔مجھے نہیں کرنی اس سے شادی۔۔۔"

تم ایک بار سوچ کر تو دیکھو انشاء اسد تمھیں بہت خوش رکھے گا۔۔۔"

حورین نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

تم میں سے کوئی مجھے نہیں سمجھتا میں عامی بھائی سے بات کرتی ھوں۔۔۔"

وہ بیڈ سے اتری تھی۔

اور باھر کی طرف بڑھ گئی تھی۔

عامی بھائی۔۔۔۔"

انشاء کی آواز پر وہ مڑا تھا۔

کیا ھو گیا جان تم رو کیوں رھی ھو۔۔۔"

وہ پریشان ھوا تھا۔

مجھے اسد سے شادی نہیں کرنی۔۔۔"

وہ روتے ھوئے اسکے سینے سے لگی تھی۔

لیکن کیوں۔۔۔"

عامل حیران ھوا تھا۔

وہ مجھے نہیں پتہ بس تم سب کو منع کرو گے اس رشتے سے۔۔۔"

اس نے اس سے الگ ھوتے ضد کی تھی۔

مگر انشاء تم۔۔۔"

تم خود بھی منع کرنے کا اختیار رکھتی ھو۔۔۔"

اسد نے عامل کی بات کاٹ کر کہا تھا۔

انشاء نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔

جو سنجیدگی سے اسے ھی دیکھ رھا تھا۔

ھاں تو۔۔اب میں خود ھی منع کر رھی ھوں۔۔۔مجھے نہیں منظور یہ رشتہ۔۔۔"

انشاء نے اسے دیکھ کر کہا تھا۔

انشاء تم اپنے کمرے میں جاو۔۔۔اور اسد۔۔ تم چلو میرے ساتھ۔۔۔"

عامل نے صورت حال بگڑتی دیکھ کر کہا تھا۔

نہیں بھائی۔۔آج بات کلیئر ھو گی۔۔۔بولو انشاء کیوں نہیں کرنی تمھیں مجھ سے

شادی۔۔۔"

عامل کو جواب دیتے وہ انشاء کی طرف آیا تھا۔

میں تم سے ھی شادی کیوں کروں آخر۔۔۔"

انشاء نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

کیوں کہ میں۔۔۔میں تم سے پیار کرتا ھوں۔۔۔"

اسد نے اسکے قریب ھوتے کہا تھا۔

اچھا۔۔۔اور کب ھوا یہ پیار۔۔۔جہاں تک مجھے یاد ھے ھم ھمیشہ لڑتے ھی رھے

ھیں۔۔۔"

اس نے طنزاً کہا تھا۔

اور یہی میں چاھتا ھوں۔۔۔میں چاھتا ھوں کہ انشاء افنان شاہ ھمیشہ مجھ سے ھی لڑے۔۔۔مجھے سے جھگڑا کرے مجھ پر رعب جمائے۔۔۔میں ھمیشہ تمھارے ساتھ رھنا چاھتا ھوں انشاء میں تم سے دور نہیں ھونا چاھتا۔۔۔"

اسد نے اسکا ھاتھ پکڑتے کہا تھا۔

اور وہ ساکت رہ گئی تھی۔

جبکہ عامل نے پوری آنکھیں کھول کر اپنے مجنوں بھائی کو دیکھا تھا۔

انشاء۔۔۔میں تمھیں تمھاری مرضی سے حاصل کرنا چاھتا ھوں۔۔۔پلیز ھمارے رشتے کے بارے میں ایک بار سوچ لو۔۔۔۔"

اسد نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے محبت سے کہا تھا۔

انشاء تو جیسے فریز ھو گئی تھی۔

آھم آھم آھم آھم۔۔۔"

اسد کو انشاء کے مزید نزدیک ھوتے دیکھ کر عامل بری طرح کھانسا تھا۔

اور اسد اچھل کر انشاء سے دور ھوا تھا۔

عامل نے اپنی مسکراھٹ دباتے ان دونوں کا اڑا رنگ دیکھا تھا۔

مم۔۔میں۔۔۔میں اپنے کمرے میں جاتی ھوں۔۔۔"

انشاء فوراً فرار ھوئی تھی۔

میرے بھائی کو جواب تو دیتی جاو۔۔۔"

عامل نے شرارت سے کہا تھا۔

اور اسد مسکراتے ھوئے سر کھجانے لگا تھا۔

عامل نے اسے گلے لگایا تھا۔

وہ بھاگتی ھوئی اپنے کمرے میں آئی تھی اور آتے ھی دروازہ لاک کیا تھا۔

دروازے سے ٹیک لگائے وہ اپنے دل کی دھڑکن نارمل کرنے لگی تھی۔

حورین اور رمشا نے حیرت سے ادے دیکھا تھا۔

تمھاری ایسی حالت کیوں ھے۔۔۔کہیں عامل کی جگہ تمھیں میرا کن کھجورا بھائی تو نہیں مل گیا تھا۔۔۔"

حورین نے اسکے پاس آتے پوچھا تھا۔

جس کروفر سے گئی تھی واپس بھی اسی کروفر سے آتی ناں۔۔۔گئی تھی غصے میں لال ھو کر

اوراب واپس آئی ھو تو شرماشرما کر پلو مروڑ رھی ھو۔۔۔"

رمشا نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

میں نے کب پلو مروڑا ھاں۔۔۔اور تم دونوں مجھے تنگ کرنا بند کرو سمجھی۔۔۔"

وہ چڑتے ھوئے بیڈ پر جا بیٹھی تھی۔

اچھا یہ تو بتاو۔۔۔ایسا کیا کر دیا اسد نے جو تم اتنی لال پیلی ھو رھی ھو۔۔۔"

حورین نے شرارت سے پوچھا تھا۔

ایسی کوئی بات نہیں ھے آپی اسد نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"

انشاء نے سر جھکاتے کہا تھا۔

مطلب اسے کچھ کرنا چاھیئے تھا۔۔۔۔"

حورین نے معصومیت سے کہا تھا۔

خدا کا خوف کریں آپی میں نے ایسا کب کہا۔۔۔"

انشاء نے گڑبڑاتے ھوئے کہا تھا۔

نہیں کہاتواب کہ دو۔۔۔ویسے میں جارھی ھوں چاچو کو تمھاری طرف سے ھاں کہنے۔۔۔"

حورین نے بیڈ سے اترتے کہا تھا۔

پر میں نے کب ھاں کہا۔۔۔"

انشاء نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

تمھاری زبان نے تو نہیں کہاپر تمھارے چہرے پر آئے ان خوبصورت رنگوں نے ھاں کر دی ھے میری جان۔۔۔"

حورین نے اسکا گال کھینچتے کہا تھااور باھر نکل گئی تھی۔

وہ افنان کے کمرے کی طرف جارھی تھی۔

تبھی عامل نے اسے اپنے کمرے میں کھینچا تھااور دروازہ لاک کیا تھا۔

کیا کر رھے ھو عامل۔۔۔"

حورین نے اسے دیکھتے ھوئے پوچھا تھا۔

تمھیں احساس دلا رھا ھوں کہ تمھارا معصوم شوھر بھی اسی گھر میں رھتا ھے کبھی اسے بھی ٹائم دے دیا کرو۔۔۔"

عامل نے دائیں بائیں ھاتھ رکھتے اسکے فرار کا راستہ بند کیا تھا۔

اوہ۔۔۔ معصوم اور تم۔۔۔ ویسے یہ حادثہ کب ھوا۔۔۔"

حورین نے آئبرو اچکا کر پوچھا تھا۔

یہ حادثہ تب ھوا جب سے حورین عامل شاہ میری زندگی میں آئی ھے۔۔۔"

عامل نے اسکے قریب ھوتے سرگوشی کی تھی۔

اچھا ھٹو پیچھے مجھے جانے دو کوئی آجائے گا۔۔۔"

حورین نے اسکے سینے پر ھاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

ابھی تو جانے دے رھا ھوں پر آج رات تم میرے کمرے میں رکو گی۔۔۔"

عامل نے اسکے ھاتھ اپنی گرفت میں لیتے کہا تھا۔

ایسے کیسے تمھارے کمرے میں رکوں گی تم نے سنا نہیں تھا بڑوں نے کیا فیصلہ کیا تھا کہ

شادی ھونے تک ھم ایک کمرے میں نہیں رھیں گے۔۔۔"

حورین نے اسے یاد دلاتے کہا تھا۔

تو بڑوں کی اتنی باتیں کون مانتا ھے یار۔۔۔ اور وعدہ میں تمھیں کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔۔"

عامل نے ھاتھ کھڑے کرتے کہا تھا۔

ٹھیک ھے سوچوں گی۔۔۔"

اس نے گویا احسان کرتے کہا تھا۔

حور۔۔۔ تمھیں آنا ھے۔۔۔ورنہ سزا ملے گی۔۔۔"

عامل نے وارننگ دی تھی۔

سزا کی بات مت کرو عامل۔۔۔ تمھاری دی سزا مجھ سے برداشت نہیں ھوتی۔۔۔"

اس نے بھیگے لہجے میں کہا تھا۔

مزاق کر رھا ھوں یار سیریس کیوں ھو رھی ھو۔۔۔"

عامل اسکی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ کر پریشان ھوا تھا۔

مجھ سے اب کبھی بھی ناراض مت ھونا عامل میں چاھے جو بھی کروں۔۔۔ تم مجھے ڈانٹ لینا پر سزا مت دینا۔۔۔ تم نہیں جانتے مجھے کتنی تکلیف ھوئی تھی تمھیں اس حال میں دیکھ کر۔۔۔"

حورین نے اسکے سینے سے لگ کر کہا تھا۔

ایسا کچھ نہیں ھو گا میں تم سے کبھی ناراض نہیں ھوں گا اور رھی بات زندگی موت کی۔۔تو وہ اللہ کے ھاتھ میں ھے پر میری جتنی بھی سانسیں ھیں میں صرف اور صرف تمھارے ساتھ جینا چاھتا ھوں۔۔"

عامل نے اسے اپنے حصار میں لیتے کہا تھا۔

اچھا ٹھیک ھے۔۔اب چھوڑو مجھے۔۔۔"

پر تم خود میرے پاس آئی تھی۔۔۔"

عامل نے اپنی گرفت مظبوط کرتے کہا تھا۔

عامل چھوڑو کوئی آجائے گا۔۔۔"

کوئی نہیں آئے گا جانم ریلیکس۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

عامل کیا تم اندر ھو۔۔۔؟

افنان نے دروازہ بجاتے پوچھا تھا۔

عامل چھوڑو۔۔۔"

حورین نے اسکی پیٹھ پر تھپڑ مارتے سرگوشی کی تھی۔

جی چاچو میں اندر ھوں۔۔۔"

عامل نے حورین کو چھوڑے بنا ھی اونچی آواز میں کہا تھا۔

تو دروازہ کیوں نہیں کھول رھے۔۔۔؟

افنان نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

ذلیل کمینے شخص چھوڑو مجھے۔۔۔"

حورین نے دانت پیستے کہا تھا۔

دنیا چاھے اِدھر کی اُدھر ھو جاتی پر حورین فاطمہ کی زبان نہیں بدل سکتی تھی۔

چاچو میں چینج کر رھا ھوں۔۔۔"

عامل نے حورین کو اگنور کرتے افنان سے کہا تھا۔

ھیں۔۔۔ کمرے میں چینج کر رھے ھو واش روم کیا نمائش کیلئے بنا ھے۔۔۔ اچھا ٹھیک

ھے سٹڈی میں آجانا مجھے کچھ کام ھے۔۔۔"

افنان نے اونچی آواز میں کہا تھا اور چلا گیا تھا۔

ویسے جانم۔۔۔ تمھاری لینگویج کب ٹھیک ھو گی آخر۔۔"

عامل نے اس سے الگ ھوتے پوچھا تھا۔

کبھی نہیں۔۔۔تم جیسے کمینے کیلئے میری لینگویج ھمیشہ ایسی ھی رھے گی تم یہی ڈیزرو کرتے ھو۔۔۔"

حورین نے اسکے سینے پر مکے مارتے کہا تھا۔

تم جو بھی کہو مجھے تو لگتا ھے تمھارے منہ سے پھول جھڑ رھے ھیں۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

اب میں نے سینڈل اتار لینی ھے عامل۔۔۔پیچھے ھٹو۔۔۔"

حورین نے اسے پیچھے کرتے کہا تھا۔

اور دروازے کی طرف مڑی تھی۔

میں رات میں تمھارا ویٹ کروں گا۔۔۔"

عامل نے اسے پھر سے چھیڑا تھا۔

میں نہیں آوں گی یاد رکھنا۔۔۔"

حورین نے تپ کر کہا تھا۔

اور باھر نکل گئی تھی۔

عامل نے مسکراتے ھوئے اسے دیکھا تھا۔

ھاں تو بھئی لاڈلے۔۔ کیا فیصلہ ھوا بچوں میں۔۔۔"

وہ سٹڈی روم میں آیا تو آغا جان نے پوچھا تھا۔

انشاء راضی ھے آغا جان۔۔۔ وہ بھی دل سے۔۔۔"

عامل نے انکے پاس بیٹھتے کہا تھا۔

مجھے اب تک یقین نہیں آرھا کہ اسد انشاء سے شادی کرنا چاھتا ھے۔۔۔ وہ دونوں تو ھر وقت ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنے رھتے ھیں۔۔"

افنان نے حیرت سے کہا تھا۔

ھاں تو وہ ھمیشہ لڑتے ھی رھیں گے پر رھیں گے ساتھ۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

تو پھر تمھاری شادی کے ساتھ ان دونوں نکموں کا نکاح بھی کر دیتے ھیں۔۔۔ رخصتی بعد میں کریں گے۔۔۔"

ریحان شاہ نے اسے دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

آغا جان نے بھی اثبات میں سر ھلایا تھا۔

میں کل سے آفس جوائن کر رہا ھوں۔۔۔"

عامل نے پانی کا گلاس اٹھاتے کہا تھا۔

کوئی ضرورت نہیں ھے ابھی تم پوری طرح ٹھیک نہیں ھوئے۔۔۔"

ریحان نے فوراً کہا تھا۔

میں ٹھیک ھوں بابا۔۔۔اور ویسے بھی میں بور ھو جاتا ھوں گھر میں۔۔۔"

عامل نے منہ بنایا تھا۔

جہاں تک میں نے دیکھا ھے تو تم ھر وقت لاڈلی کے آس پاس پائے جاتے ھو تو بور کب ھوتے ھو لاڈلے۔۔۔"

آغا جان نے شرارت سے کہا تھا۔

آپ میری ٹانگ مت کھینچیں آغا جان۔۔۔میں کل سے آفس ضرور جاوں گا۔۔۔"

عامل نے ھنستے ھوئے کہا تھا۔

میں تو حور کو بتاوں گا کہ تم نے کہا تم اسکے ساتھ بور ھو جاتے ھو۔۔۔"

افنان نے دھمکی دی تھی۔

پلیز چاچو یہ ظلم نہ کرنا۔۔وہ مجھے بہت گالیاں دے گی پوری ھٹلر ھے آپکی بہو۔۔۔"

تم میری لاڈلی کی برائی کر رہے ہو۔۔۔"

آغا جان نے اسکا کان مروڑا تھا۔

میری کیا مجال جو آپکی لاڈلی کو کچھ کہوں۔۔۔ ہمیشہ وہی مجھے ڈانٹی رہتی ہے۔۔۔"

عامل نے شکایت کی تھی۔

اب کچھ نہیں ہو سکتا لاڈلے۔۔اب تو دل آگیا ناں حورین فاطمہ پر۔۔تو بھگتو اب۔۔۔۔"

آغا جان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

اور وہ بھی ہنس دیا تھا۔

کیا ہوا آپی اتنی بے چین کیوں ہو رہی ہو بیٹھ جاو سکون سے۔۔۔۔"

رمشا نے اسے چکر لگاتے دیکھ کر کہا تھا۔

بڑی آفت آپڑی ہے مجھ پر اب کیا بتاوں تمھیں۔۔۔کیا کروں اب۔۔۔"

حورین نے ناخن چباتے کہا تھا۔

ڈونٹ ٹیل می آپی کہ بھائی نے تمھیں خفیہ طور پر ملنے کیلئے بلایا ہے۔۔۔"

اریب نے چپس کھاتے ہوئے اندازہ لگایا تھا۔

تمھیں کس نے بتایا۔۔۔"

وہ حیران ھوئی تھی۔

مطلب یہ سچ ھے۔۔۔"

اسد نے آنکھیں پھاڑے پوچھا تھا۔

نن۔ نہیں۔۔ نہیں تو۔۔۔"

میں تو عامل بھائی کو بہت شریف سمجھتی تھی وہ ایسا کیسے کر سکتے ھیں۔۔۔"

انشاء نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتے ھوئے کہا تھا۔

ھاں تو بھائی نے کیا غلط کیا ھے آپی بیوی ھے اسکی وہ جب چاھے مل سکتا ھے آپی سے۔۔۔"

رمشا نے فوراً عامل کی سائیڈ لی تھی۔

تم سب اپنی بکواس بند کرو اور میری بات سنو۔۔"

حورین نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

جی سناو آپی میں ھمہ تن گوش ھوں۔۔"

اسد نے معصومیت سے کہا تھا۔

بڑوں کو پتہ چلا کہ میں عامل کے روم میں گئی تھی تو کیا سوچیں گے وہ میرے بارے میں

۔۔۔۔"

حورین نے اپنی پریشانی بتائی تھی۔

اچھا تو تم اس لئے پریشان ھو۔۔۔"

اریب نے چپس کا پیکٹ ایک طرف رکھتے ھاتھ جھاڑتے ھوئے کہا تھا۔

ھاں۔۔۔اب اس کا حل بتاو۔۔۔"

حورین نے اسکے پاس بیٹھتے کہا تھا۔

سمپل۔۔تم بھائی سے کہو کہ تمھیں رات کو چوری اپنے کمرے کی بجائے باھر ڈیٹ پر لے

جائے۔۔۔کیسا۔۔"

اسد نے فورا حل پیش کیا تھا۔

اس پر کٹے کبوتر سے کہو اپنا منہ بند رکھے بہت ھی بکواس آئیڈیا دیتا ھے یہ۔۔۔"

حورین نے جل کر کہا تھا۔

اور اسد نے منہ لٹکایا تھا۔

تو آپی آپ سب کے سو جانے کے بعد چلی جانا۔۔۔"

انشاء کے کہنے پر حورین نے اثبات میں سر ھلایا تھا۔

ابھی دس بج رھے ھیں سب سونے چلے گئے ھوں گے۔۔کچھ دیر بعد تم چلی جانا کوئی نہیں دیکھے گا۔۔۔"

دس بج رھے ھیں تو تم سب کیوں اب تک یہاں ھو۔۔۔"

اریب کے ٹائم بتانے پر حورین نے ان سب کو گھورا تھا۔

ھم بس جاھی رھے ھیں تمھیں مشورہ دینے کیلئے بیٹھے تھے۔۔۔"

انشاء نے فورا اٹھ کر کہا تھا۔

اور اس کے پیچھے باقی سب بھی اٹھ گئے تھے۔

حورین اپنے کمرے میں آئی تھی۔

اور پھر سے ٹہلنے لگی تھی۔

بہت دیر بعد وہ دبے پاوں اپنے کمرے سے نکلی تھی۔

اور عامل کے کمرے میں آئی تھی۔

پر عامل کمرے میں نہیں تھا۔

حورین کو اس پر جی بھر کر غصہ آیا تھا۔

جو اسے بلا کر خود غائب تھا۔

وہ غصے میں باھر کی طرف بڑھی تھی۔

پر عامل نے کمرے میں آکر دروازہ لاک کیا تھا۔

کہاں تھے تم۔۔۔"

حورین نے دبی دبی آواز میں پوچھا تھا۔

سیر کرنے گیا تھا تمھیں چلنا تھا کیا۔۔۔"

عامل نے تپ کر کہا تھا۔

اتنا بھڑک کس بات پر رہے ھو تم۔۔۔"

حورین نے اسکے خطرناک تیور دیکھ کر پوچھا تھا۔

پچھلے دو گھنٹوں سے میں تمھارا ویٹ کر رھا ھوں۔۔۔ابھی بھی تمھیں ڈھونڈنے گیا تھا۔۔۔"

عامل نے اپنی آواز دھیمی رکھتے کہا تھا۔

ھاں میں تو جیسے کھو گئی تھی جو تم مجھے ڈھونڈ رھے تھے۔۔سب کے سونے کا ویٹ کر رھی تھی میں۔۔"

حورین نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے کہا تھا۔

تو مجھے ایک مسیج ھی کر دیتی میں اتنا ویٹ تو ناں کرتا۔۔۔"

ایک ذرا سا ویٹ کرنے سے تمھارا کونسا وزن کم ھو گیا ھے بتاو مجھے۔۔۔"

حورین نے جل بھن کر کہا تھا۔

تم یہاں مجھ سے لڑائی کرنے آئی ھو۔۔۔"

عامل نے اسکے قریب آتے پوچھا تھا۔

میں نہیں تم لڑ رھے ھو پھاپھے کٹنی عورتوں کی طرح۔۔۔"

حورین نے تیزی سے کہا تھا۔

واٹ۔۔۔کس کی طرح ۔۔۔"

عامل کو سمجھ نہیں آیا تھا۔

کچھ نہیں۔۔۔"

حورین نے اپنی ھنسی دباتے کہا تھا۔

بولو کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔"

عامل نے آنکھیں سکیڑتے پوچھا تھا۔

کہاناں کچھ نہیں۔۔۔اور ھٹو مجھے جانا ھے۔۔۔"

حورین نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

آج تم کہیں نہیں جاو گی۔۔۔یہی رھو گی میرے ساتھ۔۔۔"

عامل نے اسے پھر سے بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔"

حورین نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا۔

میں نے پہلے کہا تو تھا تم بھول گی ُھو کیا۔۔۔"

عامل نے اسکے قریب بیٹھتے کہا تھا۔

میں پوری رات نہیں رکنے والی بس تھوڑی دیر کے لیے آئی ھوں۔۔۔"

حورین نے پیچھے کھسکتے کہا تھا۔

جانے والی بات تو تم بھول جاو مسز اور چپ چاپ سو جاو۔۔۔"

پر عامل۔۔۔"

نو حور بلکل بھی ضد مت کرنا کیونکہ میں تمھاری بات نہیں ماننے والا۔۔۔"

عامل نے اسے بیڈ پر سلاتے کہا تھا۔

کوئی آجائے گا عامل۔۔"

حورین نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔

ریلیکس جانم۔۔۔دروازہ لاک ھے۔۔۔"

عامل نے اسکے قریب لیٹتے ھوئے کہا تھا۔

عامل۔۔۔تم سے ایک بات پوچھوں۔۔۔"

حورین نے اسکی طرف رخ کر کے کہا تھا۔

ھمم۔۔پوچھو۔۔۔"

عامل تم۔۔تم کو۔۔۔"

وہ بولتے بولتے خاموش ہو گئی تھی۔

تم مجھ سے ھر بات پوچھ سکتی ھو جانم۔۔۔عامل شاہ تمھارے ھر سوال کا جواب دینے کا

پابند ھے۔۔پوچھو۔۔"

عامل نے اسکا ھاتھ پکڑتے کہا تھا۔

تم کو۔۔کوٹھے پر۔۔کیوں جاتے تھے۔۔۔"

حورین نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔

تم سے نفرت کا راگ الاپتے الاپتے عامل شاہ نے تمھیں پورے شہر میں ڈھونڈا تھا

۔۔۔پھر مجھے لگا شائد فضہ امی تمھیں کوٹھے پر لے گئی ھوں۔۔۔میں وہاں اپنی سوچ اپنے

ڈر کو ھرانے آتا تھا کہ تم وہاں نہیں ھو سکتی۔۔۔پر تم۔۔۔"

سوری عامل۔۔۔مجھے بہت غصہ آگیا تھا۔۔۔میں ھی امی کو وہاں لے گئی تھی مجھ سے غلطی

ھو گئی۔۔"

وہ شرمندہ ھوئی تھی۔

بھول جاو سب۔۔اب آگے بڑھتے ھیں ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔میں اپنی حور کو

اب خوش دیکھنا چاھتا ھوں۔۔۔"

عامل نے اسکا گال کھینچتے کہا تھا۔

لیکن تم بہت سڑو ھو میری بات بھی نہیں مانتے۔۔۔"

حورین نے منہ بنایا تھا۔

اچھاااا۔۔۔اور میں نے کونسی بات نہیں مانی محترمہ کی۔۔۔"

عامل نے حیرت سے پوچھا تھا۔

میں نے کہا مجھے جانے دو پر تم جانے ھی نہیں دے رھے۔۔۔"

حورین نے معصومیت سے کہا تھا۔

جانے تو میں نہیں دوں گا۔۔۔اور کہا تو ھے تمھیں کچھ نہیں کہوں گا ڈر کیوں رھی ھو تم

۔۔۔"

عامل نے اسکے مزید قریب ھوتے کہا تھا۔

یہ تم۔۔۔میرے پاس کیوں آرھے ھو۔۔۔"

حورین نے پیچھے ھوتے کہا تھا۔

اوھو جانم۔۔۔میری تمھیں کھا تھوڑی جاوں گا۔۔یہاں میرے سینے پر سر رکھ کے آرام

سے سو جاو دیٹس اٹ۔۔۔"

عامل نے اسکا سر اپنے سینے پر رکھتے کہا تھا۔

عامل۔۔۔"

ھمم۔۔"

یہ تمھارا دل اتنا تیز کیوں دھڑک رہا ہے۔۔۔"

حورین نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

کیونکہ میری جانم میری دھڑکنیں بڑھا رہی ہے۔۔۔"

عامل نے شرارت سے کہا تھا۔

میں تمھیں دوائی دیتی ہوں۔۔۔"

حورین نے اٹھنا چاہا تھا۔

ریلیکس جان میں ٹھیک ہوں۔۔"

عامل نے اسے پھر سے سلاتے ہوئے کہا تھا۔

بابا نے کہا کہ تم کل سے آفس جوائن کر رہے ہو۔۔۔ابھی مت جاو عامل تمھاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔"

میں ٹھیک ہوں جانم۔۔۔ویسے یہ بات تو نہیں ہے کہ تمھارا دل نہیں لگے گا میرے بغیر ۔۔۔"

عامل نے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھا تھا۔

منہ دھو کے رکھو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"

حورین نے گویا ناک سے مکھی اڑائی تھی۔

اچھا کل تم بھی چلنا آفس۔۔اسی بہانے آفس بھی دیکھ لو گی۔"

عامل نے اسے بھی آفر کی تھی۔

نہیں مجھے نہیں جانا۔۔"

حورین نے منہ بناتے کہا تھا۔

اچھا میں جلدی آجاوں گا۔۔"

عامل نے اسکے ماتھے پر اپنے ھونٹ رکھتے کہا تھا۔

اوکے۔۔میں ویٹ کروں گی۔"

حورین نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

عامل بھی مکمل طور پر اسے اپنے حصار میں لیتے آنکھیں موند گیا تھا۔

مما اتنی دیر ھوگئی ھے عامل اب تک نہیں آیا۔۔۔"

حورین نے بے چین ھوتے کہا تھا۔

کیا ھوگیا ھے حورا ابھی تو بارہ ھی بجے ھیں عامل تو شام کو آئے گا۔۔۔"

اقراء بیگم کی بجائے فضہ بیگم نے کہا تھا۔

پتہ نہیں اسکی طبیعت ٹھیک ھو گی کہ نہیں۔۔۔"

حورین نے پریشانی سے کہا تھا۔

تم ایسا کرو اس کے آفس چلی جاو لیکن ھمارا سر مت کھاو۔۔۔"

اقراء بیگم نے اسکا گال کھینچتے کہا تھا۔

ھاں یہ ٹھیک ھے۔۔۔آپ لنچ بنوائیں میں تب تک تیار ھوتی ھوں پھر ان سب کیلئے لنچ لے کر جاوں گی۔۔"

حورین نے مسکراتے ھوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف گئی تھی۔

اقراء بیگم اور فضہ بیگم اسکی جلد بازی پر حیران رہ گئی تھیں۔

ایک گھنٹے بعد وہ ٹفن تیار کروا کر آفس کیلئے نکل گئی تھی۔

وہ جب آفس پہنچی تب عامل اور باقی سب میٹنگ میں مصروف تھے۔

عامل کا کیبن کس طرف ھے۔۔۔۔"

اسنے ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی سے پوچھا تھا۔

آپکی اپائنٹمنٹ ھے میم۔۔۔"

لڑکی نے بنا سر اٹھائے پوچھا تھا۔

مجھے اپائنٹمنٹ کی ضرورت نہیں۔۔۔بتاو کہاں ھے عامل۔۔۔"

بٹ میم ھم اس طرح کسی کو بنا اپائنٹمنٹ اندر نہیں جانے دے سکتے۔۔۔"

لڑکی نے معذرت کی تھی۔

عامل مجھے جانتا ھے۔۔۔اگر اپنی جوب بچانا چاھتی ھو تو مجھے عامل کے کیبن تک پہنچا دو۔۔۔"

حورین نے سکون سے کہا تھا۔

اوکے میم۔۔۔چلیں۔۔۔"

اسکی دھمکی سے ڈر کر وہ لڑکی خود اسے عامل کے کیبن تک چھوڑ گئی تھی۔

دروازے تک پہنچا کر وہ لڑکی واپس پلٹ گئی تھی۔

حورین یہاں وہاں ورکرز کو دیکھتے اندر آئی تھی۔

عامل کا کیبن شاندار تھا۔

حورین ٹفن ٹیبل پر رکھتے عامل کی چیئر پر آ بیٹھی تھی۔

عامل کا کوٹ وہیں کرسی پر لٹکا ہوا تھا۔

حورین نے اسکا کوٹ اٹھا کر اپنے اوپر پھیلایا تھا۔

عامل کے پرفیوم کی خوشبو اسکے ھونٹوں پر مسکراھٹ بکھیر گئی تھی۔

ایکسکیوزمی۔۔کون ھو تم اور تمھاری ھمت کیسے ھوئی عامل سر کی چیئر پر بیٹھنے کی۔۔۔"

ایک لڑکی نے اندر آتے ھوئے کہا تھا۔

میں عامل کی۔۔۔"

جسٹ شٹ اپ۔۔۔اٹھو اور ویٹنگ روم میں جا کر بیٹھو۔۔۔"

اس نے نہایت بدتمیزی سے حورین کی بات کاٹتے کہا تھا۔

پر میری بات تو سنو۔۔۔"

حورین نے کھڑے ہو کر کہا تھا۔

کیا سنوں تمھاری بات۔۔۔تم بنا اپائنٹمنٹ کے عامل سر کے آفس میں آگئی اور تو اور انکی چیئر پر بھی بیٹھ گئی۔۔۔سر کا کوٹ رکھو اور نکلو یہاں سے۔۔۔"

اسکی بات پر حورین نے جلتے بھنتے عامل کا کوٹ چیئر پر پٹخا تھا۔

اور باھر کی طرف بڑھ گئی تھی۔

ایک ور کر اسے ویٹنگ روم تک چھوڑ گیا تھا۔

کچھ دیر بعد عامل کی میٹنگ ختم ھوئی تھی۔

اور سب عامل کے روم میں آئے تھے۔

عامی بھائی تم نے تو کمال کر دیا آج کی میٹنگ میں۔۔۔"

اسد نے صوفے پر بیٹھتے کہا تھا۔

ھاں کیونکہ وہ قابل ھے تم دونوں کی طرح نکما نہیں ھے۔۔۔"

ریحان شاہ نے اپنی ٹائی ڈھیلی کرتے کہا تھا۔

اور انکی بات پر اسد اور اریب نے منہ بنا کر افنان شاہ کو دیکھا تھا۔

کبھی تو میرے معصوم بیٹوں کو بخش دیا کریں بھائی جان۔۔۔"

افنان نے پانی کا گلاس بھرتے کہا تھا۔

ھیلو۔۔ھاں ندا کو میرے کیبن میں بھیجو۔۔۔"

عامل نے ریسیپشن پر کال کر کے کہا تھا۔

اور کچھ ھی لمحوں میں ندا وہاں موجود تھی۔

مے آئی کم ان سر۔۔۔"

اسنے ناک کر کے کہا تھا۔

یس ندا۔۔۔یہ بتاو میرے کیبن میں کون آیا تھا۔۔۔"

عامل نے چیئر پر بیٹھتے ھوئے پوچھا تھا۔

سر کوئی لڑکی تھی بہت ھی بد تمیز۔۔۔میں نے اسے ویٹنگ روم میں بٹھایا ھے۔۔۔"

ندا نے ادب سے جواب دیا تھا۔

کیا ھوا عامل کوئی مسئلہ ھے۔۔۔"

افنان نے اسے پوچھ تاچھ کرتا دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔"

مسئلہ نہیں چاچو طوفان آنے والا ھے۔۔ندا تم تو گئی۔۔۔"

افنان کو جواب دیتے آخری بات اسنے زیر لب کہی تھی۔

اور فورا باھر گیا تھا۔

ندا اسکے پیچھے گئی تھی۔

عامل نے جیسے ھی ویٹنگ روم کا دروازہ کھولا تو سامنے ھی وہ جوالہ بنی کھڑی تھی۔

جانم۔۔۔تم نے بتایا نہیں تم یہاں آرھی ھو۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

جبکہ ندا نے اسکے جانم کہنے پر حیرت سے حورین کو دیکھا تھا۔

اسے اپنی جوب جاتی دکھائی دی تھی۔

حورین تن فن کرتی باھر نکل گئی تھی۔

اور عامل اسکے پیچھے بھاگا تھا۔

جانم۔۔حور بات تو سنو۔۔یار یہ میری سیکرٹری ھے اسے پتہ نہیں تھا کہ تم کون ھو۔۔۔"

عامل نے صفائی دینے کی ناکام کوشش کی تھی۔

حورین سیدھا عامل کے کیبن میں آئی تھی۔

ارے میری جان آئی ھے آج آفس۔۔"

ریحان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

ھاں تو کیا کہا تھا تم نے مس سیکرٹری۔۔کہ میں کون ھوں میری ھمت کیسے ھوئی عامل کی جگہ پر بیٹھنے کی۔۔۔تو سنو۔۔میں حورین ریحان شاہ ھوں ریحان تبریز شاہ کی بیٹی۔۔۔اور

میں حورین عامل شاہ بھی ھوں عامل شاہ کی بیوی۔۔اور صرف یہ چیئر ھی نہیں۔۔یہ کیبن۔۔یہ آفس۔۔بلکہ پورا کا پورا عامل شاہ میرا ھے۔۔گاٹ اٹ۔۔۔اینڈ لیو مائی آفس رائٹ ناو یو آر فائر۔۔"

حورین نے اسے گھورتے ھوئے کہا تھا اور عامل کی چیئر پر جا بیٹھی تھی۔

جبکہ باقی سب دم سادھے اسکا جلالی روپ دیکھ رھے تھے۔

ندا نے مدد طلب نظروں سے سبکو دیکھا تھا۔

مگر سب حورین کی شعلہ بار نظریں خود پر محسوس کرتے یہاں وہاں دیکھنے لگے تھے۔

ندا سر جھکائے کیبن سے نکل گئی تھی۔

اور عامل حورین کی طرف آیا تھا۔

اور پانی کا گلاس اسکے سامنے رکھا تھا۔

حورین نے پانی پی کر گلاس سائیڈ میں رکھا تھا۔

ویسے آپی ندا نے تمھیں آخر کہا کیا تھا۔۔۔"

اریب نے تفشیشی انداز میں پوچھا تھا۔

سینڈل اتار کر بتاو کہ اسنے کیا کہا تھا۔۔۔"

حورین نے تپ کر کہا تھا۔

اس سے اچھا ھے ناں بتاو۔۔"

اریب نے فورا کہا تھا۔

اب موڈ تو ٹھیک کرو حور اب تو نکال دیاناں اسے۔۔۔"

افنان نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

تو وہ بھی اپنا کارنامہ یاد کرتے مسکرا دی تھی۔

میں اور عامل شاپنگ پر جا رھے ھیں اب سب لنچ کر لیں۔۔"

حورین نے اپنا پرس اٹھاتے کہا تھا۔

اگر تم دونوں کی شادی ھے تو نکاح ھمارا بھی ھے۔۔ ھم سب بھی جائے گے۔۔۔"

اسد نے سبکو یاد دلاتے کہا تھا۔

انشاء اور رمشا کو لے کر شاپنگ مال پہنچ جانا۔۔ کباب میں ھڈی کہیں کے۔۔۔"

حورین نے منہ بنا کر کہا تھا۔

اور عامل کا بازو پکڑتے باھر نکل گئی تھی۔

کیاآپکو یہ نکاح قبول ھے۔۔"

قبول ھے۔۔"

قبول ھے۔۔"

قبول ھے۔۔"

مولوی صاحب کے پہلی بار پوچھنے پر ھی اریب نے تیزی سے کہا تھا۔

جبکہ مولوی صاحب نے ھونق شکل بنا کر تبریز شاہ کو دیکھا تھا۔

جو بمشکل اپنی مسکراھٹ دبائے ہوئے تھے۔

ریحان شاہ نے اریب کو گھورا تھا۔

انکا دل کر رھا تھا کہ اریب کو مہمانوں کا خیال کئے بنا ھی جوتوں سے نواز دیں۔

مولوی صاحب نے خود کو حوصلہ دیتے نکاح پڑھایا تھا۔

نکاح کے بعد اریب اور اسد بھی عامل اور حورین کے ساتھ سٹیج پر آ بیٹھے تھے۔

رمشا اور انشاء کو کچھ دیر بعد ھی اقراء بیگم اور فضہ بیگم نے انکے ساتھ بٹھایا تھا۔

بابا کے تاثرات دیکھ کر لگ رھا تھا کہ وہ تمھیں کچا چبا جائیں گے۔۔آخر اتنے بے صبرے کیوں ھو تم۔۔۔"

اسد نے اریب کی کمر میں دھموکا جڑتے کہا تھا۔

مولوی صاحب پوچھتے پوچھتے تھک جاتے اسلئے میں نے انکی مشکل آسان کر دی اور ایک ھی بار کہ دیا سمپل۔۔۔"

اریب نے دانت دکھاتے کہا تھا۔

نکاح ھو گیا ھے تم دونوں کا اب مہربانی کر کے بابا سے جوتے کھانے والے کام کرنا بند کر دو تم دونوں۔۔۔"

عامل نے ان دونوں کو دیکھتے ھوئے کہا تھا۔

انکے بچے ھو جائیں گے یہ پھر بھی بابا سے جوتے ھی کھاتے رھیں گے بہت ھی ڈھیٹ ھیں دونوں۔۔"

حورین نے مہمانوں کو دیکھتے بظاھر مسکرا کر کہا تھا۔

تم اپنے ھینڈسم شوھر پر دھیان دو ھماری فکر مت کرو ھم نہیں سدھرنے والے۔۔۔"

اسد نے سکون سے کہا تھا۔

مہمانوں کا لحاظ ناں ھوتا تو تمھارا سر پھاڑ دیتی کمینے انسان۔۔۔"

حورین نے جل کر کہا تھا۔

جانم پلیز لینگویج تو ٹھیک کرو اپنی۔۔۔"

عامل نے اسکے قریب ہوتے سرگوشی کی تھی۔

حورین عامل شاہ کو بدلنے کی عادت نہیں مسٹر عامل شاہ۔۔اسلئے گزارا کرو۔۔۔"

حورین نے اسکی طرف دیکھتے مسکرا کہا تھا۔

اوکے۔۔پر اپنی یہ میٹھی میٹھی گالیاں بس مجھ تک رکھا کرو اور کسی کے سامنے مت کہا کرو۔۔پلیز۔۔۔"

عامل نے اسکے خوبصورت چہرے کو اپنی نظروں میں اتارتے کہا تھا۔

ھاں یہ کر سکتی ھوں۔۔۔اپنی میٹھی تیکھی ھر بات اپنے معصوم شوھر سے ھی کہوں ۔۔۔"

حورین نے اسکا ھاتھ تھامتے کہا تھا۔

حور۔۔۔ تھینکس۔۔۔ تھینکس فار ایوری تھنگ۔۔۔"

عامل نے مسکراتے ھوئے کہا تھا۔

حورین بھی مسکراتے ھوئے سامنے دیکھنے لگی تھی۔

تبریز شاہ نے سکون سے اپنے سب بچوں کو خوش دیکھا تھا۔

انکی ایک غلطی سب کی زندگی برباد کر گئی تھی۔

مگر اللہ نے انکے گناہ کو معاف کرتے ھوئے انہیں سب کچھ واپس لوٹا دیا تھا۔

عامل اور حورین کے مسکراتے چہرے انکے چہرے پر بھی مسکراھٹ بکھیر گئے تھے۔

یہ ناول آپ سب ریڈرز کو کیسا لگا۔

اپنی رائے کا اظہار ضرور کیجئے گا۔

اللہ آپ سب کو بہت خوش رکھے۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959